نشانی

تصانیف

حضرت علامہ مفتی محمد فیض احمد صاحب اویسی رضوی مدظلہ

ناشر

مکتبہ اُولیسیہ رضویہ

سیرانی روڈ بہاول پور

الحمد للہ رسالہ ہذا میں احادیث نبویہ و دیگر دلائل قویہ سے ثابت کیا گیا کہ "وہابیہ دیوبندیہ" کی نشانیاں سینکڑوں سال پہلے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی پیاری امت کو بتائی ہیں تاکہ بھولی بھالی اُمت ایسے دین کے ڈاکوؤں سے بچ جائے۔

الموسوم بہ

الاحادیث النبویہ فی بیان علامات الوہابیۃ

المعروف

وہابی دیوبندی کی نشانی

حضور نبی کریم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی

تالیف

شیخ التفسیر والحدیث حضرت علامہ مولانا الحافظ مفتی محمد فیض احمد اویسی رضوی بہاولپور

ناشر

مکتبہ اویسیہ رضویہ (ملتان روڈ) بہاولپور
(پاکستان)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

"وہابیوں دیوبندیوں" سے ہمارا کوئی سیاسی۔ معاشی۔ ملکی۔ قرابتی جھگڑا نہیں۔ ہمارا ان سے جھگڑا صرف ایک بنیادی اور اصولی مسئلہ پر ہے جس کا انہیں اعتراف ہے اور عوام بھی جانتے ہیں وہ مسئلہ ادب اور بے ادبی کا ہے۔ بحمدہ تعالیٰ ادب وراثت میں ہمیں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے نصیب ہوا۔ اور انہیں بے ادبی منافقین سے۔ اس نشست میں فقیر وہابیوں دیوبندیوں کی وہ علامات لکھ کر پیش کرتا ہے جنہیں حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے سینکڑوں سال پہلے بیان فرمائی تھیں تاکہ بھولی بھالی امت ان علامات کو دیکھ کر ان کے گندے عقائد سے بچ جائے۔ قبل اس کے کہ فقیر وہ علامات پیش کرے پہلے ایک مقدمہ لکھتا ہے جس سے عوام کو ان علامات کو سمجھنے میں آسانی ہو۔

مقدمہ

ہم اہلسنت کا عقیدہ ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آنے والے تمام واقعات کو نور نبوت سے ملاحظہ فرمایا اور پھر ہر ایک کو بقدر ضرورت بیان فرمایا۔ اسے ہم علم غیب سے اور دیوبندی وہابی پیشینگوئیوں سے تعبیر کرتے ہیں ان تمام احادیث کو فقیر نے رسالہ نور الہدیٰ فی علوم اذا تکسب غدا میں لکھ دیا ہے۔ چند ایک بقدر

(۱) بخاری کتاب بدء الخلق اور مشکوٰۃ جلد دوم باب بدء الخلق و ذکر الانبیاء میں حضرت فاروق سے روایت ہے۔ قَامَ فِینَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَقَامًا فَاَخْبَرَنَا عَنْ بَدْءِ الْخَلْقِ حَتّٰی دَخَلَ اَھْلُ الْجَنَّۃِ مَنَازِلَھُمْ حَفِظَ ذَالِکَ مَنْ حَفِظَہٗ وَنَسِیَہٗ مَنْ نَسِیَہٗ

(ترجمہ) حضور علیہ السلام نے ہم میں ایک جگہ قیام فرمایا پس ہم کو ابتداء پیدائش کی خبر دے دی یہاں تک کہ جنتی لوگ اپنی منزلوں میں پہنچ گئے۔ اور جہنمی اپنی منزلوں میں۔ جس نے یاد

رکھا اس نے یاد رکھا۔ اور جو بھول گیا وہ بھول گیا (ف) اس جگہ حضور علیہ السلام نے دو قسم کے واقعات کی خبر دی (۱) عالم کی پیدائش کی ابتدا کس طرح ہوئی (۲) پھر عالم کی انتہا کس طرح ہوگی۔ یعنی از روز ازل تا قیام قیامت ایک ایک ذرہ و قطرہ بیان کر دیا۔

۲۔ مشکوٰۃ باب المعجزات میں مسلم سے بروایت عمرو ابن اخطب اسی طرح منقول ہے مگر اس میں اتنا اور ہے۔ فَاَخْبَرَنَا بِمَا ھُوَ کَائِنٌ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ فَاَعْلَمُنَا اَحْفَظُنَا

ترجمہ:۔ ہم کو تمام ان واقعات کی خبر دیدی جو قیامت تک ہونے والے ہیں۔ پس ہم میں بڑا عالم وہ ہے جو زیادہ ان باتوں کا حافظ ہے۔

۳۔ مشکوٰۃ باب الفتن میں بخاری و مسلم سے بروایت حضرت حذیفہ ہے مَا تَرَکَ شَیْئًا یَکُوْنُ فِیْ مَقَامِہٖ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ اِلَّا حَدَّثَ بِہٖ حَفِظَہٗ مَنْ حَفِظَہٗ وَنَسِیَہٗ مَنْ نَسِیَہٗ

ترجمہ۔ حضور علیہ السلام نے اس جگہ قیامت تک کی کوئی چیز نہ چھوڑی مگر اس کی خبر دے دی جس نے یاد رکھا یاد رکھا جو بھول گیا وہ بھول گیا۔

۴۔ مشکوٰۃ باب فضائل سید المرسلین میں مسلم سے بروایت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے اِنَّ اللّٰہَ زَوٰی لِیَ الْاَرْضَ فَرَاَیْتُ مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَمَغَارِبَھَا

ترجمہ:۔ اللہ نے میرے لئے زمین سمیٹ دی پس میں نے زمین کے مشرقوں اور مغربوں کو دیکھ لیا۔

۵۔ مشکوٰۃ باب المساجد میں عبدالرحمٰن بن عائش سے روایت ہے رَاَیْتُ رَبِّیْ عَزَّ وَجَلَّ فِیْ اَحْسَنِ صُوْرَۃٍ فَوَضَعَ کَفَّہٗ بَیْنَ کَتِفَیَّ فَوَجَدْتُ بَرْدَھَا بَیْنَ ثَدْیَیَّ فَعَلِمْتُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

ترجمہ:۔ ہم نے اپنے رب کو اچھی صورت میں دیکھا۔ رب تعالیٰ نے دست قدرت ہمارے سینہ پر رکھا جس کی ٹھنڈک ہم نے اپنے قلب میں پائی پس تمام

وزمین کی چیزوں کو ہم نے جان لیا۔

۶۔ شرح مواہب لدنیہ للزرقانی میں حضرت عبداللہ ابن عمر کی روایت سے ہے۔
اِنَّ اللّٰہَ رَفَعَ لِیَ الدُّنْیَا فَاَنَا اَنْظُرُ اِلَیْھَا وَاِلٰی مَا ھُوَ کَائِنٌ فِیْھَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ کَاَنَّمَا اَنْظُرُ اِلٰی کَفِّیْ ھٰذَا۔

ترجمہ:۔ اللہ تعالیٰ نے ہمارے سامنے ساری دنیا کو پیش فرما دیا۔ پس ہم اس دنیا کو اور جو اس میں قیامت تک ہونے والا ہے۔ اس طرح دیکھ رہے ہیں جیسے اپنے اس ہاتھ کو دیکھتے ہیں۔

۷۔ مشکوٰۃ باب المساجد بروایت ترمذی ہے۔ فَتَجَلّٰی لِیْ کُلُّ شَیْءٍ وَّعَرَفْتُ
ترجمہ:۔ پس ہمارے لئے ہر چیز ظاہر ہوگئی۔ اور ہم نے پہچان لیا۔

۸۔ مسند امام احمد ابن حنبل میں بروایت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے
لَقَدْ تَرَکَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَمَا یُحَرِّکُ طَائِرٌ جَنَاحَیْہِ اِلَّا ذَکَرَ لَنَا مِنْہُ عِلْمًا

ترجمہ:۔ ہم کو حضور علیہ السلام نے اس حال پر چھوڑا کہ کوئی پرندہ اپنے پر بھی نہیں ہلاتا۔ مگر اس کا ہم کو علم بتا دیا۔

خلاصہ ان جملہ احادیث سے ثابت ہوا کہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کائنات کے ذرہ ذرہ کو جانتے تھے اور وہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو بتا بھی دیا۔

(سوال) بعض کمزور دماغوں بالخصوص دیوبندیت وہابیت اور مغربیت زدہ لوگوں کو وہم پڑتا ہے کہ تھوڑے سے عرصہ میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کائنات کے جملہ واقعات کس طرح بیان کر دیئے

(جواب نمبر۱) یہ وہم اس دماغ میں پیدا ہو سکتا ہے جسے حضور نبی اکرم صلی اللہ

علیہ وسلم کے کمالات سے انکار ہے ورنہ ظاہر ہے کہ حضرت ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ کمال آپ کے کمالات کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ حضرت داؤد علیہ السلام کے لئے ہمارے مخالفین مانتے ہیں کہ وہ تھوڑے عرصہ میں زبور کو پڑھ لیتے تھے چنانچہ مشکوٰۃ شریف باب ذکر الانبیاء میں بروایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت ہے خُفِّفَ عَلٰی دَاوٗدَ الْقُرْاٰنُ یَاْمُرُ دَوَآبَّہٗ فَتُسْرَجُ فَیَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ قَبْلَ اَنْ تُسْرَجَ۔

حضرت داؤد علیہ السلام پر قرآن (زبور) کو اس قدر ہلکا کر دیا گیا تھا کہ وہ اپنے گھوڑوں پر زین لگانے کا حکم دیتے تھے تو آپ ان کی زین سے پہلے زبور پڑھ لیتے تھے

یہ حدیث اس جگہ اس لئے بیان کی گئی۔ کہ اگر حضور علیہ السلام نے ایک وعظ میں از اول تا آخر واقعات بیان فرما دیئے تو یہ بھی آپ کا معجزہ تھا جیسا کہ حضرت داؤد آن کی آن میں ساری زبور شریف پڑھ لیتے تھے۔

(جواب نمبر۲) جملہ محدثین اور شارحین کتب احادیث متفق ہیں کہ تھوڑے سے عرصہ میں حضور علیہ السلام کا جملہ واقعات کا بیان کرنا حضور علیہ السلام کا معجزہ ہے۔

(جواب نمبر۳) عینی شرح بخاری۔ فتح الباری ارشاد الساری شرح بخاری۔ مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں ہے فِیْہِ دَلَالَۃٌ عَلٰی اَنَّہٗ اَخْبَرَ فِی الْمَجْلِسِ الْوَاحِدِ بِجَمِیْعِ اَحْوَالِ الْمَخْلُوْقَاتِ مِنِ ابْتِدَآءِھَا اِلٰی اِنْتِہَائِھَا۔ اس حدیث میں دلالت ہے کہ حضور علیہ السلام نے ایک ہی مجلس میں ساری مخلوقات کے سارے احوال کی از ابتدا تا انتہا خبر دے دی۔

(۴) مرقاۃ شرح مشکوٰۃ اور شرح شفا للملا علی قاری و زرقانی شرح مواہب۔ نسیم الریاض شرح شفا میں ہے وَحَاصِلُہٗ اَنَّہٗ طُوِیَ لَہُ الْاَرْضُ وَجَعَلَھَا مَجْمُوْعَۃً کَھَیْئَۃِ کَفٍّ فِیْہِ مِرْاٰۃٌ یَنْظُرُ اِلٰی جَمِیْعِھَا وَطَوَاھَا بِتَقْرِیْبِ بَعِیْدِھَا اِلٰی قَرِیْبِھَا حَتّٰی اِطَّلَعْتُ عَلٰی مَا فِیْھَا اس حدیث کا خلاصہ یہ ہے کہ حضور علیہ السلام کے لئے

زمین سمیٹ دی گئی اور اس کو ایسا جمع فرمایا گیا۔ جیسے ایک ہاتھ میں آئینہ ہو اور وہ شخص اس پورے آئینہ کو دیکھتا ہو اور زمین کو اس طرح سمیٹا کہ دور والے کو قریب کر دیا اس کے قریب کی طرف یہاں تک کہ ہم نے دیکھ لیا ان تمام چیزوں کو جو زمین میں ہیں۔

۵۔ مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں ہے فَعَلِمْتُ بِسَبَبِ وُصُوْلِ ذَالِکَ الْفَیْضِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَعْنِیْ مَا اَعْلَمَہُ اللّٰہُ مِمَّا فِیْہِمَا مِنَ الْمَلٰئِکَۃِ وَالْاَشْجَارِ وَغَیْرِھَا وَھُوَ عِبَارَۃٌ عَنْ سِعَۃِ عِلْمِہِ الَّذِیْ فَتَحَ اللّٰہُ وَقَالَ اِبْنُ حَجَرٍ اَیْ جَمِیْعَ الْکَائِنَاتِ الَّتِیْ فِی السَّمٰوٰتِ بَلْ وَمَا فَوْقَھَا کَمَا یُسْتَفَادُ مِنْ قِصَّۃِ الْمِعْرَاجِ وَالْاَرْضِ ھِیَ بِمَعْنَے الْجِنْسِ وَجَمِیْعَ مَا فِی الْاَرْضِیْنَ السَّبْعِ بَلْ وَمَا تَحْتَھَا کَمَا اَفَادَہٗ اِخْبَارُہٗ عَلَیْہِ السَّلَامُ عَنِ الثَّوْرِ وَالْحُوْتِ الَّذِیْ عَلَیْہِمَا الْاَرْضُوْنَ اس فیض کے پہنچنے سے ہم نے تمام وہ چیزیں جان لیں جو آسمانوں وزمین میں ہیں۔ وہ چیزیں جو اللہ نے بتائیں فرشتے اور درخت وغیرہ یہ آپ کے اس وسیع علم کا بیان ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ پر ظاہر فرمایا۔ ابن حجر نے فرمایا کہ جان لی وہ تمام مخلوقات جو آسمانوں بلکہ جو اس کے اوپر ہے جیسا کہ حدیث معراج سے معلوم ہوتا ہے اور زمین میں ہے اور تمام وہ چیزیں جو ساتوں زمین بلکہ جو اس سے نیچے ہیں جیسا کہ ان حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے جن میں حضور علیہ السلام نے گائے اور مچھلی کی خبر دی ہے جن پر زمینیں قائم ہیں۔

۶۔ اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ میں ہے "عبارت است از حصول تمام علوم جزوی و کلی واحاطۂ آں" یہ حدیث تمام جزئی و کلی علموں کے حاصل ہونے اور اس کے احاطہ کا بیان ہے

۷۔ اشعۃ اللمعات میں بیان فرمایا "پس ظاہر شد مرا ہر چیز از علوم و شناختم ہمہ را" ہم پر ہر قسم کا علم ظاہر ہو گیا اور ہم نے سب کو پہچان لیا

۸۔ زرقانی شرح مواہب میں ہے۔ اَیْ اُظْہِرَ وَکُشِفَ لِیَ الدُّنْیَا بِحَیْثُ اَحَطْتُ بِجَمِیْعِ مَا فِیْہَا فَاَنَا اَنْظُرُ اِلَیْہَا وَاِلٰی مَا ھُوَ کَائِنٌ فِیْہَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ کَاَنَّمَا اَنْظُرُ اِلٰی کَفِّیْ ھٰذِہٖ اِشَارَۃٌ اِلٰی اَنَّہٗ نَظَرَ حَقِیْقَۃً وَدَفَعَ بِہٖ اَنَّہٗ اُرِیْدُ بِالنَّظَرِ الْعِلْمُ

ترجمہ:۔ یعنی ہمارے سامنے دنیا ظاہر کی گئی اور کھولی گئی کہ ہم نے اس کی تمام چیزوں کا احاطہ کر لیا۔ پس ہم اس دنیا کو اور جو کچھ اس میں قیامت تک ہونے والا ہے اس طرح دیکھ رہے ہیں جیسے اپنے اس ہاتھ کو۔ اس میں اس طرف اشارہ ہے کہ حضور علیہ السلام نے حقیقتاً ملاحظہ فرمایا۔ یہ احتمال دفع ہو گیا کہ نظر سے مراد علم ہے۔

۹۔ امام احمد قسطلانی مواہب شریف میں فرماتے ہیں۔ وَلَا شَکَّ اَنَّ اللّٰہَ قَدْ اَطْلَعَہٗ عَلٰی اَزْیَدَ مِنْ ذَالِکَ وَاَلْقٰی عَلَیْہِ عِلْمَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ اس میں شک نہیں کہ اللہ نے حضور علیہ السلام کو اس سے بھی زیادہ پر مطلع فرمایا اور آپ کو سارے اگلے پچھلے حضرات کا علم دیا۔

۱۰۔ ملا علی قاری مرقاۃ میں فرماتے ہیں، یُخْبِرُکُمْ بِمَا مَضٰی اَیْ سَبَقَ مِنْ خَبَرِ الْاَوَّلِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ وَمَا ھُوَ کَائِنٌ بَعْدَکُمْ اَیْ مِنْ نَبَاءِ الْاٰخِرِیْنَ فِی الدُّنْیَا وَمِنْ اَحْوَالِ الْاَجْمَعِیْنَ فِی الْعُقْبٰی تم کو حضور علیہ السلام اگلوں کی گذری ہوئی خبریں دیتے ہیں اور جو کچھ تمہارے بعد پچھلوں کی خبریں ہیں وہ بھی بتاتے ہیں دنیاوی حالات اور آخرت کے سارے حالات۔

۱۱۔ مرقاۃ میں ہے۔ فِیْہِ مَعَ کَوْنِہٖ مِنَ الْمُعْجِزَاتِ دَلَالَۃٌ عَلٰی اَنَّ عِلْمَہٗ عَلَیْہِ السَّلَامُ مُحِیْطٌ بِالْکُلِّیَّاتِ وَالْجُزْئِیَّاتِ مِنَ الْکَائِنَاتِ وَغَیْرِھَا اس حدیث میں معجزہ ہونے کے ساتھ ساتھ اس پر بھی دلالت ہے کہ حضور علیہ السلام کا علم کلی اور جزئی واقعات کو گھیرے ہوئے ہے۔

محدثین کے ان ارشادات سے معلوم ہوا کہ حضور علیہ السلام تمام عالم کو ...... ازازل تا ابد ہونے والے واقعات کو اس طرح ملاحظہ فرما رہے ہیں۔ جیسے کوئی اپنے ہاتھ میں آئینہ لے کر اس کو دیکھتا ہے

خصوصیت سے مذہبی بہروپیوں کی نشاندہی بھی فرمائی۔ چنانچہ ابوداؤد شریف میں حضرت ابو حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ائمہ فتن کے متعلق سرکار کی یہ حدیث نقل فرماتے ہیں۔

واللہ ماترک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قائد فتنۃ الی ان تنقضی الدنیا یبلغ من معہ ثلثۃ مائۃ فصاعدا الاقد سماہ لنا باسمہ واسم قبیلتہ (کذا فی المشکوۃ باب الفتن)

ترجمہ:۔ خدا کی قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی بھی ایسے شخص کا ذکر نہیں چھوڑا جو آج سے قیامت تک کسی فتنے کا بانی ہوگا جس کے ساتھیوں کی تعداد تین سو یا اس سے زائد ہوگی یہانتک کہ حضور علیہ السلام نے اس کا نام اور قبیلے تک کا نام ہمیں بتادیا۔

(ف) سب کو معلوم ہے کہ جتنے بد مذاہب ہیں ان ہر ایک کا امام و مقتدا ضرور ہے مثلاً قادیانیوں کا غلام احمد اور خاکساریوں کا عنایت اللہ مشرقی اور نیچریوں کا سر سید علیگڑھ اور نجد کے وہابیوں کا محمد بن عبدالوہاب نجدی وغیرہ وغیرہ

۳۔ تہتر فرقے

عن عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ علیہ وسلم تفرق امتی علی ثلاث و سبعین ملۃ کلھم فی النار الا ملۃ واحدۃ۔ قالوا من ھی یا رسول اللہ؟ قال ما انا علیہ واصحابی

(رواہ الترمذی)

(مشکوۃ شریف باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ) عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ میری امت ۷۳ فرقوں میں تقسیم ہوجائیگی جن میں سے سوائے ایک فرقہ کے باقی سب جہنم میں جائیں گے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم وہ کون لوگ ہوں گے۔ تو ارشاد فرمایا کہ جو لوگ میرے اور میرے اصحاب کے طریقہ پر ہوں گے

(ف) اس حدیث شریف میں تہتر فرقوں کے اصولی گروہ مراد ہیں ورنہ ان کے فروع کی تعداد تو کہیں اس سے زائد ہے۔ مثلاً خود شیعہ و رافضی کے فروعی فرقے تقریباً ستر۔ اسی ہیں جس کی تفصیل فقیر کی تصنیف "آئینہ شیعہ مذہب" میں دیکھئے۔ اور اس وہابیت کے بھی کئی ٹولے ہیں۔ مثلاً وہابی غیر مقلد۔ وہابی دیوبندی۔ مودودی۔ تبلیغی وغیرہ وغیرہ اس کے متعلق اجمالاً ہم نے آگے چل کر عرض کردیا اور تفصیل فقیر کی کتاب "ابلیس تا دیوبند" میں دیکھئے۔

(ف) تہتر فرقوں میں ۷۲ بہتر کا جہنمی ہونا لازمی امر ہے ورنہ حدیث شریف کا مفہوم غلط ہو جائیگا اور یہ سب کو معلوم ہے کہ دنیا بدل سکتی ہے لیکن فرمان نبوی نہیں بدل سکتا۔ اسی لئے اس حدیث شریف کے مطابق ہر فرقہ اپنے لئے مدعی ہے کہ ہم ناجی ہیں باقی سب ناری لیکن فقیر اویسی غفرلہ کہتا ہے کہ اسی حدیث میں ناجی ہونے کا ثبوت موجود ہے

(۱) ظاہر ہے کہ جس وقت یہ حدیث شریف سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی تو یہ گروہ بندی اور فرقہ پرستی نہیں تھی بلکہ آپ کے وصال شریف کے بعد امت کا شیرازہ منتشر ہوا ہے اور یہ خبر غیب سے تعلق رکھتی ہے۔ اور بحمدہ تعالیٰ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے علم غیب کا عقیدہ صرف اور صرف ہم اہلسنت کا ہے باقی فرقے اولاً سرے سے اس حدیث شریف کے منکر ہیں جیسے منکرین حدیث (چکڑالوی نیچری۔ پرویزی۔ مرزائی اگر بعض فرقے اس حدیث شریف کو مانتے ہیں تو ضعیف قرار دے کر ٹھکرا دیتے ہیں جیسے غیر مقلد۔ غلام خانی۔ نیچری۔ مودودی ڈالڈے دیوبندی طوعاً کرھاً مانتے ہیں لیکن بحیثیت علم غیب نبوی کے نہیں بلکہ ویسے ہی۔

(۲) ناجی ہونے کے لئے خود حضور علیہ السلام نے تعین فرمایا کہ ما انا علیہ واصحابی یعنی ناجی وہ فرقہ ہے جس پر میں اور میرے صحابہ ہیں۔ تمام گمراہ فرقے کہتے ہیں کہ صرف اعمال مراد ہیں اسی لئے وہ خوش ہیں کہ اعمال صالحہ پر ہم اسی طرح ہیں جیسے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا معمول تھا بلکہ وہ عوام کو دکھانا چاہتے ہیں کہ ان کی زندگی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا عملی نمونہ ہے لیکن ان کا یہ خیال غلط اور بالکل غلط ہے اس لئے کہ صرف اعمال صالحہ مراد ہیں تو پھر منافقین بھی صحابہ جیسے اعمال صالحہ تھے بلکہ ان سے بڑھ کر جیسا آئندہ اوراق میں آپ ملاحظہ فرمائیں گے لیکن اس کے باوجود اللہ تعالیٰ نے فرمایا "ان المنافقین فی الدرک الاسفل من النار" یعنی منافقین جہنم کے سب سے نچلے درجہ میں ہوں گے۔

بلکہ " ما انا علیہ واصحابی" سے عقائد مراد ہیں اور ان کے ساتھ اعمال صالحہ بھی ضروری ہیں۔ چنانچہ اس کی مزید تشریح فقیر کے رسالہ تحفۃ الاخوان فی شعب الایمان میں دیکھیے۔ نبی پاک شہ لولاک صلی اللہ علیہ وسلم کے عطا کردہ عقائد جن پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے زندگی بسر فرمائی بحمدہ تعالیٰ وہ جملہ اہلسنت کو نصیب ہیں اس کے دلائل تفسیر اویسی میں ہیں۔

ان دونوں دلیلوں سے واضح ہوا کہ بہتر فرقوں نے لازماً جہنم میں جانا ہے لیکن اس کا واضح ثبوت اور یقینی امر اس وقت ہوگا جب ہم محشر میدان میں حاضر ہوں گے اس کے باوجود احادیث مبارکہ میں حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جملہ بد مذاہب کے علامات اور نشانیاں بیان فرمائی ہیں چونکہ ان تمام مذاہب سے شریر ترین فرقہ وہابیہ دیوبندیہ کا ہے اسی لئے ہم صرف اسی فرقہ کے علامات بیان کرتے ہیں۔

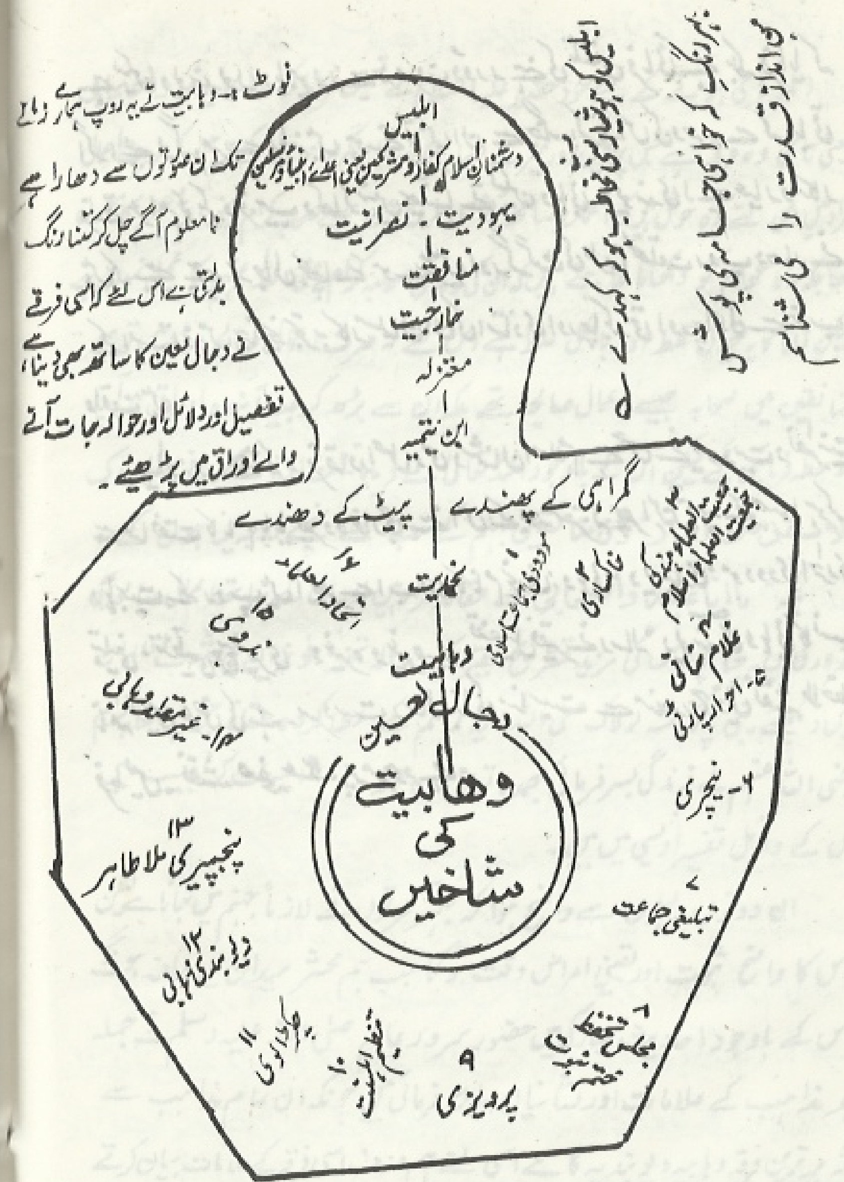
(۴)

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر بد مذہب سے اپنی امت کو دور رہنے کا حکم فرمایا

[illegible] دیوبندیوں وہابیوں سے نہ صرف دُور رہنے کی تلقین فرمائی ہے بلکہ فرمایا کہ اگر ایسے لوگ میرے زمانہ میں ہوتے تو میں ان سے جنگ کرتا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ باقی فرقے عوام کو مکر و فریب دکھا کر نہیں پھنساتے لیکن وہابی۔ دیوبندی ایسے عیار و مکار ہیں کہ [illegible] جال بچھائے ہوئے ہیں اور گرگٹ کی طرح مختلف روپ دھارنے کے استاد ہیں چنانچہ تجربہ کار مسلمان ان کی استاذی اور چابکدستی اور چالاکی سے خوب واقف ہیں۔

یاد رکھئے کہ یہ فرقہ دراصل وہی دشمنان اسلام ہے جس نے یہودیت و نصرانیت میں منافقت کا نام پایا پھر وہ خارجی بنے اس کے بعد معتزلہ پھر ابن تیمیہ کے ہمنوا ہو کر [illegible] کے روپ میں ابھرے اب ان کا نام نجدی، وہابی، دیوبندی، مودودی احراری اہلحدیث [illegible] وغیرہ وغیرہ ہے۔ تفصیل فقیر نے رسالہ "دیوبندی وہابی کا نسب نامہ" میں عرض کی ہے۔ سردست رسالہ ہذا کی مناسبت سے مندرج ذیل نقشہ ملاحظہ فرمائیں۔ نقشہ صفحہ ۱۲ پر موجود ہے۔

لہ الموقف ابلیس تا دیوبند زیر طبع ہے۔ (مینجر مکتبہ)



اہلِ باطل سے رہیں سُنی مسلماں ہوشیار

وہابیوں دیوبندیوں کو محمد بن عبدالوہاب سے گہری مناسبت بلکہ پوری مشابہت ہے اور یہ محمد بن عبدالوہاب نجد کا باشی اور یہ ابن تیمیہ و ابن قیم کا پرستار تھا .... ابن قیم .... اور ابن تیمیہ خارجی مذہب کے عملدار تھے اور خارجیت منافقت کا دوسرا نام ہے اس بحث کو فقیر نے اپنے رسالہ "ابلیس تا دیوبند" میں تفصیل سے لکھا ہے۔

ذیل میں ہم پہلے وہ روایات پیش کرتے ہیں جو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نجد کے متعلق ارشاد فرمائیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بدترین دشمن نجدی

(عن المغیرة بن عبد الرحمن وعبد الرحمن بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم وغیرهما من اَهْلِ الْعِلمِ قَالُوْ قَدِمَ اَبُوْ بَرَاء عامِر بن مالِكَ بن جعفر ملاعب الاسنة عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللّٰہ علیہ و سلم بِالْمَدِيْنَةِ فَعَرَضَ عَلَيْهِ الاسلام وَدَعَاهُ اِلَيْهِ فَلَمْ يُسْلِمْ وَ لَمْ يَبْعُدْ وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ لَوْ بَعَثْتَ رِجَالاً مِنْ اَصْحَابِكَ اِلٰی اَهْلِ نَجْدٍ فَدَعَوْهُمْ اِلٰی اَمْرِكَ رَجَوْتُ اَنْ يَسْتَجِيْبُوْا لَكَ فَقَالَ صلی اللّٰہ عَلَيْهِ وسلم اِنِّیْ اَخْشٰی عَلَيْهِمْ اَهْلَ نَجْدٍ فقَالَ صلی اللّٰہ عَلَيْهِ وسلم اِنِّیْ اَخْشٰی عَلَيْهِمْ اَهْلَ نَجْدٍ فَقَالَ اَبُوْ بَرَاء اَنَا لَهُمْ جَارٌ الخ البداية وَالنهاية ج ۴ ص ۷۱۔ عامر حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مدینہ طیبہ آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر اسلام پیش کیا اور اپنی طرف دعوت دی اس نے اسلام قبول نہ کیا اور نہ ہی نفرت کا اظہار کیا اور کہا کہ اگر آپ اپنے اصحاب سے چند آدمی نجدیوں کی طرف بھیجدیں وہ اسلام کی دعوت دیں مجھے امید ہے کہ وہ قبول کرلیں گے تو آپ نے فرمایا صحابہ کے متعلق مجھے نجدیوں سے خطرہ ہے۔ عامر بن مالک نے کہا کہ میں ضامن ہوں۔

حضور نبی مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس مذکورہ فرمان سے ثابت ہو گیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نجدی کو ذاتی عناد ہے۔

حضور نبی مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک نجدی خطرناک ہے

قَالَ یَا مُحَمَّدُ لَوْ بَعَثْتَ رِجَالًا مِنْ اَصْحَابِکَ اِلٰی اَھْلِ نَجْدٍ فَدَعَوْھُمْ اِلٰی اَمْرِکَ رَجَوْتُ اَنْ یَسْتَجِیْبُوا لَکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اِنِّیْ اَخْشٰی اَھْلَ نَجْدٍ عَلَیْھِمْ۔

بخاری شریف صـ۵۸۶ ج ۲

قسطلانی صـ۳۱۴ ج ۶

ابن ہشام صـ۱۸۴ ج ۲

ابن سعد صـ۹۳ ج ۳

یعنی عامر نے عرض کی یا رسول اللہ اپنے اصحاب سے چند اصحاب بھیجئے تاکہ نجدیوں کو وعظ کریں ممکن ہے نجدی آپ کے حلقہ بگوش ہو جائیں آپ نے فرمایا کہ مجھ کو نجدیوں سے ڈر لگتا ہے۔ چنانچہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ خطرہ صحیح نکلا کہ قیامت تک جتنا اس فرقہ نے امت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو نقصان پہنچایا ہے اور کسی گمراہ فرقے نے نہیں پہنچایا۔

(۲)

علامہ دحلان نے اپنی کتاب میں کتب صحاح سے سرکار اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے۔

کُنْتُ فِیْ مُبْدَاءِ الرِّسَالَۃِ اَعْرِضُ نَفْسِیْ عَلَی الْقَبَائِلِ فِیْ کُلِّ

کہ رسالت کے ابتدائی ایام میں ہر موسم حج پر باہر سے آنے والے قبائل کے

موسم ولم یُجِبْنِیْ اَحَدٌ جَوَابًا اَقْبَحَ وَلَا اَخْبَثَ مِنْ رَدِّ بَنِیْ حَنِیْفَۃَ (الدرر السنیہ صـ۵۲)

سامنے میں اپنی دعوت پیش کیا کرتا تھا۔ بنو حنیفہ کے جواب سے زیادہ قبیح اور ناپاک جواب مجھے کسی نے نہیں دیا۔

بنو حنیفہ کی وادی کے متعلق خطرہ کا الارم۔ علامہ دحلان نے لکھا کہ

ان وادیھم وادی فتن الی آخر الدھر ولا یزال فی فتنۃ من کذابھم الی یوم القیمۃ و فی روایۃ ویل للیمامۃ ویل لا فراق لہ

(الدرر صـ۵۲)

اس قبیلے کی وادی سے آخری زمانے تک فتنے اٹھتے رہیں گے اور وہ وادی اپنے جھوٹے پیشواؤں کی بدولت قیامت تک فتنوں سے معمور رہے گی۔ اور ایک روایت میں ہے ہلاکت ہو یمامہ کے لئے ایسی ہلاکت جو کبھی نہ ہو سکے۔

نوٹ: واضح رہے کہ مسعود عالم صاحب ندوی کی تصریح کے مطابق وادی حنیفہ کا دوسرا نام یمامہ بھی ہے۔ یہ حوالہ آگے آتا ہے۔

(۳)

جامع ترمذی میں حضرت عمران ابن حصین رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی گئی۔

قال مامات النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو یکرہ ثلاثۃ احیاء ثقیف بنی حنیفۃ و بنی امیہ (ترمذی)

انہوں نے بیان کیا کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم تین قبیلوں کو تاحیات ناپسند فرماتے رہے۔ ایک ثقیف دوسرا بنی حنیفہ تیسرا بنی امیہ

(ف) ثقیف و بنو امیہ کی داستان طویل ہے اور بحمدہ تعالیٰ ان دونوں قبیلوں کو روحانی لحاظ سے بنو حنیفہ قبیلہ سے چولی دامن کا رشتہ ہے۔ یزید خبیث اسی بنو امیہ کا ننگ ہے تو قبیلہ بنو حنیفہ سے محمد بن عبد الوہاب نجدی پیدا ہوا۔ اپنا خزینہ

خود فیصلہ فرمائیں کہ ثبوت کو جن قبائل سے کراہت ہے دیوبندیوں اور وہابیوں کو یزید اور محمد بن عبدالوہاب نجدی سے گہری عقیدت ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نجدیوں کا دھوکہ

قَدِمَ عامر بن مالك بن جعفر
الكلابي علىٰ رَسُوْلِ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فَاهدیٰ
لَهٗ فَلَمْ يَقْبَلْ مِنْهُ وَعَرَضَ عَلَيْهِ الْاِسْلَامَ فَلَمْ يُسْلِمْ
وَلَمْ يَبْعُدْ وَقَالَ لَوْ بَعَثْتَ مَعِیَ نَفَرًا مِّنْ اَصْحَابِكَ اِلٰی قَوْمِی
لَرَجَوْتُ اَنْ يُّجِيْبُوْا دَعْوَتَكَ وَيَتَّبِعُوْا اَمْرَكَ فَقَالَ اِنِّیْ اَخَافُ
عَلَيْهِمْ اَهْلَ نَجْدٍ فَقَالَ اَنَا لَهُمْ جَارٌ اَنْ يَّعْرِضَ لَهُمْ اَحَدٌ
فَبَعَثَ مَعَهٗ رَسُوْلُ اللہ صلی اللہ عَلَيْهِ وسلم سَبْعِيْنَ رَجُلًا
مِّنَ الْاَنْصَارِ شَبَبَةً يُّسَمَّوْنَ الْقُرَّاءُ وَ اَمَّرَ عَلَيْهِمُ الْمُنْذِرَ بْنَ
عمرو السَّاعِدِیَّ فَلَمَّا نَزَلُوْا بِبِئْرِ مَعُوْنَةَ فَلَقِيَهُمُ
الْقَوْمُ فَاَحَاطُوْا بِهِمْ فَكَاثَرُوْهُمْ فَتَقَاتَلُوْا فَقُتِلَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم : الطبقات الکبری لابن سعد ص ۵۱ ج ۲

عامر بن مالک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا نذرانہ پیش کیا آپ نے قبول نہ فرمایا مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے سامنے اسلام پیش فرمایا اس نے نہ قبول کیا اور نہ ہی بُرا کہا اور کہا کہ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) اگر آپ میرے ساتھ اپنے اصحاب کی ایک جماعت بھیج دیں تو مجھے امید ہے کہ وہ مسلمان ہو جائیں تو مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے اصحاب پر نجدیوں سے مجھے خطرہ تو

عامر بن مالک نے کہا کہ میں ذمہ وار ہوں۔ اگر ان پر کسی نے زیادتی کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ ستر آدمی جوان انصار سے بھیج دیئے جن کو قرآء کہا جاتا تھا اور منذر بن عمرو کو ان پر امیر مقرر کر دیا جب وہ اصحاب قراء بیر معونہ پہنچے تو ایک قوم کی اکثریت نے ان پر گھیرا ڈال کر جنگ کی اور اصحاب مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم جو قراء تھے سب کو شہید کر دیا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خاص صوفی اصحاب جن کو اصحاب صُفّہ کے نام سے پکارا جاتا تھا نجدیوں نے ان سب کو دھوکے سے لے جا کر شہید کر دیا یا کرایا۔ تو ثابت ہوا کہ یہ فرقہ نجدیہ صوفیوں کے پرانے دشمن ہیں۔ اب بھی ان کا سب سے بڑا حملہ صوفیوں (اولیاء کرام رحمۃ اللہ تعالیٰ) پر ہے کہ ان کے متعلقات و معمولات کو شرک و بدعت سے تعبیر کرتے ہیں۔ اور ان کے ماننے والوں کو مشرک، بدعتی اور ابوجہل سے بدتر سمجھتے اور کہتے ہیں اور اولیاء اور ان کے مزارات کو بتوں سے تعبیر کر کے اپنے ماننے والوں کو مزارات کی بےحرمتی اور بے عزتی پر اکساتے ہیں۔ نجدیوں نے عمل ثبوت پیش کر دیا۔ ہندی پاکستانی وہابی دیوبندی بھی کوشش تو بڑی کرتے ہیں۔ لیکن بیچارے مجبور اور بے بس ہیں۔

شیطان نے شیخ نجدی کی شکل میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دشمنی کی

عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما قال لَمَّا
لِذَالِكَ وَ اتَّعَدُوْا اَنْ يَّدْخُلُوْا فِیْ دَارِ النَّدْوَةِ لِيَتَشَاوَرُوْا
فِيْهَا فِیْ اَمْرِ رَسُوْلِ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غَدَوْا فِی الْيَوْمِ
الَّذِیْ اتَّعَدُوْا لَهٗ وَكَانَ ذَالِكَ الْيَوْمُ يُسَمّٰى يوم الزحمة فاعترضهم
اِبْلِيْسُ لَعَنَهُ اللہُ فِیْ هَيْئَةِ شَيْخٍ جَلِيْلٍ عليه بتٌ لَهٗ فوقف

عَلیٰ بَابِ الدَّارِ فَلَمَّا رَأَوْہُ وَاقِفًا عَلیٰ بَابِہَا قَالُوْا مَنِ الشَّیْخُ قَالَ شَیْخٌ مِّنْ اَہْلِ نَجْدٍ سَمِعَ بِالَّذِیْ اِتَّعَدْتُّمْ لَہٗ فَحَضَرَ مَعَکُمْ لِیَسْمَعَ مَا تَقُوْلُوْنَ وَعَسٰی اَنْ لَّا یُعْدِمَکُمْ مِنْہُ رَأْیًا وَّنُصْحًا قَالُوْا اَجَلْ فَادْخُلْ فَدَخَلَ مَعَہُمْ لَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ

(سیرۃ ابن ہشام صہ۹۳ ج ۲ - تاریخ طبری صہ۹۸ ج ۲ - البدایہ والنہایہ صہ۱۷۵ ج ۳)

ترجمہ :- عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرمایا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے جب کفار مکہ نے اجتماع کیا اور دارالندوہ میں داخل ہونے کے لئے تیار ہوئے تاکہ دارالندوہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق مشورہ کریں صبح صبح ہی تیاری کر کے آئے اور اس دن کو یوم زحمۃ نام رکھا گیا تو ابلیس لعنت اللہ علیہ ایک بھاری چادر اوڑھ کر بڑے بزرگ کی شکل میں آکر دروازے پر کھڑا ہوگیا۔ جب کفار مکہ نے اسے دروازے پر نجدی کی شکل میں دیکھا۔

فَلَمَّا رَأَتْ قُرَیْشٌ ذٰلِکَ حَذَرُوْا خُرُوْجَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاجْتَمَعُوْا فِیْ دَارِ النَّدْوَۃِ وَہِیَ دَارُ قُصَیِّ بْنِ کِلَابٍ وَتَشَاوَرُوْا فِیْہَا فَدَخَلَ مَعَہُمْ اِبْلِیْسُ فِیْ صُوْرَۃِ شَیْخٍ وَقَالَ اَنَا مِنْ اَہْلِ نَجْدٍ الخ (تاریخ الکامل لابن اثیر الجزری صہ۳۵ ج ۲)

تو جب قریش نے یہ ماجرا دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نکلنے سے انہوں نے اجتناب کیا پھر دارالندوہ میں انہوں نے اجتماع کیا اور وہ قصی بن کلاب کا گھر تھا اس میں انہوں نے مشورہ کیا تو ان کے ساتھ ابلیس بھی (نجدی) شیخ کی شکل میں داخل ہوگیا اس نے کہا کہ میں نجد کے رہنے والا ہوں۔

(ف) اس مذکورہ حوالہ سے ثابت ہوا کہ ابلیس نے بھی مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت میں نجدی کا روپ دھارا ابلیس نے اس روپ دھارنے

سے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کی جو نجدی کے ظاہر و باطن میں ہے جن و انس کی تمام اقوام میں اور کسی کو نہیں ہو سکتی۔

اہلِ اسلام سوچیں اور اس کا جواب دیں کہ آخر ابلیس جیسے اسلام کے بدترین دشمن نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں میں شیخ نجدی کی شکل کیوں اختیار کی اس کا جواب صرف اور صرف یہی ہو سکتا ہے کہ ابلیس کو نجد یوں پر اعتماد تھا کہ وہی ابلیس کے آلہ کار بن کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آن کے سچے اور پکے غلاموں یعنی اولیاء کرام کی دشمنی کا ثبوت بہم پہنچائیں گے۔ خلاصہ یہ کہ کفار نے کسی شیخ کو کھڑا دیکھا تو انہوں نے کہا کہ یہ بزرگ کون ہے تو ابلیس نے جواب دیا کہ میں نجد کا بزرگ ہوں سنا تھا کہ تم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کچھ تیاری کر رہے ہو تو تمہارے ساتھ حاضری دی ہے تاکہ سنا جائے کہ تم کیا کہتے ہو۔ اور شاید تم سے کوئی رائے یا نصیحت رہ نہ جائے۔ کفار مکہ نے کہا ہاں تشریف لائیے۔ تو ابلیس لعنت اللہ علیہ کفار مکہ کی مجلس میں شامل ہو گیا۔

(۱) اس مذکورہ واقعہ سے ثابت ہوا کہ وہابیت نجدیت غیر مقلدیت کی بنیاد دشمنِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں سب سے پہلے ابلیس نے کفار مکہ کی معیت میں رکھی

(۲) اس مذکورہ عبارت سے شیطان کا فنا فی النجدیت کے مرتبے کو حاصل کرنا ثابت ہوا

(۳) جب شیطان نے فنا فی النجدیت کے روپ میں مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل اور اسلام کے مٹانے کا مشورہ پیش کیا تو اسی لئے نجدیوں، وہابیوں اور ان کے یاروں دیوبندیوں کو محبت صلی اللہ علیہ وسلم کے بجائے بغض اور عداوت ہے۔

ابلیس یعنی شیخ نجدی کی مصطفےٰ دشمنی کا ثبوت

فَتَشَاوَرُوْا ثُمَّ قَالَ قَائِلٌ مِّنْهُمْ اَحْبِسُوْهُ فِی الْحَدِیْدِ وَاَغْلِقُوْا عَلَیْهِ بَابًا ... قَالَ الشَّیْخُ النَّجْدِیُّ لَا وَاللّٰهِ مَا هٰذَا لَكُمْ بِرَاْیٍ وَاللّٰهِ لَئِنْ حَبَسْتُمُوْهُ كَمَا تَقُوْلُوْنَ لَیَخْرُجَنَّ اَمْرُهٗ مِنْ وَّرَاءِ الْبَابِ الَّذِیْ اَغْلَقْتُمْ دُوْنَهٗ اِلٰی اَصْحَابِهٖ

تو کفار نے مشورہ کیا پھر ان سے ایک نے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو قید کردو اور تالا لگا دو۔۔ نجدی کے بڑے نے کہا خدا کی قسم تمہاری یہ رائے درست نہیں خدا کی قسم اگر تم نے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو قید کر دیا جیسا کہ تمہارا خیال ہے تو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا حکم قید کے اندر سے بھی اس کے اصحاب تک پہنچتا رہے گا۔

(ف) غور کیجئے کہ نجدیوں کا کتنا شغف ہے یہ صرف اسی ابلیس کا کارنامہ ہے جو اس نے اپنا مظہر اتم انہی نجدیوں کو بنایا اور ان کے شیخ کا ہم شکل ہو کر واضح کیا کہ ابلیسی شرارت دیکھنی ہو تو نجدیوں کو دیکھ لو۔ چنانچہ تاریخ کے اوراق شاہد ہیں کہ نجدیوں نے بانیٔ اسلام علیہ السلام اور اولیاء کرام کے ساتھ کیا کیا ہے۔ ابلیسی داستان اور نجدیوں کے کارنامے فقیر کی کتاب "ابلیس تا دیوبند" کا مطالعہ کیجئے۔

کمالات مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ابلیس کا اقرار

قَالَ قَائِلٌ مِّنْهُمْ نُخْرِجُهٗ مِنْ بَیْنِ اَظْهُرِنَا فَنَنْفِیْهِ مِنْ بِلَادِنَا فَاِذَا اُخْرِجَ عَنَّا فَوَاللّٰهِ مَا نُبَالِیْ اَیْنَ ذَهَبَ وَلَا حَیْثُ

وَقَعَ اِذَا غَابَ عَنَّا وَفَرَغْنَا مِنْهُ فَاَصْلَحْنَا اَمْرَنَا وَاُلْفَتَنَا كَمَا كَانَتْ قَالَ الشَّیْخُ النَّجْدِیُّ لَا وَاللّٰهِ مَا هٰذَا لَكُمْ بِرَاْیٍ اَلَمْ تَرَوْا حُسْنَ حَدِیْثِهٖ وَحَلَاوَةَ مَنْطِقِهٖ وَغَلَبَتَهٗ عَلٰی قُلُوْبِ الرِّجَالِ بِمَا یَاْتِیْ بِهٖ وَاللّٰهِ لَوْ فَعَلْتُمْ ذٰلِكَ مَا اَمِنْتُمْ اَنْ یَّحُلَّ عَلٰی حَیٍّ مِّنَ الْعَرَبِ فَیَغْلِبَ عَلَیْهِمْ بِذٰلِكَ مِنْ قَوْلِهٖ وَحَدِیْثِهٖ حَتّٰی یُتَابِعُوْهُ عَلَیْهِ۔

سیرۃ ابن ہشام ص ۹۳ ج ۲ — تاریخ طبری ص ۹۹ ج ۲

پھر ان سے ایک نے کہا ہم اس کو اپنے خاندان سے نکال دیں گے اور شہروں سے بھی پھر جب ہم سے دور ہوگئے تو خدا کی قسم ہمیں پرواہ نہیں جہاں جائے جب ہم سے غائب ہو گئے اور ہم سے فارغ ہو گئے تو ہم نے اپنا کام سنوار لیا اور اپنے مقصد کو پہنچ گئے تو جو ہوگا سو ہوگا نجدیوں کے بڑے (شیطان) نے کہا نہیں! خدا کی قسم یہ تمہاری رائے صحیح نہیں کیا تم نے اس کے بہترین اور میٹھے کلام کو نہیں دیکھا اور لوگوں کے دلوں پر چھا جانے کو نہیں دیکھا جو وہ لاتا ہے خدا کی قسم اگر تم نے یہ کام نکالنے والا کیا تو تمہارے تمام عرب قبائل پر چھا جائے گا۔ اور تم امن میں نہیں رہ سکتے حتیٰ کہ تمام اس کے قول کے تابعدار بن جاؤ گے

(ف) ان تمام روایات سے ثابت ہوا کہ ابلیس لعین کے مشن کا مرکز نجد ہے اسی لئے اس نے شیخ نجدی کی شکل و صورت اختیار کی اور نجدیوں کی شکل میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حیات مبارکہ میں بھی دشمنی کی اور ان کے وصال کے بعد نجد کے علاقہ میں محمد بن عبدالوہاب کو کھڑا کر کے نبوت و ولایت کی گستاخی پہ اکسایا۔ اور اس کی شرارت نے امت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں وہ انتشار پھیلایا کہ آج گھر گھر حشر اور فساد برپا ہے۔ ایک گھر میں پندرہ مذہب رائج ہیں باپ سنی ہے تو بیٹا وہابی اور ایک ہی خاندان میں کوئی دیوبندی ہے تو دوسرا مودودی ہے ان میں کوئی شیعہ

ہے تو کوئی خارجی وغیرہ وغیرہ

نجدیوں کو نبوت کی بددعا

مشکوٰۃ جلد دوم باب ذکر الیمن والشام اور بخاری صفحہ ۲۲۲ میں ہے کہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن دریائے رحمت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم جوش میں ہے۔ بارگاہِ الٰہی میں ہاتھ اٹھا کر دعا فرمائی جارہی ہے اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْ شَامِنَا اے اللہ ہمارے لئے سارے شام میں برکت دے اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْ یَمَنِنَا اے اللہ ہم کو ہمارے یمن میں برکت دے۔ حاضرین میں سے بعض نے عرض کی وَفِیْ نَجْدِنَا یارسول اللہ دعا فرمائیں کہ ہمارے نجد میں برکت دے۔ پھر حضور علیہ السلام نے وہی دعا فرمائی۔ شام اور یمن کا ذکر فرمایا۔ مگر نجد کا نام نہ فرمایا۔ انہوں نے پھر توجہ دلائی کہ وَفِیْ نَجْدِنَا حضور یہ بھی دعا فرمائیں کہ نجد میں برکت ہو غرض تین بار یمن اور شام کے لئے دعائیں فرمائیں۔ بار بار توجہ دلانے پر نجد کو دعا نہ فرمائی بلکہ آخر میں فرمایا ھُنَاکَ الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ وَبِھَا یَطْلَعُ قَرْنُ الشَّیْطٰنِ میں اس ازلی محروم خطہ کو دعا کس طرح فرماؤں وہاں تو زلزلے اور فتنے ہوں گے اور وہاں شیطانی گروہ پیدا ہوگا۔ اس سے معلوم ہوا کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ پاک میں دجال ہوں گے اور وہاں شیطانی گروہ پیدا ہوگا۔ اس سے معلوم ہوا کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہِ پاک میں دجال کے فتنہ کے بعد نجد کا فتنہ تھا جس کی آپ نے اس طرح خبر دے دی۔

فائدہ: اس حدیث مبارک سے ثابت ہوا کہ نجد خیر و برکت کی جگہ نہیں بلکہ فتنہ و شر کی جگہ ہے کیونکہ امام الانبیاء والمرسلین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

ہمیشہ کے لئے اس خطہ کو

کو اپنی دعائے خیر سے محروم فرما دیا اور ہمیشہ کے لئے اس خطے پر شقاوت و بدبختی کی مہر لگ گئی۔ اب وہاں سے کسی خیر کی توقع رکھنا تقدیر الٰہی سے جنگ کرنا ہے۔

دوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ وہاں کی خاک سے کوئی ایسا شخص ضرور اُٹھے گا جو شیطان کی رائے کا پابند ہوگا یا جس طرح سورج کی پھیل جانے والی پہلی کرن کو "قرن الشمس" کہتے ہیں۔ اسی طرح شیطان کا فتنہ بھی وہاں سے سارے جہاں میں پھیل جائے گا۔

اشارہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی حقانیت

نجد و حجاز کا اٹلس (جغرافیائی نقشہ) سامنے رکھئے تو آپ کو واضح طور پر نظر آئے گا کہ نجد کا علاقہ مدینہ منورہ کے بالکل مشرقی سمت پر واقع ہے۔ مدینے سے سرکارِ مدینہ نے جن الفاظ میں اس سمت کی طرف اشارے کئے ہیں وہ ایک وفادار مومن کو چونکا دینے کے لئے کافی ہیں۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ نگاہِ رسالت پناہ میں نجد کا فتنہ امت کے لئے کس درجہ ہولناک اور ایمان شکن تھا۔ اب اس عنوان پر ذیل میں حدیثوں کو ملاحظہ فرمایئے۔

(۱) صحیح مسلم شریف میں حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے حدیث نقل کی گئی ہے۔

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قام باب حفصۃ فقال بیدہ نحو المشرق الفتنۃ ھاھنا من حیث یطلع قرن الشیطٰن مرتین او ثلاثا

مسلم شریف ج ۲ ص ۱۳۹۴

بیان کرتے ہیں کہ ایک دن حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم ام المومنین حضرت حفصہ کے دروازے پر کھڑے تھے وہاں سے مشرق کی طرف اپنے دست مبارک سے اشارہ کیا اور فرمایا کہ فتنہ کی جگہ یہ ہے یہاں سے شیطان کی سینگ نکلے گی راوی کو شک ہے کہ یہ الفاظ حضور نے

دو بار کہے یا تین بار

(۲) حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت مسلم شریف میں ہے

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال و ھو مستقبل المشرق ان الفتنۃ ھاھنا ان الفتنۃ ھاھنا ان الفتنۃ ھاھنا من حیث یطلع قرن الشیطن
(مسلم شریف)

بیان کرتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرق کی طرف رُخ کر کے فرمایا کہ فتنہ یہاں سے اٹھے گا جہاں سے شیطان کی سینگ نکلے گی۔

(۳)

پھر انہی حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مسلم شریف میں روایت نقل کی گئی ہے

خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من بیت عائشۃ فقال راس الکفر من ھاھنا من حیث یطلع قرن الشیطن یعنی المشرق
(مسلم شریف)

بیان کرتے ہیں کہ ایک دن حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حرم سرا سے باہر تشریف لائے اور مشرق کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ کفر کا مرکز یہاں ہے جہاں سے شیطان کی سینگ نکلے گی۔

غور فرمائیے کہ ان تینوں حدیثوں میں صرف مشرق کی سمت ہی کا ذکر نہیں ہے کہ اس سے نجد کا خطہ مراد لینے میں کسی اور احتمال کی گنجائش نکل آئے بلکہ اس کے ساتھ ہر جگہ من حیث یطلع قرن الشیطان (جہاں سے شیطان کی سینگ نکلے گی) کا اضافہ واضح طور پر بتا رہا ہے کہ مشرق کی سمت سے کوئی دوسرا علاقہ نہیں بلکہ خاص نجد مراد ہے۔ کیونکہ بخاری شریف کی حدیث میں نجد کے نام کے ساتھ یہ وصف ذکر کیا گیا ہے۔ اس لئے حدیث کی زبان میں

مشرقی سمت کا وہ خطہ جہاں سے شیطان کی سینگ نکلے گی نجد کے سوا اور کوئی دوسرا خطہ نہیں ہو سکتا۔

سیدی علامہ دحلان رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب الدرر السنیہ میں کتب صحاح سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

یخرج ناس من قبل المشرق یقرؤن القرآن لا یجاوز تراقیھم یمرقون من الدین کما یمرق السھم من الرمیہ لا یعودون فیہ حتی یعود السھم الی فوقہ سیماھم التحلیق
(الدرر السنیہ ص۴۹)

کچھ لوگ مشرق کی سمت سے ظاہر ہوں گے جو قرآن پڑھیں گے لیکن قرآن ان کے حلق کے نیچے نہیں اُترے گا۔ وہ لوگ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے پھر وہ دین سے پلٹ کر نہیں آئیں گے یہاں تک کہ تیر اپنے کمان کی طرف لوٹ آئے ان کی خاص علامت "سر منڈانا" ہوگی

(۵) یہی علامہ دحلان رحمۃ اللہ علیہ یہ حدیث بھی کتب صحاح سے اپنی کتاب مذکور میں تخریج فرماتے ہیں کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

یخرج ناس من المشرق یقرؤن القرآن لا یجاوز تراقیھم کلما قطع قرن نشاء قرن حتی یکون آخرھم مع المسیح الدجال
(الدرر السنیۃ ص۵۰)

کچھ لوگ مشرق کی سمت سے ظاہر ہوں گے جو قرآن پڑھیں گے لیکن قرآن ان کے حلق کے نیچے نہیں اترے گا جب ان کا ایک گروہ ختم ہو جائے گا تو وہیں سے دوسرا گروہ جنم لے گا۔ یہاں تک کہ ان کا آخری دستہ دجال کے ساتھ اُٹھے گا۔

گھر کی شہادت:۔ دیار نجد میں بنو حنیفہ کا قبیلہ وہی بدقسمت قبیلہ ہے جہاں

سے شیطان کی سینگ طلوع ہوئی اور جس کی خاک سے زلزلوں اور فتنوں نے جنم لیا۔ جیساکہ مولوی مسعود عالم ندوی "محمد بن عبدالوہاب" نامی کتاب میں حاشیہ پر لکھتے ہیں:

"نجد کا جنوبی حصہ جو العارض کہلاتا ہے اس کا مشہور شہر ریاض ہے جو آج سعودی حکومت کا پایۂ تخت ہے۔ عارض کو جبل یمامہ بھی کہتے ہیں اصل میں یہ ایک پہاڑی کا نام ہے اور اس کے گرد و نواح کی زمین وادی حنیفہ اور یمامہ کہلاتی ہے۔ شیخ الاسلام (محمد بن عبدالوہاب) کی جائے پیدائش عیینہ اور دعوت کا مرکز درعیہ دونوں اسی وادی میں واقع ہیں"

(حاشیہ کتاب محمد بن عبدالوہاب ص۱۶)

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم راس الکفر نحو المشرق الحدیث (متفق علیہ) مشکوٰۃ (ذکر الیمن والشام)

حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ کفر کی جڑ مشرق کی طرف ہے۔

(ف) مشرق کی تخصیص کے متعلق مرقات ج۵ ص۶۳۸ میں کئی وجوہ لکھ کر آخر میں تحریر فرمایا کہ

وقال السیوطی نقلاً عن الباجی یحتمل ان یرید فارس وان یرید نجدا

یعنی امام سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ امام باجی سے نقل کرکے لکھتے ہیں کہ مشرق سے فارس یا نجد مراد ہے مزید تحقیق

فقیر کی کتاب "ابلیس تا دیوبند" دیکھیے۔

درس عبرت

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نشاندہی کے باوجود علمائے دیوبند اور غیر مقلدین نے نجدیوں کو اپنا آقا اور ماوی و ملجا بنایا اور ان کی نصرت و ولایت

دشمنی کو سراہا بلکہ ان کے گندے کارناموں کو توحید اسلام کا بہت بڑا کارنامہ تصور کیا۔ فالی اللہ المشتکیٰ واللہ المستعان

خلاصۂ روایات

حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ان ارشادات سے مندرجہ ذیل فوائد حاصل ہوئے

۱۔ قیامت تک آنے والے واقعات بیان فرمائے

۲۔ آنے والے واقعات سے دین میں فتنہ برپا کرنے والے لیڈروں کے اسماء اور ان کے قبائل کی نشاندہی فرمائی۔

۳۔ نجد کو خصوصیت کے ساتھ خطرناک بتایا۔ اسی لئے اس علاقہ کو اپنی نیک دعاؤں سے محروم فرمادیا۔

۴۔ ابلیس لعین نے بھی اپنے مشن کی کامیابی کا مرکز نجد کو بنایا

۵۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا کہ شیطان کی شرارتوں کا مرکز نجد ہے۔

۶۔ ان نجدیوں کے سالار قافلہ اور ان کے متبعین بالآخر دجال لعین کے ساتھ ملیں گے۔ بحمدہ تعالیٰ وہی نجدی شرارتیں اور علامتیں ہمارے ملک پاکستان کے اندر دیوبندیوں اور وہابیوں میں پائی جاتی ہیں جن کی تفصیل آتی ہے اس سے قبل محمد بن عبدالوہاب نجدی کا مختصر تعارف ضروری ہے تاکہ ہمیں سابقہ و لاحقہ مضامین سمجھنے کے لئے آسانی ہو۔

نجد کا فتنہ

چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشین گوئی کے مطابق یہ فتنہ نجد میں بڑے زور

مشہور سے ظاہر ہوا محمد بن عبدالوہاب خارجی نے سرزمین نجد میں مسلمانوں کو کافر و مشرک کہہ کر سب کو مباح الدم قرار دیا۔ اور توحید کی آڑ میں شانِ نبوت و ولایت میں خوب گستاخیاں کیں اور اپنے مذہب و عقائد کی ترویج کے لئے کتاب التوحید تصنیف کی جس پر اسی زمانے کے علماء کرام نے سخت مواخذہ کیا اور اس کے شر سے مسلمانوں کو محفوظ رکھنے کے لئے سعی بلیغ فرمائی حتیٰ کہ محمد بن عبدالوہاب کے حقیقی بھائی سلیمان بن عبدالوہاب نے اپنے بھائی پر سخت رد کیا اور اس کی تردید میں ایک شاندار کتاب تصنیف کی جس کا نام الصواعق الالٓہیہ فی الرد علی الوہابیہ ہے اور اس میں وہابیت کو پوری طرح بے نقاب کیا۔ اور اہل سنت کے مذہب کی زبردست تائید و حمایت فرمائی۔ علامہ شامی حنفی۔ امام احمد صاوی مالکی وغیرہما علماء امت نے محمد بن عبدالوہاب کو باغی اور خارجی قرار دیا اور مسلمانوں کو اس کے فتنے سے محفوظ رکھنے کے لئے اپنی جدو جہد میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا ملاحظہ فرمائیے شامی جلد ۳ باب البغاوت ص۳۴۹ اور تفسیر صاوی جلد ۳ ص۲۵۵ مطبوعہ مصر

تعارف محمد بن عبدالوہاب نجدی

اردو کے مشہور ادیب ڈاکٹر عاشق حسین بٹالوی نے بی بی سی لندن کی فرمائش پر مختلف تحریکوں کے متعلق جو تقاریر کیں ان میں سے ایک تقریر "تحریک وہابیت" کے متعلق بھی تھی جو روزنامہ امروز لاہور ۱۴ر اگست ۱۹۵۶ء میں اس طرح شائع ہوئی۔

"تحریک وہابیت کے بانی محمد بن عبدالوہاب (نجدی) تھے۔ جو ۱۷۰۵ء میں نجد میں پیدا ہوئے اور مذہب کے اعتبار سے حنبلی طریق کے پابند تھے ان کے عقائد پر زیادہ اثر ابن تیمیہ کی تعلیمات کا پڑا۔ تعلیم ان کی بصرہ اور مدینہ میں ہوئی تھی شروع میں جب محمد بن عبدالوہاب نے عرب قبائل کے سامنے اپنے عقائد پیش کئے۔ تو ان کی اس قدر

شدید مخالفت کی گئی کہ آخر ان کو محمد بن سعود حاکم نجد کے یہاں درعیہ میں پناہ لینی پڑی ۱۷۴۳ء میں محمد بن سعود نے (محمد بن) عبدالوہاب کی بیٹی سے شادی کی اور ان کے تمام عقائد قبول کر لئے۔ اس طرح محمد بن سعود نجد کے پہلے وہابی امیر ہوئے اور یہ سلسلہ اب تک چلا آرہا ہے۔ ابن سعود نے قرب و جوار کے تمام علاقے فتح کر لئے اور لوگوں کو وہابی عقائد کا پابند بنایا۔ قصیم احسا اور عسیر پر قبضہ کر کے [illegible] پورے نجد کا مالک بن گیا تھا درعیہ اس کا دارالسلطنت تھا جسے اس نے مساجد و محلات سے خوب آراستہ کیا۔ ابن سعود کے انتقال کے بعد اس کا بیٹا عبدالعزیز بن سعود حکمران ہوا۔ عبدالعزیز نے مکہ معظمہ مدینہ منورہ کربلائے معلیٰ پر بھی قبضہ کر لیا۔ اس حرکت سے عالم اسلام کی آبادی میں غم و غصہ کی لہر پھیل گئی۔ مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ میں اس سے اس نوع کی قابل اعتراض حرکات بھی سرزد ہوتی رہیں۔ مثلاً ایک روایت یہ ہے کہ اس نے خانہ کعبہ کا غلاف اتار کر اسے برہنہ کر دیا۔ آخر ۱۸۰۴ء میں عبدالعزیز ایک ایرانی کے ہاتھ سے جس کا نام عبدالقادر تھا قتل ہو گیا۔ اس کے بعد اس کا بیٹا جو اس سلسلے کا تیسرا سعود ہے تخت پر بیٹھا اس نے من وعن اپنے باپ کے مسلک کی پابندی کی۔ اور وہابی عقائد کی ترویج کی خاطر ہر قسم کے جبر و تشدد کو روا رکھا۔ مثلاً اس نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مزار اقدس کو بالکل برہنہ کر دیا۔ اور وہاں کے تمام خزانے لوٹ لئے اور اس بیش قیمت سامان کو ساٹھ اونٹوں پر لدوا کر اپنے دارالسلطنت (نجد) میں بھیج دیا۔ یہی سلوک اس نے حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے مزاروں کے ساتھ کیا۔ حد یہ ہے کہ اس نے مزار نبی کے قبہ کو بھی گرا دینے کا ارادہ کر لیا تھا۔ لیکن پھر بعض وجوہ سے اس مذموم ارادے کی تکمیل نہ ہو سکی۔ ابن سعود نے حکم دے دیا تھا کہ سوائے وہابیوں کے اور کوئی شخص حج نہیں کر سکتا۔ چنانچہ کئی برس تک دیگر اسلامی ممالک کے لوگ حج سے محروم رہے۔ ابن سعود کی طاقت اتنی وسیع اور ہمہ گیر ہو گئی تھی کہ اس کی فوجیں

یلغار کرتی ہوئی عراق اور شام کی حدود میں داخل ہوگئی تھیں۔

ابتداء میں وہابیت ایک مذہبی تحریک تھی لیکن آہستہ آہستہ یہ تحریک سیاسی رنگ اختیار کرتی گئی۔ اور جب فرمان روایانِ نجد نے ترکی حکومت کے خلاف مسلسل جنگ و جدل کا سلسلہ شروع کر دیا۔ تو اس تحریک کے تمام حامی سلطنت کے باغی قرار دیئے گئے۔ مصیبت یہ تھی کہ وہابیوں نے تالیف قلب یا مناظرہ و مکالمہ کی بجائے ہر جگہ لوگوں کو بزورِ شمشیر اپنا ہم خیال بنانا چاہا۔ اس جبر و تشدد کا ردِ عمل لازمی تھا۔ چنانچہ وہابیت دلوں میں گھر نہ کر سکی۔ اور لوگ اس سے متنفر ہوتے گئے۔ مکہ معظمہ، مدینہ منورہ اور کربلائے معلےٰ میں وہابیوں نے جو حد درجہ قابلِ اعتراض حرکتیں کی تھیں۔ انہوں نے مسلمانوں کے ہر طبقے کو رنجیدہ و مشتعل کر دیا تھا" (امروز لاہور)

وہابی مذہب کا آغاز

محمد بن عبدالوہاب نجدی نے ملت اسلامیہ میں فتنہ و انتشار پھیلانے کے لئے جو نیا مذہب ایجاد کیا۔ اس کی بنیاد ابن تیمیہ کے عقائد باطلہ پر تھی۔ جیسا کہ اوپر ذکر ہو چکا۔ اور اس کے اس نئے مذہب سے خود اس کے گھر والے حتیٰ کہ باپ اور بھائی بھی بیزار تھے۔ چنانچہ لکھا ہے کہ۔ "محمد بن عبدالوہاب نے، توحید کی دعوت دی۔ بس پھر کیا تھا مخالفت کا سیلاب امنڈ آیا۔ اعزہ و اقرباء درپئے آزار ہو گئے خود باپ کو بھی یہ (وہابیانہ وباغیانہ) ادا پسند نہ آئی۔" (محمد بن عبدالوہاب مصنفہ مسعود عالم ندوی صـ۲۳) "شیخ (ابن عبدالوہاب) کے بھائی سلیمان بن عبدالوہاب ان کے مخالف تھے اور ان کی تردید میں رسالے بھی لکھے سلیمان بن عبدالوہاب کا رسالہ الصواعق الالٰہیہ فی الرد علے الوہابیہ کے نام سے چھپا ہوا ملتا ہے" (مختصراً محمد بن عبدالوہاب صـ۳۸)

وہابی مذہب کے نمونے

"جو شخص مردوں (انبیاء علیہم السلام و اولیاء کرام علیہم الرضوان) کو پکارتا۔ (یا رسول اللہ۔ یا شیخ

عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ کہتا) ہے ان سے ضرورتوں کو پورا کرنے اور مصیبتوں کو دور کرنے کی درخواست کرتا ہے تو وہ کافر و مشرک ہے اس کا خون بہانا اور مال لوٹنا حلال ہے۔ اگرچہ وہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہتا۔ نماز پڑھتا روزے رکھتا اور اپنے کو مسلمان سمجھتا ہے" (محمد بن عبدالوہاب صـ۱۶۳)

۱ روضے گرانا

مذہب نامہذب وہابیت کے بانی اور نام نہاد توحید۔ تحریک جہاد کے علمبردار محمد بن عبدالوہاب نجدی اور اس کے متبعین نے نہ کبھی کافروں، مشرکوں کے ساتھ جہاد کیا۔ نہ کسی بت خانہ کو پاش پاش کیا۔ ان کے جہاد کی حقیقت صرف یہی ہے کہ محبوبان خدا انبیاء و اولیاء کی عظمت و شان پر حملے کرنا۔ ان کے مزاراتِ شریفہ کو شہید کرنا اور مسلمانوں کو بلاوجہ کافر و مشرک بنا کر ان کو تہ تیغ کرنا۔ چنانچہ سب سے پہلے حضرت زید بن خطاب رضی اللہ عنہ (جو یوم یمامہ میں شہید ہوئے تھے) کے نام سے مقام جبلیہ میں جو قبر مبارک تھی محمد بن عبدالوہاب نے ہتھوڑا لے کر اپنے ہاتھ سے اس کے قبہ کو گرا کر زمین کے برابر کر دیا (محمد بن عبدالوہاب صـ۲۶)

کربلا معلیٰ پر حملہ

۱۲۱۶ھ کو سعود بن عبدالعزیز نجدی تمام نجد جنوب۔ حجاز اور تہامہ سے ایک لشکر جرار لے کر کربلا کے ارادہ سے چلا۔ اور "بلد الحسین" کے باشندوں پر حملہ کیا اور نجدیوں وہابیوں نے اس پر دھاوا بول دیا۔ اس کی دیواروں پر چڑھ گئے اور زبردستی (گھروں میں) داخل ہو گئے۔ اور اکثر باشندوں کو گھروں اور بازاروں میں تہ تیغ کر دیا اور اس قبہ کو جو ان کے اعتقاد کے مطابق حسین رضی اللہ عنہ کی قبر پر بنایا گیا تھا منہدم کر دیا۔ قبہ اور اس کے آس پاس اور چڑھاوے کی تمام چیزیں لے لیں قبہ زمرد۔ یاقوت اور جواہر سے آراستہ تھا اور اس کے علاوہ شہر میں جو کچھ (مال و متاع و ہتھیار۔ لباس۔ سونا۔ چاندی۔ قیمتی مصاحف اور بے شمار چیزیں) ملا سب کچھ لوٹ لیا۔ اور کربلا کے باشندوں میں سے تقریباً

دو ہزار آدمی قتل کیے گئے (محمد بن عبدالوہاب ص۶۹)

مکہ مکرمہ ۱۸۰۳ء کو سعود بن عبدالعزیز (نجدی بادشاہ) ایک فاتح کی حیثیت سے مکہ مکرمہ داخل ہوا۔ تا آنکہ مکہ کے تمام مشاہد اور قبے زمین کے برابر کر دیئے گئے کعبہ کے جواہر اور قیمتی ذخیرے فاتحین (نجدی "مجاہدین") میں تقسیم کر دیئے گئے اور بعض مجاور قتل بھی کیے گئے۔ (محمد بن عبدالوہاب ص۷۳)

مدینہ منورہ پر حملہ "۱۸۰۴ء میں مدینہ منورہ فتح ہوا حسب دستور مدینہ منورہ میں عام قبروں کے قبے اور زیارت گاہیں منہدم کر دی گئیں۔ سعود کو قبہ (روضۂ نبوی) کھول کر جو کچھ ملا۔ اس نے اپنے قبضہ میں کر لیا۔ الخ

(۲)

اولیائے کرام اور دوسرے مسلمانوں کو کافر بنانا

ویسے تو نجدی وہابی اپنے مختصر فرقہ کے سوا تمام اہل اسلام کی تکفیر کرتے ہی ہیں۔ مگر جو اکابر اولیائے امت ہیں اتنے زبردست معاملے میں وہابی ان کا بھی کچھ لحاظ نہیں کرتے چنانچہ مذکور ہے۔ کہ "قد کفر الشیخ ابن العربی و ابن الفارض و امثالھما" بے شک ابن عبدالوہاب نے حضرت ابن عربی و ابن فارض اور ان جیسے دیگر اولیاء امت و بزرگان کی بھی تکفیر کی (کتاب محمد بن عبدالوہاب ص۱۵۴)

خود محمد بن عبدالوہاب کی کتاب التوحید کے متعدد مقامات میں مسلمانوں کو کافر، مشرک بدبخت اور خدا جانے کیا کیا بنایا گیا ہے۔ نمونہ کے طور پر صرف ایک عبارت مع ترجمہ ہدیۂ ناظرین ہے۔

ان اعداء اللہ لھم اعتراضات کثیرۃ علی دین الرسل یصدون الناس منھا قولھم نحن لا نشرک باللہ بل نشھد انہ لا یخلق ولا ینفع ولا یضر الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہ وان محمدا صلی اللہ علیہ وسلم لا یملک لنفسہ نفعا و لا ضرا فضلا من عبد القادر او غیرہ ولکن انا مذنب والصالحون لھم جاہ عند اللہ واطلب من اللہ بھم فجاوبہ بما تقدم وھو ان الذین قاتلھم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقرون بما ذکرت ومقرون ان اوثانھم لا تدبر شیئا" وانما ارادوا الجاہ والشفاعۃ"

(مجموعۃ التوحید ص۵۶ مطبوعہ ام القریٰ مکہ معظمہ سنہ ۲۳ھ بحکم ابن سعود)

(ترجمہ) دشمنانِ خدا کے بہت سے اعتراضات ہیں جن سے وہ لوگوں کو بہکاتے ہیں۔ ان کا ایک اعتراض یہ ہے کہ "ہم خدا کے ساتھ شرک نہیں کرتے بلکہ گواہی دیتے ہیں کہ خدا کے سوا پیدا کرنے، نفع اور نقصان پہنچانے والا کوئی نہیں اس کا شریک کوئی نہیں اور کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے نفع اور نقصان کے مالک نہیں ہیں چہ جائیکہ (حضرت الشیخ عبدالقادر جیلانی وغیرہ کے لئے یہ وصف ثابت ہو سکے) چونکہ میں گنہگار ہوں اور اللہ کے نزدیک صلحاء کا بڑا مرتبہ ہے اس لئے میں انکی طفیل سے خدا سے حاجات طلب کرتا ہوں" بس تو اس اعتراض کا جواب یہ دے کہ گذر چکا کہ اے معترض جس کا تو نے ذکر کیا اس کا وہ لوگ (مشرک) بھی اقرار کرتے تھے جن کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد کیا تھا وہ اقرار کرتے ہیں کہ ان کے بت کسی چیز کے مدبر نہیں ہیں اور وہ (تیری طرح) جاہ اور شفاعت ہی کا ارادہ رکھتے تھے" اس عبارت میں اس مسلمان کو مشرکین عرب سے شمار کیا گیا ہے۔

کتبِ درود شریف کا تلف کیا جانا

ابن سعود مذکور کے حکم سے ایک اور کتاب چھپ کر مفت تقسیم ہوئی جس کا نام الھدیۃ السنیۃ ہے اس میں ہے کہ

"ولا نامر باتلافِ شیءٍ من المؤلفاتِ اصلا الا ما اشتمل علے ما یوقع الناس فی الشرک کروضِ الریاحین وما یحصل بسببہ خلل فی العقائد کعلم المنطق فانہ قد حرمہ جمع من العلماء علے انالا نفحص عن مثل ذلک و کالدلائل"

(خلاصہ مطلب) ہم کسی کتاب کے تلف کرنے کا ہرگز حکم نہیں دیتے مگر ہاں ہم اس کتاب کو تلف کرا دیتے ہیں جن میں ایسے مضامین ہوں جو لوگوں کو شرک میں مبتلا کریں یا ان کے سبب سے عقائد میں خلل آتا ہو۔ جیسے روض الریاحین، اور دلائل الخیرات (یعنی ان کو تلف کرا دیا جاتا ہے۔)

(الہدیۃ السنیہ صفحہ ۴۵ و ۴۶ مطبوعہ المنار مصر ۱۳۴۲ھ)

دیکھئے دلائل شریف کو تلف کرنے کا صاف اعتراف ہے اس بہانہ سے کہ اس میں اول سے آخر تک کلمات درود شریف کے علاوہ توحید، عشق الٰہی اور محبت سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ولولہ انگیز درس موجود ہے اسی وجہ سے ہزاروں علماء صلحاء اور اولیائے کرام رحمۃ اللہ علیہم اس مقدس کتاب کو حرز جاں بنائے ہوئے ہیں

۳۔ اسلام کا چھٹا رکن

حضرت علامہ سید احمد زینی دحلان مکی قدس سرہ المکی (جن کی بزرگی و علم و فضل کے خود دیوبندی وہابی بھی معترف ہیں) اپنی کتاب مستطاب دُرر سنیہ فی الرد علی الوہابیہ میں فرماتے ہیں کہ "گروہ وہابیہ اپنے پیروؤں کے سوا کسی کو موحد نہیں جانتے محمد بن عبدالوہاب نے یہ نیا مذہب نکالا۔ اس کے بھائی شیخ سلیمان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

تھے اس پر فعل و قول میں سخت انکار فرماتے۔ ایک دن اس سے کہا اسلام کے کتنے رکن ہیں؟ بولا پانچ۔ فرمایا تو نے چھ کر دیئے۔ چھٹا یہ کہ جو تیری پیروی نہ کرے (وہابی نہ بنے) وہ مسلمان نہیں۔ یہ تیرے لئے اسلام کا رکن ششم ہے

(۴) درود و سلام سے انکار

اس کی خباثتوں سے ایک یہ ہے کہ ایک نابینا متقی مؤذن خوش آواز کو منع کیا کہ منارہ پر اذان کے بعد صلوٰۃ نہ پڑھا کرو۔ انہوں نے نہ مانا اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ پڑھی۔ اس پر اس نے ان کے قتل کا حکم دے کر شہید کرا دیا پھر بولا کہ رنڈی کی چھوکری اس کے گھر ستار بجانے والی اتنی گنہگار نہیں جتنا منارہ پر باآواز بلند نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے والا

(۵) فقہ شرعی سے منع کرنا

محمد بن عبدالوہاب اپنے پیروؤں کو کتب فقہ دیکھنے سے منع کرتا تھا۔ اس نے فقہ کی بہت سی کتابیں جلا دیں اور وہابیوں کو اجازت دے دی کہ ہر شخص اپنی سمجھ کے مطابق قرآن کے معنی گھڑ لیا کرے

(۶) کلمہ دوبارہ پڑھوانا

جب کوئی مسلمان خوشی سے یا جبراً وہابیوں کے مذہب میں آنا چاہتا اس سے پہلے کلمہ پڑھواتے پھر کہتے خود اپنے اوپر گواہی دے کہ اب تک تو کافر تھا۔ اور اپنے ماں باپ پر گواہی دے کہ وہ کافر مرے اور اکابر ائمہ سلف سے ایک جماعت کا نام لے کر کہتے ان پر گواہی دے کہ یہ سب کافر تھے۔ پھر اگر اس نے گواہیاں دے دیں۔ جب تو مقبول۔ ورنہ مقتول اگر ذرا انکار کیا مروا ڈالتے اور صاف کہتے.

کہ چھ سو برس سے ساری امت (اکابر آئمہ و علماء۔ اولیاء کرام و عوام مسلمین کافر تھے

۷۔ سر منڈوانا

ابن عبدالوہاب نجدی کو سر منڈوانے میں اتنا غلو تھا کہ اگر کوئی عورت بھی اس کے دین ناپاک میں داخل ہوتی۔ تو اس کا سر بھی منڈا دیتا۔ کہ زمانہ کفر کے بال ہیں۔ انہیں دور کرو۔ یہاں تک کہ ایک عورت نے اس کی یہ روش دیکھ کر کہا کہ جو مرد تیرے دین میں آتے ہیں ان کی داڑھیاں بھی منڈایا کرو کہ وہ بھی تو زمانہ کفر کے بال ہیں

۸۔ تقیہ کرنا

ابن عبدالوہاب آئمہ کے مذہب اور علماء کے اقوال پر طعن کرتا اور براہ تقیہ جھوٹ فریب سے حنبلی ہونے کا ادعا رکھتا۔ حالانکہ امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس سے بیزار ہیں۔ اس کی یہ چال ڈھال دیکھ کر جمیع مذاہب کے علماء مشرق و مغرب اس کے رہ پر کمر بستہ ہو گئے۔

۹۔ میلاد حرام ۱۰۔ درود شریف۔ ۱۱۔ دعا کیبعد درود ناجائز

حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے میلاد شریف پڑھنے اور اذان کے بعد حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ وسلم پر صلوٰۃ بھیجنے اور نماز کے بعد دعا مانگنے کو ناجائز بتاتا

۱۲۔ انبیاء و اولیاء کا وسیلہ حرام

انبیاء و اولیاء سے توسل کرنے والوں کو صراحۃً کافر کہتا۔ اور نبی کریم صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سے منع کرتا: چنانچہ اس کے منع کرنے کے باوجود مقام احساء کے جو حضرات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کے لئے گئے تھے جب واپس آئے تو اس نے ان کی داڑھیاں منڈوا دیں اور انہیں الٹا سوار کر کے درعیہ سے احسا پہنچایا۔

۱۳۔ بتوں والی آیات اہل اسلام پر پڑھنا

مشرکین کے متعلق نازل شدہ آیات کو مسلمانوں پر چسپاں کر کے انہیں کافر بنانا۔

۱۴۔ شان رسالت کی تنقیص

دلائل الخیرات شریف، درود شریف کی مشہور و مقبول کتابوں کو جلانا۔ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تنقیص شان کرنا۔ اور کہتا کہ وہ تو طارش (محض ایلچی۔ قاصد اور ڈاکیہ) ہیں۔

۱۵۔ نبی کو کوئی اختیار نہیں

یہ عصا محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) سے بہتر ہے کیونکہ اس سے سانپ مارنے اور دیگر ضروریات میں نفع حاصل کیا جاتا ہے۔ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو مر چکے ہیں۔ ان میں اصلاً کوئی نفع باقی نہیں رہا۔ (خاک بدہن گستاخ) ۱۲۱۷ھ ماہ ذیقعد میں جب نجدی طائف کے مالک ہوئے۔ تو انہوں نے چھوٹے بڑے حاکم محکوم سب اہل سنت کو قتل کر ڈالا۔ بچوں کو ماؤں کے سینے پر ذبح کیا۔ مال لوٹ لئے۔ عورتوں کو قید کر لیا۔ نیز اور بہت سی باتیں کیں جو باعث طوالت ہیں۔

(الدرر السنیہ مطبوعہ مصر (ملخصا)

ابن سعود کا کارنامہ

نجدی وہابیوں کے شاہ سعود کے باپ عبدالعزیز ابن سعود (علیہ ما علیہ) نے مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ کے قبرستان جنت المعلیٰ۔ جنت البقیع کے تمام مزارات و مقابر و مآثر کو گرایا اور ان پر غلاظت ڈالی حضرات اہل بیت و صحابہ کرام و بزرگانِ دین علیہم الرضوان کے کے روضہ ہائے مقدسہ کی سخت توہین و بے حرمتی کی۔ سیدہ آمنہ (والدہ محبوبِ خدا علیہ الصلوٰۃ والسلام) کے مزار مقدس کو توہیناً گرایا۔ قبہ مولد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ قبہ حضرت خاتون جنت رضی اللہ عنہا کو بہت بری طرح مسمار کیا سیدہ ام المومنین خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے مزار پاک کو سخت توہین کے ساتھ گرایا۔ اس پر بندوقیں چلائیں۔ غلاظت ڈالی اور کہا اپنی پوجا کرواتی رہی ہے اب اٹھ کر ہمارا مقابلہ کر۔ خلیفۂ ثالث سیدنا عثمان ذی النورین رضی اللہ عنہ کا مزار مقدس منہدم کیا۔ حضرت شیر خدا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کے مزار شریف اور مسجد کو شہید کیا۔ اس کے علاوہ مسجد ابوقبیس، مسجد بلال وغیرہا بھی گرا دیں۔ اِنّا لِلّٰہ وَاِنّا اِلیہ راجعون

(انوار آفتاب صداقت)

اس کے مزید ابحاث فقیر کی کتاب "ابلیس تا دیوبند" دیکھئے۔

ہندو پاکستان میں وہابیت کا داخلہ

غیر منقسم ہندوستان میں وہابی تحریک کے بانی و سربراہ غیر مقلد و دیوبندی و مودودی حضرات کے پیشوا مولوی اسماعیل دہلوی ہیں۔ توہین شان الوہیت و اہانت شانِ رسالت و ولایت اور محبوبانِ خدا کے خلاف عناد و خبثِ باطنی کا زندہ ثبوت موجود ہے۔ ہندوستان میں ان کی تحریک نجدی وہابی تحریک ہی کی شاخ تھی۔ چنانچہ ڈاکٹر عاشق بٹالوی لکھتے ہیں "جہاں تک ہندوستان کا تعلق ہے ہم کہہ سکتے

ہیں کہ سید احمد بریلوی اور اسماعیل شہید کی تحریک پر یقیناً نجد کی وہابیت کے کافی اثرات تھے۔ شاہ اسماعیل شہید و سید احمد بریلوی (اسماعیل کے پیر) نے حج سے واپس آکر اپنے آپ کو غیر مقلد ظاہر کیا تھا (روزنامہ "امروز" لاہور ۴ اگست ۱۹۵۶ء) نیز پادری ہیوجیز لکھتا ہے کہ "(محمد بن) عبدالوہاب کے جانشینوں نے وہابیت کے اصول سید صاحب کو تعلیم کئے اور انہیں بتا دیا کہ مذہبی روح لوگوں میں پھونکنے کے بعد یہ کامیابی ہوتی ہے اور یوں ملک ہاتھ لگتے ہیں۔"

(حیات طیبہ صـ۱۲۵)

اسماعیل دہلوی کا تعارف

اسماعیل دہلوی شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کا بھتیجا تھا۔ اور شاہ عبدالعزیز صاحب کا خاندان علم و فضل میں ہندوستان میں مشہور ہے۔ آپکے ہاں اہل سنت کے معمولات رائج تھے چنانچہ اس خاندان کو سمجھنے کے لئے فقیر کی کتاب "التحقیق الجلی فی مسلک شاہ ولی" کا مطالعہ کیجئے۔

شاہ عبدالعزیز نے جب اسماعیل کے طور بدلتے دیکھے تو آپ نے اسے اپنی جائیداد سے محروم کر کے عاق کر دیا اور اپنی جائیداد کا مالک اپنے نواسوں کو بنایا پھر مرتا کیا نہ کرتا۔ اس نے نجدی تحریک کو اپنایا۔ سب سے پہلے اس محمد بن عبدالوہاب نجدی کی شائع کتاب کی اور مولوی اسماعیل دہلوی نے اپنے مقتدا محمد بن عبدالوہاب کی پیروی اور جانشینی کا خوب حق ادا کیا اور اسی تقویۃ الایمان کی تصدیق و توثیق علما نے دیوبند نے کی جیسا کہ فتاویٰ رشیدیہ جلد ۱ صـ۲۰ پر مرقوم ہے۔ پھر جس طرح محمد بن عبدالوہاب کے خلاف اس زمانہ کے علماء اہل سنت نے آواز اٹھائی اور اس کا رد کیا اسی طرح مولوی اسمٰعیل دہلوی مصنف تقویۃ الایمان کے خلاف

بھی اس دور کے علماءِ حق نے شدید احتجاج کیا اور ان کے مسلک پر سخت نکتہ چینی کی
تقویۃ الایمان کے رد میں کئی رسالے شائع ہوئے جس کی تفصیل فقیر نے اپنی کتاب
"التحقیق الجلیل فی تحریک اسماعیل القتیل" میں عرض کر دی ہے۔ باوجودیکہ تقویۃ الایمان
نامی کتاب "گستاخیوں اور بے ادبیوں سے پر ہے لیکن دیوبندیوں اور وہابیوں کے
نزدیک یہ کتاب قرآن سے کچھ کم نہیں۔ پھر اسی تقویۃ الایمان کے طریق پر وہابیوں،
دیوبندیوں نے شانِ نبوت و ولایت بلکہ شانِ الوہیت میں صریح الفاظ میں گستاخیاں
اور بے ادبیاں تحریر کیں۔ جنہیں پڑھ سن کر اہلِ ایمان و اسلام کا کلیجہ پھٹنے کو آتا ہے
دیوبندیوں اور وہابیوں کی تمام اصل عبارتیں مع تبصرہ جات فقیر اویسی غفرلہ
نے رسالہ دیوبندی اور بریلوی میں فرق" میں عرض کر دیا ہے۔ یہاں پر دیوبندیوں اور
وہابیوں کی علامات بیان کرنا مطلوب ہے۔ اسی لئے ان کی علامات پر اکتفا کرتا ہوں
!

نجدیوں سے وہابیوں دیوبندیوں کا گٹھ جوڑ

محمد بن عبدالوہاب اور نجدی تحریک کی وراثت وہابیوں دیوبندیوں کو نصیب
ہوئی۔ غیر مقلدین تو اسی تحریک کی سعادت پر نازاں ہیں ہی لیکن دیوبندیوں کو
لفظاً انکار ہے مگر عملاً و اعتقاداً نجدی تحریک کے نقشِ قدم پر چلنے کو اپنا دین و
مذہب اور اسی میں اپنی نجات اور کامیابی سمجھتے ہیں۔ چنانچہ نجدی عقائد و مسائل
دیوبندی پارٹی نہ صرف مانتی ہے بلکہ ان کا اوڑھنا بچھونا ہی نجدی وہابی مذہب
ہے۔ تفصیل فقیر کی کتاب ابلیس تا دیوبند میں ہے۔

یہاں پر دیوبندیوں کے قطب عالم رشید احمد گنگوہی کے ایک حوالہ پر
اکتفا کرتا ہوں۔

محمد ابن عبدالوہاب کے مقتدیوں کو وہابی کہتے ہیں۔ ان کے عقائد عمدہ تھے

اور مذہب ان کا حنبلی تھا۔ البتہ ان کے مزاج میں شدت تھی اور ان کے
مقتدی اچھے ہیں۔ مگر ہاں جو حد سے بڑھ گئے ان میں فساد آگیا ہے اور
اور عقائد سب کے متحد ہیں اعمال میں فرق حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی ہے۔"
رشید احمد (فتاویٰ رشیدیہ جلد اول کتاب التقلید صفحہ ۱۱)

دیوبندیوں وہابیوں کے مذہبی آباء و اجداد دورِ رسالت میں اور انکے علامات

(۱)

حدیث شریف میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک موقع پر مال تقسیم
فرما رہے تھے فَجَاءَ رَجُلٌ كَثُّ اللِّحْيَةِ مُشْرِفُ الْوَجْنَتَيْنِ غَائِرُ الْعَيْنَيْنِ
نَاتِئُ الْجَبِيْنِ مَحْلُوقُ الرَّأْسِ مُشَمَّرُ الْإِزَارِ فَقَالَ اِتَّقِ اللّٰهَ يَا مُحَمَّدُ"
پس ایک شخص آیا جس کی گھنی داڑھی۔ اونچے اونچے رخسار، گہری آنکھیں
ابھری ہوئی پیشانی منڈا ہوا سر، اور اونچا تہبند تھا۔
کسی شاعر نے وہابی دیوبندی کی نشانیوں کو ایک شعر میں یوں بیان کیا ہے
کہ ؎ سیہ رو، تند خو اور سر منڈا اور سراسر فتنہ
یہ گستاخِ نبی کا مختصر سا ایک خاکہ ہے
اس نے کہا اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ سے ڈر (معاذ اللہ)
حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب میں ہی اللہ کی نافرمانی کروں (معاذ اللہ)
تو پھر اس کی فرمانبرداری کون کرے گا؟ اللہ نے مجھے اہلِ زمین پر امین (قاسم خزائن)
بنایا ہے۔ اور تم مجھے امین نہیں سمجھتے۔ پس ایک مرد (فاروق اعظم رضی اللہ عنہ) نے اس
گستاخ کو قتل کرنے کی اجازت چاہی۔ مگر حضور نے انہیں منع فرما دیا۔ اور جب
پھرا تو نبی غیب دان صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اِنَّ مِنْ ضِئْضِئِ هٰذَا قَوْمًا يَقْرَؤُنَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الْاِسْلَامِ مُرُوْقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ فَيَقْتُلُوْنَ اَهْلَ الْاِسْلَامِ وَيَدَعُوْنَ اَهْلَ الْاَوْثَانِ (الحدیث) یعنی اس کی اصل سے ایک قوم ہوگی جو قرآن پڑھیں گے لیکن وہ ان کے حلقوں سے تجاوز نہ کرے گا یعنی دلوں پر اثر نہ ہوگا ۔) دین سے اس طرح خارج ہوں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے مسلمانوں کو قتل کریں گے اور بت پرستوں کو چھوڑ دیں گے (مسلم شریف صفحہ ۳۴۰ مشکوٰۃ شریف صفحہ ۵۳۵ ۔)

اس حدیث پاک کی (شرح از فقیر اویسی)

اس حدیث پاک میں جو نشانیاں بتائی گئی ہیں وہابی دیوبندیوں پر پوری طرح صادق آتی ہیں۔ ان کا حلیہ ہو بہو اس آنے والے کے ساتھ ملتا ہے اور اسی کی طرح یہ شان رسالت میں زبان درازی و نکتہ چینی کرتے ہیں۔ حضور فرماتے ہیں مجھے اللہ نے امین بنایا ہے۔ خزانوں کی کنجیاں عطا فرمائی ہیں اور میں رب کی نعمتیں تقسیم فرماتا ہوں (کمافی الاحادیث) مگر وہابی نہیں مانتے اور کہتے ہیں "جس کا نام محمد ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں (تقویۃ الایمان بلفظہٖ) حضور نے فرمایا وہ قرآن پڑھیں گے دیکھ لیجئے ان لوگوں کو اپنی قرآن خوانی و قرآن دانی کا کتنا دعویٰ ہے۔ کس طرح قرآن قرآن پکارتے ہیں لیکن چونکہ قرآن صرف ان کی زبان پر ہے دل میں نہیں ہے۔ اس لئے یہ لوگ قرآن پڑھ کر الٹے ترجمے سناتے۔ شان نبوت و ولایت کی تحقیر کرتے بتوں اور مشرکوں کے بارہ میں نازل شدہ آیات کو حضرات انبیاء و اولیاء اور مسلمانوں پر بلا تکلف چسپاں کرتے ہیں۔ اور جب ان کو قرآن دانی کا نشہ زیادہ چڑھ جائے تو یہ لوگ فقہ شریف کے ساتھ حدیث پاک کا بھی انکار کر کے منکر حدیث (چکڑالوی) بن جاتے ہیں جیسا کہ عبداللہ چکڑالوی وہابی نے منکر حدیث

ہو کر قرآن کی آڑ میں فتنہ انکار حدیث کھڑا کر دیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ وہ مسلمانوں کو قتل کریں گے اور بت پرستوں کو چھوڑ دیں گے۔ دیکھ لیجئے یہ لوگ شروع ہی سے مسلمانوں کے ساتھ تو لڑتے جھگڑتے آئے ہیں لیکن دشمنانِ اسلام ہندو۔ سکھ، انگریز کے ساتھ ان کے گہرے تعلقات تھے اور ہیں۔ اس کی تفصیل آئندہ اوراق میں ملاحظہ فرمائیں۔

فائدہ :۔ جس شخص کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جھڑکا اس کا نام حرقوص بن زہیر تھا۔ اور ذوالخویصرہ کے نام سے مشہور تھا۔

اور آیت

ومنھم من یلمزك فی الصدقات	اور ان میں کوئی وہ ہے جو صدقے بانٹنے
فان اعطوا منھا رضوا	میں تم پر طعن کرتا ہے تو اگر ان میں سے
وان لم یعطوا منھا اذا ھم	کچھ ملے تو راضی ہو جائیں اور نہ ملے تو
یسخطون۔ ولو انھم رضوا ما	جب ہی وہ ناراض ہیں اور کیا اچھا ہوتا
اتاھم اللّٰہ ورسولہ وقالوا حسبنا	اگر وہ اس پر راضی ہوتے جو اللہ
اللّٰہ سیؤتینا اللّٰہ من فضلہ و	اور اس کے رسول نے ان کو دیا
رسولہ انا الی اللّٰہ راغبون	اور کہتے ہیں اللہ کافی ہے اب دیتا
(پ۱۰ سورۃ توبہ)	ہے ہمیں اللہ اپنے فضل سے اور
	اللہ کا رسول ہمیں اللہ ہی کی طرف
	رغبت ہے۔

اسی کے حق میں نازل ہوئی اور اس کے متعلق کتب احادیث میں مختلف مواقع پر ذکر آیا ہے۔ مثلاً مشکوٰۃ شریف میں باب قتل الردۃ اور باب المعجزات میں اور بخاری شریف و مسلم شریف و دیگر کتب میں اس کے متعلق روایات آئی ہیں۔

خارجیت نجدیت ، وہابیت ، دیوبندیت کا اصل یہی ہے یعنی آنے والی نسلوں کے لئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بے ادبی اور گستاخی کا بیج اسی نے بویا حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کی نسل سے اور لوگ پیدا ہوں گے جو شکل وصورت میں اسی شخص کا پورا نمونہ ہوں گے اور گستاخی اور بے ادبی میں اسی شخص کے نقش قدم پہ چلیں گے اور بحمدہ تعالیٰ یہ ہر دو نوں باتیں خوارج ۔ نجدی ۔ وہابی ۔ دیوبندی میں پائی جاتی ہیں

(سوال) تم نے لکھا ہے کہ خوارج وغیرہ اسی کی نسل سے ہیں حالانکہ شاہ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہٗ نے لمعات شرح مشکوٰۃ میں لکھا کہ لم یکن فی الخوارج قوم من نسل ذی الخویصرۃ (حاشیہ مشکوٰۃ ص۵۳۵ وکذا فی المرقات ص۴۵۸

ترجمہ:۔ خوارج میں کوئی بھی ذوالخویصرہ کی نسل سے نہیں ۔

(جواب اوّل) احادیث کے ماہر کو معلوم ہے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ فرمایا وہ لازماً اور ضرور ہو کر رہیگا۔ اور یہ بھی حاذق فن پر واضح ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر ارشاد گرامی جمیع حقائق کا جامع ہوتا ہے اسی لئے اس روایت میں بھی اس شخص کی ہر قسم کی اولاد مراد ہو گی یعنی حقیقی اولاد اور معنوی اولاد تو ضرور ہے چنانچہ مرقات شرح مشکوٰۃ ص۴۵۸ جلد ۱۱ میں ہے ۔ کہ ان من الاصل الذی ھو منہ فی النسب او من الاصل الذی ھو علیہ فی المذھب : یعنی اصل سے مراد یہ ہے کہ جس برادری سے ذوالخویصرہ پیدا ہوا۔ اسی نسل سے یہی خوارج وغیرہ ہوں گے یعنی اصل سے اس کا مذہب مراد ہے کہ آنے والے لوگ اسی کے مذہب پر ہوں گے چنانچہ خوارج وغیرہ اسی کے مذہب کے مطابق ہیں اور حقیقی اولاد اگرچہ خوارج نہیں

[illegible] چنانچہ ذوالخویصرہ قبیلہ بنو تمیم سے ہے اور محمد بن عبدالوہاب نجدی بھی اسی قبیلہ سے ہے چنانچہ عرب کے مشہور مورخ علامہ زینی دحلان اپنی کتاب الدرر ص۵۱ میں لکھتے ہیں۔

واصرح من ذالک ان ھذا المغرور محمد ابن عبدالوھاب من تمیم فیحتمل انہ من عقب ذی الخویصرۃ التمیمی الذی جاء فیہ حدیث البخاری عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہٗ (الدرر ص۵۱)

اور سب سے زیادہ واضح بات یہ ہے کہ ابن عبدالوہاب نجدی کا سلسلہ نسب بنی تمیم سے ہے اس لئے کچھ بعید نہیں ہے کہ وہ ذوالخویصرہ تمیمی کی نسل سے ہو جس کے متعلق بخاری شریف میں ہے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث منقول ہے۔

فائدہ :۔ خلاصہ یہ کہ محدثین کرام رحمہم اللہ تعالیٰ کی تحقیق سے ثابت ہوا کہ ذوالخویصرہ کی اولاد حقیقی اور معنوی ہر دو نوں نے دین اسلام کو نقصان پہنچایا اور روز روشن کی طرح واضح ہوا کہ دین میں داخل ہو کر بے دین ہوتے والوں کی ابتداء ایسے ہی لوگوں سے ہوئی ہے جنہیں منافق کہا جاتا ہے جو نماز روزہ اور دین کے سب کام کرنے والے تھے۔ لیکن اس کے باوجود انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مبارک میں توہین کی ذوالخویصرہ کے جن ہمراہیوں کا ذکر حدیث شریف میں آیا ہے ان سے مراد وہی لوگ ہیں جنہوں نے ذوالخویصرہ کی طرح شان رسالت میں گستاخیاں کیں خواہ جس رنگ میں ابھرے ۔ اسلام میں یہ پہلا گروہ خارجیوں کا ہے یہی گروہ اہل حق کو کافر و مشرک کہہ کر ان سے قتال و جدال کو جائز قرار دیتا ہے۔ چنانچہ سب سے پہلے حضرت علی اور آپ کے ہمراہیوں کو خارجیوں

نے معاذ اللہ کافر قرار دیا اور خلیفۂ برحق سے خلافت کی اور اہلِ حق کے ساتھ جدال و قتال کیا حتیٰ کہ عبدالرحمٰن بن ملجم خارجی کے ہاتھوں حضرت علیؓ شہید ہوئے۔ اسی بدبخت گروہ کے فتنوں کی خبر زبانِ رسالت نے سر زمین نجد میں ظاہر ہونے کے متعلق دی اور فرمایا ھنالک الزلازل والفتن الخ اس کی تشریح ہم آگے چل کر عرض کریں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ

(خطرہ)

ذوالخویصرہ مذکور کی اولاد کا سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو سب سے بڑا خطرہ ظاہر فرمایا ہے وہ یہ کہ اس کے مذہب کے پیروکار بالآخر دجال لعین کے ساتھ مل کر امت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو تباہ و برباد کریں گے چنانچہ مشکوٰۃ جلد اول کتاب القصاص باب قتل اہل الردۃ میں بحوالہ نسائی حضرت ابوبرزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام ایک بار کچھ مالِ غنیمت تقسیم فرما رہے ہیں۔ ایک شخص نے پیچھے سے عرض کیا یا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ نے اس تقسیم میں انصاف نہ کیا۔ حضور علیہ السلام نے غضبناک ہوکر فرمایا کہ ہمارے بعد تم کو ہم سے بڑھ کر کوئی عادل نہ ملیگا پھر فرمایا کہ آخر زمانہ میں ایک قوم ان سے پیدا ہوگی جو قرآن پڑھیں گے مگر قرآن ان کے حلق سے نیچے نہ اترے گا۔ اور اسلام سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے پھر فرمایا۔ سِیْمَاھُمُ التَّحْلِیْقُ لَا یَزَالُوْنَ یَخْرُجُوْنَ حَتّٰی یَخْرُجَ اٰخِرُھُمْ مَعَ الدَّجَّالِ فَاِذَا لَقِیْتُمُوْھُمْ ھُمْ شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِیْقَۃِ یعنی ان کی پہچان سرمنڈوانا ہے۔ یہ نکلتے ہی رہیں گے۔ یہاں تک کہ ان کی آخری جماعت دجال کے ساتھ ہوگی اگر تم ان سے ملو تو جان لو کہ وہ تمام خلقت میں بدترین ہیں۔

محدثِ کبیر امام ابویعلیٰ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کی تخریج فرمائی اور صاحب ابریز نے اسے اپنی کتاب میں نقل کیا:

حضرت انس بیان کرتے ہیں کہ مدینے میں ایک بڑا ہی عابد و زاہد نوجوان تھا ہم نے ایک دن حضور سے اس کا تذکرہ کیا۔ حضور اسے نہیں جان سکے پھر اس کے حالات و اوصاف بیان کیے جب بھی حضور اسے نہیں پہچان سکے یہاں تک کہ ایک دن وہ اچانک سامنے آگیا۔ جیسے ہی اس پر نظر پڑی ہم نے حضور کو خبر دی کہ یہ وہی نوجوان ہے حضور نے اس کی طرف دیکھ کر ارشاد فرمایا میں اس کے چہرے پر شیطان کے دھبے دیکھتا ہوں اتنے میں وہ حضور کے قریب آیا اور سلام کیا۔ حضور نے اس سے مخاطب ہوکر فرمایا کیا یہ بات صحیح نہیں ہے کہ تو ابھی اپنے دل میں یہ سوچ رہا تھا کہ تجھ سے بہتر یہاں کوئی نہیں ہے

عن انس قال کان فینا شاب ذو عبادۃ و زھد و اجتھاد فسمیناہ لرسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فلم یعرفہ و وصفناہ بصفتہ فلم یعرفہ فبینما نحن کذالک اذا قبل فقلنا یارسول اللہ ھو ھذا فقال انی لاری علی وجھہ سفعۃ من الشیطان فجاء فسلم فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجعلت فی نفسک ان لیس فی القوم خیر منک فقال اللھم نعم ثم ولی فدخل المسجد فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من یقتل الرجل فقال ابوبکر انا فدخل فاذا ھو قائم یصلی فقال ابوبکر کیف اقتل رجلا وھو یصلی وقد نھانا النبی صلی اللہ

عليه وسلم عن قتل المصلين فقال
رسول الله صلى الله عليه
وسلم من يقتل الرجل فقال
عمر انا يا رسول الله فدخل
المسجد فاذا هو ساجد فقال
مثل ما قال ابو بكر واراد لا
رجعن فقد رجع من هو خير
منى فقال رسول الله صلى الله
عليه وسلم مه يا عمر فذكر
له فقال رسول الله صلى الله
عليه وسلم من يقتل الرجل
فقال على انا فقال انت تقتله
ان وجدته فدخل المسجد
فوجده قد خرج فقال اما و
الله لو قتله لكان اولهم و
اخرهم ولما اختلفا فى
امتى اثنان-اخرجه ابن ابى
شيبه (ابریز شریف ص۲۷۷)
حجۃ اللہ علی العالمین ص۵۵۵
مطبوعہ قدیم
وجدید ص

اس نے جواب دیا۔ ہاں
اس کے بعد جیسے ہی وہ مسجد کے اندر
داخل ہوا حضور نے آواز دی کہ
کون اسے قتل کرتا ہے۔ حضرت ابو بکر
نے جواب دیا۔ میں۔ جب اس ارادہ
سے وہ مسجد کے اندر گئے تو اسے
نماز پڑھتا (دیکھ کر) واپس لوٹ آئے اور
اپنے دل میں خیال کیا کہ ایک
نمازی کو کیسے قتل کروں جبکہ حضور نے
نمازی کے قتل سے منع کیا ہے پھر حضور
نے آواز دی کون اسے قتل کرتا ہے
حضرت عمر نے جواب دیا میں۔ جب وہ
مسجد کے اندر گئے تو اس وقت نوجوان
سجدہ کی حالت میں تھا۔ وہ بھی اسے
نماز پڑھتا دیکھ کر حضرت ابو بکر کی
طرح واپس لوٹ آئے۔ پھر حضور
نے آواز دی کہ کون اسے قتل کرتا ہے
حضرت علی نے جواب دیا۔ میں۔ حضور
نے فرمایا۔ تم اسے ضرور قتل کر دو گے
بشرطیکہ وہ تمہیں مل جائے لیکن جب
حضرت علی مسجد کے اندر داخل ہوئے

تو وہ جا چکا تھا حضور نے ارشاد فرمایا۔
اگر تم اسے قتل کر دیتے تو میری امت

کے جملہ فتنہ پردازوں میں سے یہ پہلا اور آخری شخص ثابت ہوتا۔ میری امت کے دو افراد بھی آپس میں کبھی نہ لڑتے۔

فائدہ:- اس طرح کے ملتے جلتے واقعات خصائص کبری ص۱۴۷ ج ۲ و فتح الباری ص۲۶۴ ج ۱۳ اور حجۃ اللہ علی العالمین ص۵۵۵ میں بھی ہیں ان سب کا مفہوم ایک ہے

تبصرہ از اویسی غفرلہٗ

واقعہ مذکورہ پر غور کیجئے کہ شخص مذکور شرعی احکام کا کتنا بڑا پابند تھا لیکن حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہِ کرم اور آپ کے عشق و پیار سے یکسر خالی تھا اسی لئے حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو بار بار متوجہ کرنے کے باوجود آپ نے اس کی جان پہچان سے انکار فرما دیا۔ اگرچہ باطنی طور پر آپ اس کے حالات سے پوری طرح واقف تھے۔ چنانچہ جب وہ شخص حاضر ہوا تو آپ نے فرما دیا کہ "انی لاری علی وجهه سفعة من الشيطان" یعنی میں اس کے چہرے پر شیطانی دھبے دیکھتا ہوں اور اسے مخاطب ہو کر اس کے اندرونی مرض (بغض و دشمنی نبوت) کا پتہ بھی دے دیا۔ چنانچہ اس کے ساتھ خطاب کے الفاظ مبارکہ یہ تھا کہ اجعلت فی نفسک ان لیس فی القوم خیر منک فقال اللهم نعم یعنی کیا تو نے ابھی دل میں یہی سوچا کہ تجھ سے بہتر و برتر کوئی نہیں

اس کے منہ سے نکلا ہاں یہی خیال تھا۔

ناظرین :۔ غور فرمائیں کہ ہمارے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کی وسعت کتنی ہے کہ نہ صرف ہر بندے کے حالات سے باخبر ہیں بلکہ آپ ہر ایک کے اندرونی معاملات کو بھی خوب جانتے ہیں اس کی مزید تفصیل فقیر کے رسالے علم غیب میں ہے۔

پھر غور کیجئے کہ اس شخص کے اتنا بہت بڑے زہد و تقوی کے باوجود رحمۃ للعلمین امت کے غم میں ساری رات رونے والے کریم رحیم شفیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے قتل کرنے کا حکم صادر فرمایا۔ اور نہ صرف ایک بار بلکہ بار بار اور وہ بھی جلیل القدر صحابہ اور خلفائے راشدین جیسی شخصیات کو۔ پھر جب وہ قتل نہ ہوسکا تو افسوس فرماتے ہوئے فرمایا " اما واللہ لو قتلتہ لکان اولھم و آخرھم ولما اختلفا فی امتی اثنان یعنی اگر وہ قتل کیا جاتا تو ملاقی بسبیل اللہ فساد" کا یہی پہلا اور آخری مقتول ہوتا اور تا قیامت مذہبی جھگڑا اور اختلاف بھی دنیا سے اٹھ جاتا۔

اس سے صرف ناظرین کرام کو سوچ بچار کی دعوت دیتا ہوں اور بس

مشتے نمونہ خروارے

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ایسے گستاخوں کی کمی نہیں۔ ہر ایک کے واقعہ لکھنے سے کتاب طویل ہوجائے گی، چند نمونے کے طور پر واقعات لکھ دیئے ہیں اور ان کے زہد و تقوٰی اور علم و عمل اور پھر نبوت کی گستاخی بھی عرض کر دی ہے۔ انہیں شریعت اسلامی کی اصطلاح میں منافق کہا جاتا ہے ان کے تفصیل حالات کتاب "ابلیس تا دیوبند" دیکھئے ذیل میں ہم ان منافقین کے عقائد کی جھلک دکھاتے

انکار از علم رسول صلی اللہ علیہ وسلم

۱۔ تفسیر خازن پارہ ۴ زیر آیت مَا کَانَ اللّٰہُ لِیَذَرَ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلٰی مَا اَنْتُمْ عَلَیْہِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ عَلَیْہِ السَّلَامُ عُرِضَتْ عَلَیَّ اُمَّتِیْ فِیْ صُوَرِھَا فِی الطِّیْنِ کَمَا عُرِضَتْ عَلٰی اٰدَمَ وَاُعْلِمْتُ مَنْ یُّؤْمِنُ بِیْ وَمَنْ یَّکْفُرُ بِیْ فَبَلَغَ ذٰلِکَ الْمُنَافِقِیْنَ قَالُوْا اِسْتِھْزَاءً زَعَمَ مُحَمَّدٌ اَنَّہٗ یَعْلَمُ مَنْ یَّکْفُرُ مِمَّنْ لَمْ یُخْلَقْ بَعْدُ وَنَحْنُ مَعَہٗ وَمَا یَعْرِفُنَا فَبَلَغَ ذٰلِکَ رَسُوْلَ اللّٰہِ عَلَیْہِ السَّلَامُ فَقَامَ عَلَی الْمِنْبَرِ فَحَمِدَ اللّٰہَ وَاَثْنٰی عَلَیْہِ ثُمَّ قَالَ مَا بَالُ اَقْوَامٍ طَعَنُوْا فِیْ عِلْمِیْ لَا تَسْئَلُوْنِیْ عَنْ شَیْءٍ فِیْمَا بَیْنَکُمْ وَبَیْنَ السَّاعَۃِ اِلَّا اَنْبَأْتُکُمْ بِہٖ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ ہم پر ہماری امت پیش فرمائی گئی اپنی اپنی صورتوں میں مٹی میں جس طرح کہ حضرت آدم پر پیش ہوئی تھی ہم کو بتا دیا گیا کون ہم پر ایمان لاوے گا اور کون کفر کرے گا یہ خبر منافقین کو پہنچی۔ تو وہ ہنس کر کہنے لگے کہ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ان کو لوگوں کی پیدائش سے پہلے ہی کافر و مومن کی خبر ہوگئی ہم تو اس کے ساتھ ہیں اور ہم کو نہیں پہچانتے یہ خبر حضور علیہ السلام کو پہنچی تو آپ منبر پر کھڑے ہوئے اور خدا کی حمد و ثنا کی۔ پھر فرمایا کہ قوموں کا کیا حال ہے کہ ہمارے علم میں طعنے کرتے ہیں۔

۲۔ اخرج البیہقی و ابو نعیم عن موسیٰ بن عقبۃ و عروۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قدم من غزوۃ بنی المصطلق فلما کان قرب المدینۃ ھاجت ریح تکاد تدفن فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فبثت ھذہ الریح لموت منافق فلما قدمنا المدینۃ اذھو قد مات فلما قدمنا المدینۃ اذھو مات عظیم من عظماء المنافقین ھو رفاعۃ

بنو زید: فهبت الریح آخر النهار فجمع الناس ظہرهم
وفقدت راحلة رسول الله صلی الله علیه وسلم من بین الابل
فسعی الرجال یلتمسونها فقال رجل من المنافقین فی مجلس من
الانصار ان محمداً (صلی الله علیه وسلم) یحدثنا بما هو اعظم من
شان الناقة الله یحدثه الله بمکان راحلته ثم قام المنافق
وترکهم فعمد لرسول الله صلی الله علیه وسلم یستمع الحدیث
قدحدث حدیثه فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم
والمنافق یسمع ان رجلا من المنافقین شمت ان ضلت ناقته
رسول الله صلی الله علیه وسلم وقال افلا یحدثه الله
بمکان ناقته وان الله اخبرنی بمکانها ولا یعلم الغیب الا
الله وهی فی المقابل لکم وقد تعلق زمامها شجرة
فعمدوا الیها فجاؤا بها واقبل المنافق سریعا حتی اتی النفر
الذین قال عندهم ما قال فاذاهم جلوس مکانهم لم یقم
احدمنکم محمداً فاخبره بالذی قلت قالوا اللهم لا
ولا قمنا من مجلسنا هذا بعد قال مالی وجدت عنده
حدشی وان کنت لفی شک من شانه فاشهد رسول الله رحمة
للعالمین ص ۵۰۹ وتفسیر کبیر تحت آیت قل اکنت اعلم الغیب پارہ ۹ ع ۱۳

(ف) ناظرین کرام آپ سوچیں یا ان کی تحریریں پڑھیں کہ آج کل یہی
دیوبندی وہابی حضور مصطفٰے کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی لاعلمی ثابت کرنے کے
لئے یہ گم شدہ اونٹنی کا قصہ بڑے زور شور کرتے ہیں۔

احادیث نبویہ برائے نشانات وہابیہ دیوبندیہ

حضرت ابو سعید خدری اور حضرت انس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ

عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال سیکون فی امتی اختلاف و فرقة قوم یحسنون القیل ویسیئون الفعل یقرؤن القرآن لایجاوز تراقیهم یمرقون من الدین مروق السهم من الرمیة لایرجعون حتی یرتد السهم علی فوقه هم شر الخلق والخلیقة طوبی لمن قتلهم وقتلوه یدعون الی کتاب الله ولیسوا منا فی شیئ من قاتلهم کان اولی بالله منهم قالوا یا رسول الله ما سیماهم قال التحلیق۔

(مشکوٰۃ ص ۳۰۸)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت میں اختلاف وافتراق کا واقع ہونا مقدر ہو چکا ہے پس اس سلسلے میں ایک گروہ نکلے گا جس کی باتیں بظاہر دلفریب وخوشنما ہوں گی لیکن کردار گمراہ کن اور خراب ہوگا۔ وہ قرآن پڑھیں گے لیکن قرآن ان کے حلق کے نیچے نہیں اترے گا وہ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے پھر دین کی طرف واپس لوٹنا انہیں نصیب نہ ہوگا یہاں تک کہ تیر اپنے کمان کی طرف لوٹ آئے۔ وہ اپنی طبیعت وسرشت کے لحاظ سے بدترین مخلوق ہونگے وہ لوگوں کو قرآن اور دین کی طرف بلائیں گے حالانکہ دین سے ان کا کچھ بھی تعلق نہ ہوگا۔ جو ان سے قتال کرے گا وہ خدا کا مقرب ترین بندہ ہوگا۔ صحابہ نے فرمایا ان کی خاص پہچان کیا ہوگی یا رسول اللہؐ نے فرمایا۔ سر منڈوانا۔

(۲)

مندرجہ ذیل حدیث کی خصوصیت یہ ہے کہ اصل حدیث بیان کرنے سے پہلے حدیث کے راوی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے کہ قسم خدا کی آسمان سے زمین پر گر پڑنا میرے لئے آسان ہے لیکن حضور کی طرف سے کوئی جھوٹی بات منسوب کرنا بہت مشکل ہے اس کے بعد اصل حدیث کا سلسلہ یوں شروع ہوتا ہے فرماتے ہیں کہ:

انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول سیخرج قوم فی آخر الزمان حداث الاسنان سفهاء الاحلام یقولون من خیر قول البریة لا یجاوز ایمانهم حناجرهم یمرقون من الدین کما یمرق السهم من الرمیة فاینما لقیتموهم فاقتلوهم فان فی قتلهم اجراً لمن قتلهم یوم القیامة۔ (بخاری ج ۲ ص ۱۰۲۴)

میں نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ آخیر زمانے میں نوعمر اور کم سمجھ لوگوں کی ایک جماعت نکلے گی۔ باتیں وہ بظاہر اچھی کہیں گے لیکن ایمان ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ وہ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے پس تم انہیں جہاں پانا قتل کر دینا کہ قیامت کے دن ان کے قاتل کے لئے بڑا اجر و ثواب ہے

(۳)

حضرت ابو نعیم نے حلیہ میں حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

سیکون فی آخر الزمان دیدان القراء فمن ادرک ذالک الزمان فلیتعوذ باللہ منهم (حلیہ)

آخیر زمانے میں کیڑے مکوڑوں کی طرح ہر طرف "ملاتے" ٹوٹ پڑیں گے پس تم میں سے جو شخص وہ زمانہ پائے تو اسے چاہیئے کہ وہ ان سے خدا کی پناہ مانگے

عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ
یخرج فی آخر الزمان قوم
احداث الاسنان سفهاء
الاحلام یقرؤن القرآن بالسنتهم لا یجاوز تراقیهم یقرؤن من قول الخیریة یمرقون من الدین کما یمرق السهم من الرمیة فمن لقیهم فلیقتلهم فان فی قتلهم اجر عظیم عند اللہ لمن قتلهم
(کنز العمال ج ۶ ص ۳۴)

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آخیر زمانے میں ایک قوم نکلے گی۔ چڑھتی جوانی والے "عقل سے کوتاہ" زبانوں سے قرآن پڑھیں گے۔ گلے سے نیچے نہ اترے گا۔ قال قال رسول اللہ کی رٹ لگائیں گے۔ دین سے نکلے ہوں گے جیسا کہ تیر شکار سے پار نکل جاتا ہے تو جو شخص ان سے ملیں چاہیئے کہ وہ ان کو قتل کر دے۔ یقیناً ان کے قتل کرنے میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک اجرِ عظیم ہے۔

(ف) دورِ حاضرہ میں وہابی دیوبندی مدعی ہیں کہ ہم قرآن کے قاری اور حافظ ہیں۔ لیکن مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اُن کے پورے حلیے معلوم ہونے کا حافظِ قرآن اور حدیث دان ہونا بھی محض جھوٹ بناوٹ اور کذب پر عمل ہے۔ اُمتِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو چاہیئے کہ ان کے ایسے جالوں سے بچیں ورنہ قیامت میں پچھتانا کام نہ آئے گا۔

(۴)

عن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

يَخْرُجُ قَوْمٌ مِنْ قِبَلِ المشرق يَقْرَؤُنَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيهِمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ ثُمَّ لَا يَعُوْدُوْنَ فِيْهِ حَتّٰى يَعُوْدَ السَّهْمُ اِلٰى فُوْقِهٖ سِيْمَاهُمُ التَّحْلِيْقُ (کنز العمال ص ۳۴ ج ۶)

ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مشرق سے ایک قوم نکلے گی قرآن پڑھیں گے۔ گلے سے نیچے نہ اترے گا دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے پھر وہ دین میں نہ آسکیں گے حتی کہ تیر واپس آسکے گا۔ ان کی خاص علامت سر منڈانا ہے

(ف) وہابیوں نجدیوں دیوبندیوں کا سر منڈانا ضرب المثل ہے۔ تمام دین پسند اس علامت سے اور ان علامت والوں سے خوب واقف ہیں۔

(۵)

عن سہل بن حنیف قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

يَخْرُجُ مِنَ المشرق اقوام محلقة رؤسهم يَقْرَؤُنَ القران بِاَلْسِنَتِهِمْ لَا يَعْدُوْ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ (کنز العمال ص ۳۴ ج ۶)

سہل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مشرق کی طرف سے قومیں نکلیں گی سر منڈی زبانوں سے قرآن پڑھیں گے۔ گلے سے تجاوز نہ کرے گا۔ دین اسلام سے نکل جائیں گے جیسا کہ تیر شکار سے۔

(ف) تمام مسلمانوں کو معلوم ہے کہ دیوبندی وہابی جہاں بھی ہیں ان کا شعار بن گیا ہے کہ سر منڈے نظر آئیں گے اور قرآن خوانی تو گویا ان پر ختم ہے۔ لیکن الحمد للہ دین

سے بے بہرہ ہیں۔

(۶)

عن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ اِذَا عَصَيْتُهٗ اَيَاْمَنُنِيَ اللّٰهُ تعالىٰ عَلٰى اَهْلِ الْاَرْضِ وَلَا يَاْمَنُوْنِيْ اِنَّ مِنْ ضِئْضِئِ هٰذَا قومًا يَقْرَؤُنَ الْقُرْاٰنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ يَقْتُلُوْنَ اَهْلَ الْاِسْلَامِ وَيَدَعُوْنَ اَهْلَ الْاَوْثَانِ لَئِنْ اَنَا اَدْرَكْتُهُمْ لَاَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ عَادٍ

ص ۳۳ ج ۶

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے زمین والوں پر امین بنا کر بھیجا ہے اگر میں خداوند کریم کا نافرمان ہوں تو فرمانبردار کون ہوگا۔ یہ منافقین مجھے امین نہیں سمجھتے۔ یقیناً اس آدمی کی نسب سے ایک قوم پیدا ہوگی جو قرآن کے قاری ہوں گے اور حنجرے کے نیچے ایمان کی رتی نہ ہوگی دین سے نکل جائیں گے جیسا کہ تیر شکار سے پار ہو جاتا ہے یہ لوگ مسلمانوں کو قتل کریں گے اور بت پرستوں کو چھوڑ دیں گے اگر میں ان کے ساتھ ملاقات کروں تو ان کو ضرور قوم عاد کی طرح قتل کر دوں۔

(ف) مسلمان سوچیں کہ جب وہ بیچارے صوم وصلوٰۃ کے پابند اور قرآن مجید کے قاری اور حافظ اور اہل قبلہ ہوں گے پھر رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا ان کے ساتھ عاد جیسی گندی اور سرکشی لڑائی جنگ و جدال اور قتل و غارت کا کیا معنی

(۷)

اِنَّ مِنْ بَعْدِيْ مِنْ اُمَّتِيْ قَوْمٌ يَقْرَؤُنَ الْقُرْاٰنَ لَا يُجَاوِزُ حَلَاقِيْمَهُمْ يَقْتُلُوْنَ اَهْلَ الْاِسْلَامِ وَيَدَعُوْنَ اَهْلَ الْاَوْثَانِ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الْاِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ لَئِنْ اَنَا اَدْرَكْتُهُمْ لَاَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ عَادٍ

عن ابی سعید (کنزالعمال ص ۳۳ ج ۶)

ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے بعد میری امت سے ایک قوم نکلے گی قرآن پڑھیں گے مسلمانوں کو قتل کریں گے۔ بت پرستوں کو چھوڑیں گے۔ اسلام سے ایسے نکل جائیں گے جیساکہ تیر شکار سے اگر مجھے ملیں تو میں ان کو ضرور قوم عاد کی طرح قتل کردوں۔

مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس کلام سے ثابت ہوا کہ آپ نے مذکورہ علامات والے اخیر زمانے میں پیدا ہونے والے منافقین کے قتل کا حکم اسی لئے دیا کہ وہ لوگ مسلمانوں کے قتل کا حکم دیں گے بلکہ قتل کریں گے جیساکہ نجدی نے سنیوں کا قتل عام کیا۔ اور وہابی دیوبندی بھی اسی شرارت میں کچھ کم نہیں ورنہ کم از کم نجدی کے اس گندے کارنامے پر مسرور و مفروح ضرور ہیں۔

(۸)

عن ابی ذر در افع بن عمر الغفاری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اِنَّ نَاسًا مِّنْ اُمَّتِیْ سِیْمَاهُمُ التَّحْلِیْقُ یَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا یُجَاوِزُ حَلَاقِیْمَهُمْ یَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّیْنِ کَمَا یَخْرُجُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِیَّةِ ثُمَّ لَا یَعُوْدُوْنَ اِلَیْهِ هُمْ شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِیْقَةِ (العمال ص ۳۳ ج ۶)

ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بعض لوگ میری امت کے جن کی خاص پہچان سرمنڈے ہوں گے وہ قرآن مجید پڑھیں گے (لیکن قرآن صرف زبان پر ہی رہے گا) قرآن کا اثر گلے سے نیچے نہ اترے گا۔ دین سے وہ نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے پھر دین کی طرف وہ لوٹ نہ سکیں گے وہ لوگ تمام مخلوق سے زیادہ فطرۃً شرارتی ہوں گے۔

(ف) چنانچہ آزمالیجئے کہ مذہبی جھگڑے اور فتنے اور فسادات کی جڑ کون ہیں۔

(۹)

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مال تقسیم فرمارہے تھے کہ ذوالخویصرۃ اٹھ کھڑا ہوا اور محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے جرأت کرکے کہا۔ یارسول اللہ اتق اللہ اے خدا کا رسول خدا سے ڈر حضور علیہ السلام نے ناراضگی کا اظہار فرمایا وہ مجلس سے اٹھ گیا تو حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے عرض کی "یارسول اللہ الا اضرب عنقہ قال لا لعلہ ان یکون یصلی فقال خالد وکم من مصل یقول بلسانہ ما لیس فی قلبہ" یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجازت ہو تو میں اس خبیث کی گردن اڑادوں۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا نہیں یہ نمازی آدمی ہے حضرت خالد نے عرض کی بہت سے بڑے نمازی ہوتے ہیں لیکن پکے بے ایمان ہوتے ہیں۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا میں ظاہر پر عمل کرتا ہوں کسی کے اندرونی حالات سے ہمارا واسطہ کیا۔ جب ذوالخویصرہ مجلس سے دور نکلا تو حضور علیہ السلام نے فرمایا "انہ یخرج من ضئضئ ھذا قوم یتلون کتاب اللہ رطبا لا یجاوز حناجرھم یمرقون من الدین کما یمرق السھم من الرمیۃ واظنہ وقال لئن ادرکتھم لاقتلنھم قتل ثمود

(رواہ البخاری ص ۶۲۴ ج ۲)

یعنی اس کی نسل سے ایسی قوم پیدا ہوگی جو قرآن مجید کی تلاوت ایسے میٹھے لہجے میں پڑھیں گے کہ لوگ سن کر حیران ہوں گے لیکن ان کے گلے سے نیچے نہ اترے گا۔ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے صحابی فرماتے ہیں میرے خیال میں آپ نے یہ بھی فرمایا کہ وہ اگر زمانہ نبوت میں ہوتے تو میں انہیں ثمود کی قوم کی طرح جنگ کرتا

(۱۰)

عن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اِنَّ نَاسًا مِّنْ اُمَّتِیْ سِیْمَاهُمُ التَّحْلِیْقُ یَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا یُجَاوِزُ حُلُوْقَهُمْ یَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّیْنِ کَمَا یَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِیَّةِ هُمْ

شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِيقَةِ ‏(۱۱)‏ (کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۳۳)

ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بعض لوگ میری امت سے جن کا خاص نشان سر منڈا ہوگا قرآن پڑھیں گے ان کے حنجروں سے نیچے نہ ہوگا دین سے نکل جائیں گے جیسا کہ تیر شکار سے وہ خداوند کریم کی تمام مخلوق سے شرارتی ہوں گے اور فطرۃً شرارتی ہونگے

(ف) پیارے بھائیو! ہمارے نبی مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو چند افراد سے متنبہ فرمایا کیونکہ اس فرقے کا دعوٰی اسلامی ہوگا لیکن وہ اسلام سے خارج ہوں گے جن کی خاص علامات بھی بیان فرمادیں۔

۱۔ اس فرقے کی اکثریت کے سر منڈے ہوں گے۔

۲۔ ان کا اسلامی شغل یہ ہوگا کہ وہ قرآن کریم کے درس وتدریس کا کام زیادہ کریں گے۔

۳۔ ہر وقت ان کا فطری پیشہ مسلمانوں میں شرارتیں کھڑی کرنا ہوگا۔ یعنی اس فرقے کا بچہ اور بوڑھا جوان شرارتی ہوں گے امت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو امن سے نہیں بیٹھنے دیں گے اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے وَالْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقِتَالِ و فتنہ قتل وغارت سے بھی زیادہ سخت ہے۔

(۱۲)

قال علی سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول سَيَخْرُجُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ اَحْدَاثُ الْاَسْنَانِ سُفَهَاءُ الْاَحْلَامِ يَقُوْلُوْنَ مِنْ قَوْلِ خَيْرِ الْبَرِيَّةِ يَقْرَؤُوْنَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ فَاِذَا لَقِيْتُمُوْهُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ فَاِنَّ فِيْ قَتْلِهِمْ اَجْرًا لِمَنْ قَتَلَهُمْ عِنْدَ اللّٰهِ

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ (رواہ البخاری جلد ۱ صفحہ ۷۵۶ کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۳۳)

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اخیر زمانے میں ایک قوم نکلے گی چڑھتی جوانی والے "بے وقوف" حدیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے بات کریں گے قرآن بھی پڑھیں گے ان کے حنجروں سے قرآن نیچے نہ اثر رکھے گا۔ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے جب ان سے تمہاری ملاقات ہو ان کو قتل کردو اس لئے کہ ان کے قتل کرنے میں خداوند کریم کے نزدیک اتنا ثواب ہے جیسا کہ اس نے قیامت تک کفر کو قتل کیا۔

اس حدیث میں بھی مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی قوم کا ذکر فرمایا جن کا حلیہ بتا کر اپنی پیاری امت کو خبردار فرمایا کہ بظاہر وہ اچھے نظر آئیں گے لیکن ان کی سازش سے بچ جانا اور ان کی خاص خاص علامتیں بیان فرمائیں۔

۱۔ چڑھتی ہوئی جوانی والے ہوں گے۔

۲۔ عقل سے کورے ہوں گے

۳۔ بات بات پر حدیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لیں گے۔

۴۔ قرآن پڑھنے والے حافظ وقاری ہوں گے

۵۔ دین اسلام سے خارج ہوں گے یعنی اسلام کو محض ایک سیاسی فائدے کی غرض سے استعمال کریں گے۔

۶۔ قرآن کریم کے مخالف ہوں گے اسی لئے وہابی دیوبندی ٹولہ کے نزدیک قرآن کریم کا کوئی احترام نہیں۔ قرآن کریم کو جلا دیتے اور چٹائیوں پر رکھ دیتے ہیں قرآن کریم کی طرف پاؤں پھیلا دیتے ہیں۔ قرآن کریم کے ہر حکم کی تاویل کرتے ہیں۔

۷۔ ان کی سزا صرف قتل ہی ہوگی۔ لیکن یہ صرف حکومت وقت کا کام ہے عوام کو یہ حکم عام نہیں۔

(١٣)

عن علی رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یاتی فی آخر الزمان قوم ھم حدثاء الاسنان سفھاء الاحلام
یقولون من قول خیر البریۃ یمرقون من الاسلام کما یمرق السھم
من الرمیۃ لا یجاوز ایمانھم حناجرھم فاینما لقیتموھم فاقتلوھم
فان فی قتلھم اجرا لمن قتلھم یوم القیمۃ (کنز العمال $\frac{ص ٣٣}{ج ٦}$)

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اخیر زمانے میں ایک قوم آئے گی چڑھتی جوانی والے بے عقل ہوں گے بات کریں گے تو کہیں گے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے اسلام سے نکل جائیں گے جیسا تیر شکار سے نکل جاتا ہے۔ ان کا ایمان گلے سے اوپر ہی رہے گا نیچے یعنی دل میں ایمان کا ذرہ نہ ہوگا۔ جہاں تم ان کو لو قتل کر دو کیونکہ ان کے قتل کرنے میں اتنا ثواب ہے جیسا کہ کسی نے قیامت تک کے کفار کو قتل کر دیا۔

(١٤)

عن علی رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یخرج قوم من امتی یقرءون القرآن لیس قراءتکم الی قراءتھم بشیء ولا صلوتکم الی صلوتھم بشیء ولا صیامکم الی صیامھم بشیء یقرءون القرآن یحسبون انہ لھم وھو علیھم لا تجاوز صلوتھم تراقیھم یمرقون من الاسلام کما یمرق السھم من الرمیۃ لو یعلم الجیش الذین یصیبونھم ما قضی لھم علی لسان نبیھم لا تکلوا عن العمل وآیۃ ذالک ان فیھم رجلا لہ عضد لیس فیہ ذراع علی راس عضدہ مثل حلمۃ

الثدی علیہ شعرات بیض کنز العمال $\frac{ص ٣٤}{ج ٦}$

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت میں ایک قوم نکلے گی قرآن پڑھیں گے تمہارا قرآن پڑھنا ان کے مقابلے میں کچھ نہ ہوگا اور نمازی ہوں گے۔ تمہاری نمازیں ان کے مقابلے میں کچھ نہ ہوں گی اور وہ روزے دار بھی ہوں گے تمہارے روزے ان کے مقابلے میں کچھ نہ ہوں گے قرآن پڑھیں گے تو معلوم ہوگا کہ خدا انہی کا ہے اور قرآن انہی پر نازل ہوا ہے ان کی نماز کا اثر حنجرے سے نیچے نہ ہوگا۔ دین اسلام سے نکل جائیں گے جیسا کہ تیر شکار سے نکل جاتا ہے جو اسلامی لشکر ان سے مقابلہ کرے گا اپنے نبی کی زبان پر وہ فیصلہ نہ کریں گے عمل سے تم سستی نہ کرنا اس کا نشان خاص یہ ہے کہ ان میں ایک آدمی ہوگا جس کا بازو تو ہوگا لیکن خشک بے جان اس کے بازو کے سرے پر پریشان بکرے کی طرح سفید بال ہوں گے۔

(ف) اس حدیث شریف میں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرقہ دیوبندیہ وہابیہ کی خاص علامات کا ذکر فرمایا۔

١۔ کہ وہ قرآن مجید کے قاری اور حافظ ایسے ہوں گے کہ سب مسلمانوں سے اعلیٰ قرآن پڑھیں گے۔

٢۔ وہ لوگ نمازی ہوں گے اور وہ ایسی نمازیں پڑھیں گے لمبی لمبی اور بہترین کہ مسلمانوں کی نمازیں ان کے مقابلے میں کچھ وقعت نہ رکھتی محسوس ہوں گی۔

٣۔ وہ ایسے روزوں کے بہت بڑے پابند ہوں گے یعنی عوام ان کی عبادت پر رشک کریں گے

٤۔ ان کی نماز و روزہ و دیگر عبادات بظاہر بہتر اور اعلیٰ ہوں گے لیکن ان کے دل کھوٹے اور عبادات کی حقیقت سے یکسر محروم ہوں گے۔

(۵) باوجود نمازی" روزے دار" قرآن کے حافظ اور قاری اور عبادات کی کثرت کے اسلام سے خارج ہوں گے یعنی اسلام میں داخل ہو کر نکل جائیں گے اُمت میں شامل نہ ہوں گے

(۶) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اور علامت بیان فرمائی کہ اس فرقہ میں ایک آدمی ایسا ہوگا یعنی وہ سب سے خطرناک ہوگا ایک بازو اس کا بے حس خشک ہوگا جس کے سرے پر پستان کے سرے کی طرح ایک سفید بالوں والا دانہ ہوگا۔ اور وہ شخص وہابیوں دیوبندیوں کے صوبائی فرقہ یعنی خارجیوں میں پایا گیا اس کی تفصیل آنے والے اوراق میں ملاحظہ فرمایئے۔

(۱۵)

وکان ابن عمر یراھم شرار خلق اللہ وقال انھم انطلقوا الی آیات نزلت فی الکفار فجعلوھا علی المؤمنین رواہ البخاری باب قتل الخواج ج ۲ صفحہ ۱۱۲۴	حضرت ابن عمر خارجیوں کو بدترین مخلوق سمجھتے تھے اور فرماتے کہ خارجیوں کی ایک علامت یہ ہے کہ وہ آیات جو بتوں کے حق میں نازل ہوئی ہیں یہ لوگ اہل ایمان پر چسپاں کرتے ہیں۔

(ف) یہ دیوبندیوں وہابیوں کے دادے خارجی علیہا ناظرین غور فرمائیں کہ اب کون لوگ بتوں کی آیات انبیاء عظام و اولیاء کرام پر چسپاں کرتے ہیں تفصیل آتی ہے

(۱۶)

حضرت الامام العلامہ بدر الدین عینی المتوفی ۸۵۵ھ شارح بخاری عمدۃ القاری شرح بخاری ج ۲۲ صفحہ ۴۴ مطبوع مصر میں تحریر فرماتے ہیں کہ

جاء فی الحدیث انہ قال فی الخوارج سیماھم التسبید وھو حلق الشارب من اصلہ" حدیث شریف میں خارجیوں کی علامت بتائی گئی ہے کہ مونچھیں مونڈنا ان کا شعار ہوگا۔ اس کی تفصیل آئندہ اوراق میں دیکھیے۔

(ف)" التسبید ای بالسین والدال المھملتان بینھما الباء الموحدۃ قال ابن الاثیر معناہ الحلق واستیصال الشعر" یعنی تسبید مصدر ہے جس میں لفظ سین کے بعد: دال ہیں اور ان کے درمیان باء موحدہ ہے معنی بال مونڈنا اور بالوں کو جڑ سے اکھیڑنا

اس کے بعد موصوف اس حدیث کی توثیق و تائید میں دوسری حدیث لکھتے ہیں کہ یدل علی صحتہ حدیث آخر" یعنی حدیث مذکور کے معنی مخصوص کی ... صحت پر دوسری حدیث تائید کرتی ہے۔

وہ یہ ہے کہ "سیماھم التحلیق والتسبید" خارجیوں کی ایک علامت تحلیق اور دوسری تسبید ہے ان دونوں کا مطلب فقیر نے عرض کر دیا ہے۔

اہل اسلام از شرق تا غرب تا قیامت کا (۱) چاروں مذہبوں پر اتفاق ہو گیا۔ جو ان چاروں سے نکلا اسے باغی اور خارجی قرار دیا۔ بفضل تعالیٰ جب سے امت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر عمل پیرا رہی۔ گمراہی سے محفوظ رہی اس لئے ان چاروں مذاہب سے علیحدگی پر عوام و خواص کی نظروں میں وہ شخص بدمذہب سمجھا جاتا پھر وہ علیحدہ مستقل مذہب اختیار نہ کر سکتا تھا۔ اسے یا رافضیوں میں بیٹھنا پڑتا یا خارجیوں میں۔

اب آپ سوچیئے کہ مونچھیں منڈوانا ہمارے دور میں کس فرقہ کا کام ہے۔ صاف ظاہر ہے کہ یہ دھندا وہابیوں دیوبندیوں نے کیا ہوا ہے۔ تفصیل آگے آتی ہے۔ اور اسی موضوع پر فقیر کا ایک رسالہ

"نصرۃ الملھم فی سبلۃ المسلم" ہے اس کا مطالعہ کیجئے۔

(۱) حضرت حمید بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے فرمایا ہے کہ سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس حاضر تھا اتنے میں ایک شخص آیا جس کے چہرہ پر سجدہ کا داغ تھا سائب

رضی اللہ تعالیٰ نے فرمایا

لقد افسد هذا وجهه اما والله ما هی السیما التی سمی الله ولقد صلیت علے وجهی منذ ثمانین سنة ما اثر السجود

بے شک اس شخص نے اپنا چہرہ بگاڑ لیا سنتے ہو خدا کی قسم یہ وہ نشانی نہیں جس کا ذکر قرآن مجید کیا ہے میں اسی برس سے نماز پڑھتا ہوں میرے ماتھے پر داغ نہیں

رواه الطبرانی فی المعجم الکبیر والبیهقی فی سننه۔

(۲) عن مجاهد فی قوله تعالے سیماهم فی وجوههم من اثر السجود قال هو الخشوع فقلت هو اثر السجود فقال انه یکون بین عینیه مثل رکبة العنز وهو کما شاء الله

رواه ابن جریر وغیره

امام مجاہد نے فرمایا اس نشانی سے مراد خشوع ہے میں نے کہا بلکہ داغ جو سجدے سے پڑتا ہے۔ فرمایا ایک کے ماتھے پر اتنا بڑا داغ ہوتا ہے جیسے بکری کا گھٹنا اور وہ باطل میں ویسا ہے جیسے اس کے لئے خدا کی مشیت ہوتی یعنی یہ دھبہ تو منافق بھی ڈال سکتا ہے

(۳) قال البقاعی ولا یظن ان من السیما ما یصنعه بعض المرائین من اثر هیأة سجود فی جبهته فان ذلک من سیما الخوارج

کذا فی تفسیر الشربینی والفتوحات السلیمانیه

یہ نشان سجدہ جو بعض ریاکار اپنے ماتھے پر بنا لیتے ہیں یہ اس نشانی سے نہیں بلکہ یہ خارجیوں کی نشانی ہے۔

(۴) عن ابن عباس عن النبی صلی الله علیه وسلم انه قال لا بغض الرجل واکرهه اذا رأیت بین عینیه اثر السجود

یہ روایت حضرت ابن عباس سے مرفوعاً مروی ہے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اس آدمی کا دشمن ہوں اور اس سے کراہت کرتا ہوں جبکہ اس کے ماتھے پر سجدہ کا اثر دیکھتا ہوں

(۵) عن النبی صلی الله علیه وسلم لا تعلبوا صواکم

حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی صورتیں داغی نہ کرو۔

(۶) عن ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما انه رأی رجلا قد اثر فی وجهه السجود فقال ان صورة وجهک انفک فلا تعلب وجهک ولا تشن صورتک

کلها عن فتاوی افریقه صـ ۵٦ تا ۵۹

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ انہوں نے ایک شخص کے چہرے پر داغ سجدہ کا دیکھ کر فرمایا کہ تیرے چہرے کی سوبھا تیری ناک ہے تو اپنا چہرہ داغی نہ کر اور اپنی صورت نہ بگاڑ

(فائدہ) ان روایات کی تصریحات و اشارات سے واضح ہوا کہ ماتھے پر سیاہ داغ خارجیوں کی علامت ہے اور آجکل ایسے داغ بکثرت وہابیوں دیوبندیوں میں پائے جاتے ہیں مزید تبصرہ آگے پڑھیے۔

تصویر کا دوسرا رخ

حضرت عثمان و علی رضی اللہ عنہما بدعتی و مشرک (معاذاللہ)

حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد عہد عثمان غنی رضی اللہ عنہ میں ان لوگوں نے سر اٹھایا اور اسلامی دعاوی کے ساتھ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جیسی شخصیت کو مشرک اور بدعتی کہا اور انہیں شہید کرنے والے بھی یہی لوگ تھے۔ اگرچہ ان کا لقب خارجی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں پڑا اور انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ بغاوت کی انہیں بھی مشرک و بدعتی کہا اس کی تفصیل فقیر نے ابلیس تا دیوبند

میں لکھی ہے۔

جس طرح اب ہمیں یقین ہے کہ احادیث مذکورہ بالا کے بیان کردہ علامات کا مصداق نجدی۔ وہابی۔ دیوبندی ہیں ایسے ہی حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم بھی اپنے دور کے خارجیوں کو نہ صرف ایسا سمجھتے بلکہ اپنے یاروں. دوستوں کو مشاہدہ کرا دیا۔ چنانچہ خصائص کبری ص$\frac{۱۴۸}{۲}$ میں حضرت امام جلال الدین سیوطی قدس سرہ نے ذوالخویصرہ والی کی حدیث نقل کرکے آخر میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خارجیوں کی جنگ کا ذکر تحریر فرمایا اور لکھا کہ اس جنگ میں وہی شخص مقتول پایا گیا جس کے متعلق حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی سال پہلے علامات بتائے۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس مقتول کی لاش حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی خدمت میں لائی گئی آپ نے مجمع سے پوچھا کہ ایکم یعرف ھذا، تم میں سے کون اسے پہچانتا ہے ایک شخص نے عرض کی ھذا حرقوص وامہ ھھنا۔ اس کا نام حرقوص ہے اس کے باپ کا علم کسی کو نہیں اس کی ماں زندہ اور یہاں موجود ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس عورت کو بلوا کر پوچھا "ممن ھذا" حرقوص کا باپ کون ہے اس نے عرض کی " ماادری الا انی کنت فی الجاھلیۃ ارعی غنما بالربذۃ فغشینی شئ کھیئۃ الظلمۃ محملت منہ فولدت ھذا

(خصائص کبیری ص$\frac{۱۴۷}{۲}$ رحمۃ اللہ علی العالمین ص۵۵۵ فتح الباری شرح بخاری ج ۱۲ یعنی مجھے اس کے متعلق اور کچھ معلوم نہیں میں زمانہ جاہلیت میں ربذہ پہ بکریاں چرا رہی تھی کسی کالی سیاہ شکل نے میرے ساتھ جماع کرلیا یہ حرقوص اسی کا حمل ہے۔ اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوا کہ گستاخ نبوت اور ولایت کا بے ادب ولدالحرام ہوتا ہے اس کی تصدیق قرآن مجید سے ہوتی ہے اللہ تعالیٰ نے ایک نبوت کے گستاخ کے بارے میں فرمایا۔

وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِيْنٍ هَمَّازٍ مَّشَّآءٍ	ایسے کی بات نہ سننا جو بڑا قسمیں کھانے
بنمیم مناع للخیر معتد اثیم عتل	والا ذلیل بہت ذلیل طعنے دینے والا
بعد ذالک زنیم	بہت ادھر کی ادھر لگاتا پھرنے والا
(سورۃ القلم پارہ ع ۲۹)	

بھلائی سے بڑا روکنے والا حد سے بڑھنے والا گنہگار درشت خواس کے بعد ولدالحرام کا یقین ہو گیا اس نے اپنی ماں سے تصدیق کرائی۔ بے ادب کی ماں نے اعتراف کیا کہ واقعی نبوت کا گستاخ ولدالحرام ہے تفاسیر میں مروی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو ولید بن مغیرہ نے اپنی ماں سے جا کر کہا کہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرے حق میں دس باتیں فرمائی ہیں نو کو تو میں جانتا ہوں کہ مجھ میں موجود ہیں لیکن دسویں بات اصل میں خطا ہونے کی اس کا حال مجھے معلوم نہیں یا تو مجھے سچ سچ بتادے ورنہ میں تیری گردن ماردوں گا. اس پر اس کی ماں نے کہا کہ باپ نامرد تھا مجھے اندیشہ ہوا کہ وہ مرجائے گا تو اس کا مال غیر لے جائیں گے تو میں نے ایک چرواہے کو بلالیا تو اس سے ہے.

(تجربہ شرط ہے)

فقیر اویسی غفرلہ نے تجسس کیا کہ جو بھی حق مذہب مذہب اہلسنت کو ترک کرکے یا ویسے ہی کسی بدمذہبی کو اختیار کرتا ہے تو وہ ظالم ولدالزنا یا ولدالحرام ضرور ہوتا ہے۔

(فائدہ) ظاہر ہے کہ ولدالزنا تو وہ ہے جو اپنے باپ کا نہ ہو اور ولدالحرام وہ ہے جو ہو تو اپنے باپ کا لیکن اس کے والد سے یہ غلطی ہوئی پہلے جماع کے بعد غسل یا وضو کے بغیر دوبارہ جماع کرلیا اس سے نطفہ ٹھہرا تو وہ ولدالحرام ہے.

(فائدہ) بہت سے اعلیٰ خاندان کے لوگ بدمذہب ہو جاتے ہیں اس کی اکثر اصل وجہ

یہی ہوتی ہے (واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب)

ناظرین کرام

گذشتہ اوراق میں فقیر نے حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس کے گستاخوں اور بے ادبوں کے علامات اور نشانات صحاح ستہ کے مستند روایات عرض کئے ہیں اور ان روایات میں نہایت واضح اور غیر مبہم الفاظ میں نبی آخر الزمان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زمانۂ نبوت کے بعد بھی ایسے گستاخ اور بے ادب پیدا ہوں گے ان میں اسلامی روایات نہ صرف رسمی ہوں گے بلکہ امت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں دین اسلام کے سچے اور پکے ٹھیکیدار بنے پھریں گے۔ فقیر اویسی غفرلہ نے ان روایات کو مستند کتب احادیث سے لکھا ہے۔ اب ان علامات و نشانات پر تبصرہ کرتا ہے۔

خلاصۂ علامات

- ۱۔ علم غیب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر خصوصیت سے اعتراض کرنا۔
- ۲: نبی اکرم و دیگر انبیاء علیہم السلام اور اولیاء کرام کی بے ادبی اور گستاخی کرتے میں نمبر اول رہیں گے۔
- ۳: متقی پرہیزگار۔ خداترس۔ شریعت پر عمل کرنے والے کہ خلاف شرع سرمو فرق نہ آئے۔
- ۴: قرآن خوان اور بہترین قرأت کے حامل کہ زمانہ ان کی قرآن خوانی اور قرأت کا امام مانتے۔
- ۵: روزے اور نمازیں لمبی اور بظاہر خشوع و خضوع سے معمور کہ دوسرے نمازی اپنی نمازوں اور روزوں کو لاشئے سمجھیں لیکن حقیقت سے کوسوں دور
- ۶: بہت بڑی بڑی شخصیتوں کو دینی معاملات گستاخانہ طریق سے برملا ٹوکنا۔

داڑھی کا ٹھیکہ صرف انہوں نے اٹھا لیا ہوگا۔

- ۷: ماتھا ابھرا ہوا تاکہ سجدہ کی رگڑ سے کالا سیاہ ہو کر داغ ہوا محسوس ہو
- ۸: رخسار کی دونوں طرفیں پھولی ہوئی تاکہ پیٹ پوجا پر واضح اور روشن دلیل ہو
- ۹: آنکھیں دھنسی ہوئی تاکہ پیٹ پرستی اور نفس پروری کے آثار اظہر من الشمس ہوں
- ۱۰: سر کے بالوں کے دشمن تاکہ صفائی کے بعد ان کے سر قلقم نما ہو کر دوسرے مسلمانوں سے نمایاں ہو جائیں
- ۱۱: چادریں موٹی پنڈلی سے نیچے سے گذر نہ کرسکیں تاکہ عوام کا اعتقاد بڑھے کہ بس یہی لوگ مصطفےٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے تابعدار ہیں اور باقی لوگ گمراہ۔
- ۱۲: مونچھیں چٹ صفا ان کے لبوں کو اگر کشتی کا پتن کہا جائے تو خالی از موزونیت نہ ہوگا
- ۱۳: ماتھے پر سیاہ داغ
- ۱۴: بتوں کی آیات انبیاء عظام و اولیاء کرام پر چسپاں کریں گے
- ۱۵: ان کی پارٹی میں اکثر چھوکرے اٹھتی جوانی والے ہوں گے۔
- ۱۶: پرلے درجے کے غبی (ضدی) ہوں گے
- ۱۷: جھگڑالو یعنی شرارت اور فساد ان پر ختم ہوگا یعنی مذہبی جھگڑے اور شرارتیں ان سے بہت زیادہ سرزد ہونگی۔
- ۱۸: دین کے درد کا نہ صرف دم بھرتے ہوں گے بلکہ جان دینے کو تیار ہو جائیں گے اگرچہ نبی علیہ السلام کا بھی مقابلہ کرنا پڑے۔
- ۱۹: ہیچو من دیگرے نیست کے مرض میں مبتلا ہوں گے۔
- ۲۰: بات بات پر حدیث شریف پڑھیں گے اور ہر چھوٹے بڑے مسئلہ کیلئے

حدیث کا مطالبہ کریں گے

- ۲۰ : دین اسلام کے ٹھیکدار ہونے کے باوجود دین سے خارجی اغراض و مقاصد کے طالب ہوں گے مثلاً دین و اسلام کو اپنی سیاسی اغراض و مقاصد پر استعمال کریں گے
- ۲۲ : باوجود قرآن کے خدام ہونے کے ان میں قرآن مجید کا ذرہ برابر قدر اور عزت و احترام نہ ہوگا۔
- ۲۳ : قرآن مجید کے آیات کی اپنے مقاصد اور خواہشات کے مطابق تاویلیں کریں گے
- ۲۴ : بظاہر میٹھی میٹھی باتیں اور خوش اخلاق کے مجسمے لیکن اندر سے مسلمانوں کے بغض و کینہ سے بھرپور ہوں گے
- ۲۵ : بت کے پجاریوں کے حامی اور مسلمانوں کے دشمن ہوں گے۔

بحمدہ تعالیٰ یہ صفات من حیث الجماعۃ خارجیوں نجدیوں اور وہابیوں دیوبندیوں میں پائی جاتی ہیں۔

وہابیوں دیوبندیوں کی علامات
پر
فقیر اویسی غفرلہ کا تبصرہ

تمہید

(۱) نبی اکرم شفیع معظم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اپنی امت کو ہر بد مذہب سے بچ رہنے کی وصیت فرمائی لیکن خارجیوں (وہابیوں دیوبندیوں) سے نہ صرف بچنے کی تلقین فرمائی بلکہ ان کا علمی عملی نقشہ کھینچ کر گویا امت کے ایک ایک .... فرد کو خارجی (وہابی۔ دیوبندی) ٹولہ کی تصویر (فوٹو) ہاتھ میں پکڑا دی تاکہ قیامت میں کسی کو ان سے بے خبری اور جہالت کا عذر نہ ہو فقیر اویسی ان علامات اور نشانات کو تبصرہ کرتا ہے تاکہ دور حاضرہ اور آنے والی نسلوں کے مسلمان ان مذہبی بہروپیوں سے بچ سکیں۔ کیونکہ دجال لعین کا ساتھ دینے والے بھی یہی لوگ ہوں گے

(ازالہ توہمات قبل از تبصرہ)

(۲) یاد رہے کہ یہ علامات بحیثیت جماعت کے بیان کئے جائیں گے۔ اگر کسی فرد میں یہ علامات نہ ہوں تو بھی کوئی حرج نہیں یا بعض ایسے علامات ہمارے بعض اہلسنت میں پائے جاتے ہیں

ہمارے اہلسنت کو بعض وہابی دیوبندی دھوکہ میں ڈالتے ہیں کہ یہ علامات ہمارے فلاں صاحب میں نہیں یہ کہہ دیتے ہیں فلاں علامات ہمارے فلاں صاحب میں بھی پائے جاتے ہیں۔

(۳)

ان علامات کے سنت رسول ہونے میں شک نہیں لیکن جب خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں خارجیوں (وہابیوں دیوبندیوں) کی علامات بتائی ہیں تو ہم ان علامات کو من حیث العلامۃ خارجیوں وہابیوں دیوبندیوں کے لئے مانیں گے۔ اور من حیث السنۃ شریعت تصور کریں گے اور کہیں گے کہ واقعی کام اچھا ہے لیکن بدعقیدہ عامل کا انجام بُرا جیسے مشرکین عرب طواف کعبہ معظمہ کے عامل بھی تھے اور لبیک لبیک بھی پکارتے تھے لیکن تھے جہنمی۔

لہ اس کی مزید توضیح یوں ہے کہ جیسے انسان کی عرضیات سے تعریف کی جاتی ہے۔

(۴)

فقیر نے مذکورہ بالا علامات جس قدر بیان کی ہیں یہ ہر زمانے تا دجال اسی خارجی ٹولہ کی شاخوں کے مختلف اطوار و ادوار میں ضرور ملیں گی "علماً" یا عملاً ظاہراً یا باطناً جیسا کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں منافقین انہی علامات سے پہچانے جاتے تھے پھر خلافت راشدہ کے آخری ادوار میں اگرچہ ان کا نام بدل گیا لیکن علامات کا نشاں نہ بدلا۔ یہ ضروری نہیں وہ تمام علامات ہر دور کے خارجیوں میں ہوں اور نہ ہی ان کے اطوار ہر زمانہ میں برابر رہتے ہیں بلکہ یہ گرگٹ کی طرح بدلتے تو رہتے ہیں لیکن اپنی عادات پہ مجبور ہو کر ان میں سے بعض علامات و نشانات سے نمایاں ضرور ہو جاتے ہیں۔ مزید توضیح فقیر کی کتاب "ابلیس تا دیوبند" میں دیکھئے۔

معجزہ قرآن اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں جب منافقین نے حضور علیہ الصلوٰۃ سے علم غیب کا انکار کیا اس وقت حکم "حتی یمیز الخبیث من الطیب" نازل فرما کر قیامت تک گستاخوں اور عاشقوں کو علیحدہ علیحدہ کر دیا یہاں تک کہ ہر حکومت وقت کی بہت بڑی جد و جہد کے باوجود بھی وہابی و سنی کبھی یکجا نہیں ہوئے اور نہ ہی تا قیامت اکٹھے ہو سکتے ہیں (انشاء اللہ تعالیٰ) البتہ صلح کلی قسم کے لوگ وہ کسی لالچ اور طمع حرص دنیا و خواہشات نفسانیہ میں پھنسکر یا وقتی ضرورت کے پیش نظر کسی وقت جمع ہو گئے تو عارضی امور کو حقیقت الامر نہیں کہا جا سکتا

دیوبندیوں وہابیوں کی نشانیوں کی
بلا ترتیب تفصیل

اگرچہ فقیر کے مذکورہ بالا مضامین سے اہل فہم نے یقین کر لیا کہ غیب کی

خبریں دینے والے نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کی بتائی ہوئی تمام علامات دیوبندیوں وہابیوں پر فٹ آئی ہیں لیکن پھر بھی بعض غبی المزاج یا غیرت سے دور ہونے والے انسان کو مزید تسلی دلانے کے لئے چند ایک علامات پر تبصرہ ضروری ہے جسے فقیر اویسی غفرلہ مندرجہ ذیل مضمون میں پیش کرنے کی جرأت کر رہا ہے۔

جاننا چاہیئے کہ انسان دو طرح ہیں اہل علم اور بے علم حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر دونوں حضرات کو دونوں طرح کی نشانیاں بیان فرمائی ہیں اہل علم حضرات کو علمی اور عوام صاحبان کو وہابیوں دیوبندیوں کی علامات جسمانی ظاہری حسی بتائیں تاکہ شنیدہ کے بود مانند دیدہ" پر عمل ہو فقیر سب سے پہلے" وہابیوں کی جسمانی ظاہری حسی علامات پر تبصرہ کرتا ہے پھر علمی تاکہ امت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے آخری حجت قائم ہو۔

(سر منڈانا)
(۱) سیماھم التحلیق

اوپر کا جملہ حدیث (پاک صحاح ستہ) کا ہے ملک کے ایک کونے سے دوسرے کونے تک چلے جائیں۔ آپ کو نجدیوں۔ دیوبندیوں وہابیوں کی جماعتوں کے ہر بڑے سر غنے سے چھوٹے ملاتے اور عوام تک سے مشاہدہ ہوگا۔ غیر مقلدوں میں اکثر اور دیوبندیوں میں قلیل کی عام عادت بن گئی ہے کہ سروں کو ننگا رکھیں بلکہ غیر مقلدین نے تو اب نمازیں بھی التزاماً ننگے سر پڑھنی شروع کر دی ہیں۔

معجزہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

یہ بھی ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ ہے کہ ان لوگوں کے سروں سے پگڑیاں اتارلیں تاکہ بھولی بھالی امت آپ کی بتائی ہوئی نشانی کو دیکھ کر یقین کریں کہ یہ وہی ہیں پرانے شکاری جو نئے جال لے کر امت مصطفےٰ

صلی اللہ علیہ وسلم کو بہکانے کے لئے نئے روپ دھار کر پھرتے ہیں۔

سنت نبوی یا نجدی

دیوبندی وہابی ٹولے کا ہر فرد سر مونڈنے پر فخر و ناز کے طور کہتا ہے کہ ہم حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کرتے ہوئے سر منڈاتے ہیں یہ ان کا بہانہ ہے ورنہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت دائماً سر کے بال رکھنا ہے صرف حج کے موقعہ پر بوجہ ضرورت بال مبارک کٹوائے گئے۔ اور اس میں بھی ایک طرف اپنی امت کے لئے صورتِ جواز پیدا کرنا مطلوب تھا دوسری طرف یہ ظاہر کرنا تھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پروانے اور مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دیوانے تڑپ رکھتے ہیں کہ آپکا صرف ایک بال مبارک کونین کی عزت وعظمت اور قدر و قیمت کو قربان کیا جائے تو بھی حق نہیں ہو سکتا۔ آپ کے اس طریقہ کار کو اصطلاح شریعت میں سنت نہیں کہا جا سکتا۔ اس لئے کہ سنت یہ ہے کہ جس فعل پر حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے التزام فرمایا ہو۔ البتہ سر کو منڈوانے کو شعار بنا لینا بدعت سیئہ کا ارتکاب سب سے پہلے محمد بن عبد الوہاب نجدی نے کیا چنانچہ تصدیق کے لئے عرب کی مستند تاریخ الفتوحات الاسلامیہ کے مصنف کا یہ بیان پڑھ لیجئے:

سیما ھم التحلیق تصریح بھذہ الطائفة لانھم کانوا یامرون کل من اتبعھم ان یحلق راسہ ولم یکن ھذا الوصف لاحد من الخوارج والمبتدعة الذین کانوا قبل زمن ھٰؤلاء

(الفتوحات الاسلامیہ ج ۲ ص ۲۶۸)۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ فرمان کہ ان کی خاص نشانی سر منڈانا ہے یہ نجدی گروہ کے حق میں بالکل صراحت سے پائی جاتی ہے کیونکہ یہی لوگ اپنے متبعین کو سر منڈانے کی ہدایت کرتے ہیں یہ سرکار کی بتائی ہوئی یہ نشانی خوارج اور گذشتہ بدین فرقوں میں سے کسی فرقے کے اندر موجود نہیں تھی یہ شعار صرف فرقہ وہابیہ نجدیہ کا ہے

اسے سر منڈانے میں اتنا غلو تھا کہ مرد تو مرد عورتوں کے بال منڈوا دیتا تھا جس کی تفصیل فقیر اویسی غفرلہ درد سینہ کے حوالہ سے پہلے عرض کر دی ہے

چونکہ دیوبندیوں وہابیوں کو نجدی سنت سے پیار ہے اسی لئے ان کا ہر چھوٹا بڑا سر منڈانے کا نہ صرف عادی بلکہ مجبور محض ہے۔

(لطیفہ۸) حضرت خواجہ گل محمد صاحب کوریجہ سجادہ نشین گڑھی شریف ضلع رحیم یار خان کے ہاں ایک دیوبندی وہابی بار بار حاضر ہوتا اسے خواجہ صاحب نے فرمایا کہ تمہارے مذہب کے ہر فرد کا سر منڈا ہوتا ہے اس سے ثابت ہوا کہ جن خارجیوں کی علامت حضور علیہ السلام نے بتائی تھی وہ تمہیں ہو۔ اس نے کہا کہ ہم وہ نہیں ہیں ہم سر کے بال رکھاتے بھی ہیں اور منڈاتے بھی ہیں چنانچہ اس وقت خواجہ صاحب موصوف کو کہا کہ یہی وجہ ہے کہ محمد بن عبد الوہاب نجدی کی نجدی تحریک کا۔ بیا۔ ہوگئی تو آپ میرے سر پر بال دیکھیں گے دو تین ہفتے تک تاب نہ لا سکا آخر سر منڈا ہی دیا خواجہ صاحب نے ہنس کر فرمایا کہ پھر وہی حرکت اس نے جواب دیا کہ حضرت میرے سر میں اتنی سخت کھجلی تھی کہ جب تک سر پہ بال رہے مجھے چین نہیں آتا تھا خواجہ صاحب نے فرمایا یہی میرے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ ہے کہ نہ صرف تم بلکہ تمہاری جماعت کا ہر فرد اسی طرح سر منڈانے پر مجبور ہے۔

اور اس علامت کو اپنے اکابر کے لئے فخریہ طور بیان کرتے ہیں چنانچہ احمد علی لاہوری نے دکانگرسی حسین احمد کے مرنے کے بعد ہفت روزہ خدام الدین لاہور کا مدنی نمبر بتاریخ ۲۴ جنوری ۱۹۵۸ء کو نکالا تو اس کے صفحہ ۲۹ پر اپنے آقا کانگرسی حسین احمد کا حلیہ یوں بیان کیا کہ میانہ قد سر منڈا ہوا لمبی داڑھی الخ

اہل اسلام ان کی اس نشانی کو ہر ملک اور ہر علاقہ میں پائیں گے اور پھر غور فرمائیں کہ یہ لوگ کون ہیں اسی لئے نہیں کہ وہ ہمارے حریف ہیں بلکہ اس ارادہ پر کہ آقا نے

کائنات مولائے شش جہات حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ ہے انہیں دیکھ کر آج بھی عاشق مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم اپنے نبی پاک شہ لولاک صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی تصدیق کرتا ہے اور مخالفین اسلام کو بتاتا ہے۔

(۲) مونچھے چٹ صفا

(سِيْمَاهُمُ التَّسْبِيْدُ)

یہ جملہ بھی حدیث (عینی شرح بخاری) کا ہے

نجدیوں وہابیوں دیوبندیوں میں یہ علامت بھی نمایاں ہے ہر جگہ ہر علاقہ میں آپ کو داڑھی لمبی اور مونچھیں چٹ صفا والا انسان ملے گا تو تحقیق و تجسس کے بعد معلوم ہو گا کہ یہ مسلکاً نجدی دیوبندی وہابی ہے اس لئے کہ حضور تاجدار انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے سینکڑوں سال پہلے مونچھیں مونڈنے والے کو اپنا امتی ہی نہیں مانا بلکہ اسے خارجی (خارج از اسلام) سے موسوم فرمایا تاکہ کوئی امتی ان عیار شکاریوں کے جال میں نہ پھنسے۔

مونچھ تراش کو دُرّے مارو

حضرت امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جو مونچھیں مونڈے اسے سخت سزا دی جائے چنانچہ حضرت علامہ بدرالدین عینی شارح بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ عمدۃ القاری ص ۴۴ ج ۴ لکھتے ہیں کہ "وکان یری حلقہ مثلۃ ویامر بادب فاعلہ"

یعنی حضرت امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ مونچھیں مونڈنے کو مثلہ کے حکم میں شامل کرتے اور فرماتے مونچھیں مونڈنے والے کو سزا دی جائے اس طرح سفر السعادت ص ۲۲۷ ج ۲ اور زاد المعاد ص ۱۶۳ ج ۱ میں ہے کہ "یعزر فاعلہ" درّے مارے جائیں ہر اس شخص کو جو مونچھیں مونڈتا ہے۔

(فائدہ) ہم اگرچہ کسی کو دُرّے مارنے کے مجاز نہیں کیونکہ یہ گورنمنٹ (حکومت وقت) کا کام ہے لیکن اتنا تو یقین ہو گیا کہ داڑھی لمبی رکھ کر پھر مونچھیں چٹ صفا کرنا بدمذہبی اور خروج از اسلام کی نشانی ہے

مونچھیں مونڈنا بدعت

حضرت امام مالک و دیگر ائمہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے فرمایا حَلْقُ الشَّارِبِ بِدْعَةٌ مونچھیں مونڈنا بدعت ہے (سفر السعادۃ ص ۲۲۷ ج ۲ وزاد المعاد ص ۱۶۳ ج ۱ و مدارج النبوۃ ص ۳ ج ۱)۔ آئمہ رحمہم اللہ تعالیٰ کا فیصلہ حق ہے اس سے اہلسنت کے کسی فرد کو انکار نہیں ہو سکتا البتہ وہابی دیوبندی انکار کریں گے لیکن وہ بھی مجبور ہیں اس لیے کہ ہم پہلے ثابت کر چکے ہیں کہ مونچھیں مونڈنا خارجیوں کی نشانی ہے اور چونکہ یہ طریقہ خارجیوں کا ہے اس لیے بدعت سیئہ ہے لیکن افسوس ہے کہ دیوبندی وہابی فرقہ کے ہاں یہ سنت اور محبوب سنت ہے۔ ہماری اس تحقیق سے واضح ہو گیا کہ

وہابی دیوبندی بدعتی ہیں

وہابی دیوبندی انبیاء و اولیاء علیہم السلام سے متعلق امور کو بدعت و شرک کی آڑ میں روکنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگاتا ہے بلکہ جان و مال اور آل و اولاد عزت و آبرو اس پر نثار کرنے کو فخر سمجھتا ہے اور کہتا ہے کہ یہی ہمارا جہاد ہے۔ اگرچہ وہ اس غلطی کی سزا بھگتے گا لیکن افسوس ہے کہ جتنا بدعات سیئہ انہی میں پائی جاتی ہیں دوسرے کسی فرقہ میں نہیں پائی جاتیں پھر ظالموں کی سینہ زوری کی کمال ہے کہ ان اپنی بدعات کو سنت مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم ثابت کرنے پر قرآن و احادیث کے بے محل عبارات فرفر پڑھتے ہیں اگرچہ اس تحریف کی انہیں سخت سے سخت سزا ملے گی۔

مونچھیں مونڈنا اور ناک کاٹنا برابر

آجکل تو لوگ داڑھی مونڈنے اور بعض دین کی ٹھیکیداری کے باوجود مونچھیں مونڈنے کو فخر سمجھتے ہیں. حالانکہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا، مونچھیں مونڈنا مثلہ ہے۔ چنانچہ سفرالسعادۃ علی کشف الغمہ ج۲ ص۲۳ میں ہے. کہ قال الامام مالک یکتفی فی ذلک ان یظہر طرف الشفتہ ولا یزید علی ذلک لئلا یصیر مثلۃ[1] یعنی امام مالک رحمۃ اللہ تعالی نے فرمایا کہ مونچھیں صرف اتنا کاٹی جائیں کہ صرف لب کا کنارہ ظاہر ہو۔ اس کے آگے زائد نہ کاٹی جائیں کہ مثلہ میں شامل ہو جائے

(ف) مثلہ دراصل عبرتناک سزا کو کہتے ہیں (المنجد) عرف میں "گوش بینی بریدن" غیاث اللغات ص۴۲۱ یعنی کاٹا ہوا ہونا (یہ دراصل مصدر ہے)

دانا را اشارہ کافی

اگر کسی کو صرف اتنا کہا جائے کہ آپ نکٹے ہیں یا آپ کی ناک کٹ گئی تو میرے خیال میں مخاطب کتنا ہی کمتر کیوں نہ ہو. قائل کے دست بگریباں ہو گا۔ لیکن افسوس کہ داڑھی مونچھوں کے صفایا پر حجام کو گویا انعام دیکر وہی کرتے ہیں جسے ہم سننا بھی گوارہ نہیں کرتے. فرق صرف اتنا ہے کہ ناک کاٹنا اپنے الفاظ ہیں اور "مثلہ" شریعت کی زبان" اس سے اگر ماڈرن مسلمان مغربیت زدہ بھائیوں کو غیرت نہیں آتی تو دین پسند مسلمانوں یا کم از کم دین کے ٹھیکیداروں مونچھ تراش وہابیوں دیوبندیوں اور ان کے مقلدین کو تو شرم کرنی چاہیئے۔

---

[1] وکذا فی عمدۃ القادری شرح البخاری ج۲۲ ص۴۴ وزاد المعاد ص۱۲۴

اہل اسلام از مشرق تا غرب تا قیامت کا ان چاروں مذہبوں پر اتفاق ہو گیا۔ جو ان چاروں سے نکلا اسے باغی اور خارجی قرار دیا بفضلہ تعالی جب سے امت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر عمل پیرا رہی گمراہی سے محفوظ رہی اس لئے کہ ان چاروں مذاہب سے علیحدگی پر عوام و خواص کی نظروں میں وہ شخص بد مذہب سمجھا جاتا پھر وہ علیحدہ مستقل مذہب تو اختیار نہ کرسکتا تھا۔ اسے یا رافضیوں میں بیٹھنا پڑتا یا خارجیوں میں اور ہم نے پہلے عرض کیا کہ مونچھیں مونڈنا خارجیوں کا مذہب چنانچہ امام بدرالدین العینی عمدہ القاری شرح بخاری ج۲۲ ص۴۴ میں لکھتے ہیں۔

"جَاءَ فِی الْحَدِیْثِ اَنَّہٗ قَالَ فِی الْخَوَارِجِ سِیْمَاھُمُ التَّسْبِیْدُ وَھُوَ حَلْقُ الشَّارِبِ مِنْ اَصْلِہٖ"

حدیث شریف میں خارجیوں کی علامت بتائی گئی ہے کہ مونچھیں مونڈنا ان کا شعار ہوگا۔

(ف) اَلتَّسْبِیْدُ اَیْ بِالسِّیْنِ وَالدَّالِ الْمُہْمَلَتَیْنِ بَیْنَہُمَا الْبَاءُ الْمُوَحَّدَۃُ قَالَ ابْنُ الْاَثِیْرِ مَعْنَاہُ الْحَلْقُ وَاسْتِیْصَالُ الشَّعْرِ" یعنی تسبید مصدر ہے جس میں لفظ سین کے بعد دال ہے اور ان کے درمیان باء موحدہ ہے۔ یعنی بال مونڈنا اور بالوں کو جڑ سے اکھیڑنا۔

متلاشی حق پر واضح ہو گیا کہ احادیث صحیحہ مرفوعہ سب ہی اہلسنت کے مذہب کی تائید و تاکید ہے پھر اگر مجتہدین نے بھی احادیث کی روشنی میں اپنا عمل واضح فرمایا اور یہ بھی تصریح مل گئی کہ مونچھیں مونڈنا خارجیوں کا مذہب ہے اب کونسا سرپھرا ہے کہ جو حق مذہب کو چھوڑ کر خارجیت کو قبول کریگا سوائے وہابیہ دیوبندیہ کے کہ انہیں خارجیت پر ناز ہے اور اپنے جمیع عقائد و مراسم و معمولات کو خوارج کے مطابق ڈھالنے کی جدوجہد کرتے ہیں۔

خارجی مذہب کے برعکس

اسلامی مونچھیں

احادیث مبارکہ و روایات صحیحہ کچھ پہلے بیان کی گئی ہیں اور کچھ داڑھی بڑھانے کے رسالہ میں درج کر دی ہیں۔ کچھ یہاں بھی لکھی جاتی ہیں۔

عن عائشۃ قالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشر من الفطرۃ قص الشارب واعفاء اللحیۃ (الحدیث)

روایت مسلم (مشکوٰۃ باب السواک) والبخاری ص ۸۷۳ ج ۲

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ دس چیزیں فطرت انسانی سے ہیں مونچھیں ترشوانا اور داڑھی بڑھانا۔ وغیرہ۔

(ف) انسان کی فطرت میں داخل ہے کہ داڑھی بڑھائے اور مونچھیں کٹوائے اور قاعدہ ہے کہ جو اپنی فطرت سے بگڑے وہ بہائم و حیوانات میں شمار ہوتا ہے اسی طرح مونچھوں کو چٹ صاف کرنے کو محدثین و فقہائے مثلہ سے تعبیر کیا۔ یعنی ایسا کہ گویا اس کی ناک یا کان کاٹا گیا۔ مزید تفصیل داڑھی والے رسالہ میں ہے۔

(۲)

عن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یقص شاربہ وخلیل الرحمٰن ابراھیم کان یقص شاربہ (ترمذی شریف)

علی الزرقانی ص ۱۶۱ ج ۱

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مونچھ کو کم کرتے تھے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی یہی کرتے تھے۔

(ف) حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اپنا طریقہ دکھا کر مزید ترغیب دیتے ہوئے فرمایا کہ حضرت ابراہیم جنہیں اللہ تعالیٰ نے خلیل اللہ (اللہ کا دوست) کا لقب عطا فرمایا۔ وہ بھی مونچھیں ترشواتے تھے یہ اس لئے کہ ہر انسان جس گروہ سے محبت رکھتا ہو (کوئی بھی گروہ ہو) تو ان کے طریقے پر چلنے کی کوشش کرتا ہے۔ جیسے ہمارے دور کے ماڈرن مسلمان کا حال ہے کہ اسے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے بجائے کسی کو چینیوں کے راہنما سے الفت ہے کسی کو روسیوں کے اور کسی کو سرخوں سے تو کسی کو سفیدوں سے

(۳)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو موئے زیر ناف کو نہ مونڈے اور ناخن نہ تراشے اور مونچھ نہ کاٹے وہ ہم میں سے نہیں۔ (مسلم شریف)

(۴)

کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقص شاربہ و یقول من لم یاخذ من شاربہ فلیس منا (رواہ الترمذی)

زاد المعاد ص ۱۶۱ ج ۱ سفر السعادۃ علی الغریب ص ۲۳۴

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ریش مبارک پکڑتے اور لبوں کو ترشواتے اور فرماتے۔ جو لبوں کو نہ ترشوائے وہ ہم میں سے نہیں

(۵)

عن عائشۃ قالت ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم ابصر رجلا وشاربہ طویل فقال ائتونی بمقص وسواک فجعل السواک علی طرفہ ثم اخذ ما جاوزہ (بزار)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ اس کی مونچھیں بڑھی ہوئی ہیں آپ نے فرمایا کہ میرے پاس

مسواک لاؤ آپ نے مسواک لبوں پر رکھا اس سے زائد جو بال تھے انہیں کاٹ دیا۔

(۶)

عن زید بن ارقم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لم یاخذ من شاربہ فلیس منا۔
(زاد المعاد مع الزرقانی ج ۱ ص ۱۲۱)
رواہ احمد والترمذی والنسائی

زید بن ارقم سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مونچھ سے نہیں لے گا وہ ہم میں نہیں یعنی ہمارے طریقہ کے خلاف ہے

(۷)

کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رای رجلا طویل الشوارب یاخذ شفرۃ وسواکا فضع السواک تحت الشارب ویقص علیہ
کشف الغمہ ج ۱ ص ۴

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کی لمبی مونچھوں کو دیکھتے تو مقراض اور مسواک لے کر مسواک کو اس کی لبوں پر رکھ کر زائد بال کاٹ دیتے تھے۔

(۸)

کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقصوا النواصی واحفوا الشوارب واعفوا اللحی
کشف الغمہ ص ۴۰

حضور علیہ السلام فرماتے پیشانی کے بال نہ کاٹو ہاں لبوں کے بال کاٹو یعنی صاف کرو اور داڑھی بڑھاؤ

(۹)

کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول قصوا الشوارب مع الشفاہ
کشف الغمہ ص ۴۰

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے کہ لبوں کے بال خوب کاٹو۔

(۱۰)

وکان ابن عباس یقول ان الرسول صلی اللہ علیہ وسلم لقد الا عنک جبرئیل فقال ولم یبطی عنی وانتم حولی لا تقلمون اظفارکم ولا تقصون شواربکم ولا تنقون رواجبکم (کشف ص ۴۰)

حضرت ابن عباس نے حضور علیہ السلام سے پوچھا کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام کیوں نہیں آئے آپ نے فرمایا وہ آئیں کیسے جب کہ میرے پاس ہوتے ہوئے نہ تو ناخن تراشتے ہو اور نہ ہی مونچھیں اور نہ ہی صفائی کرتے ہو۔

(۱۱)

عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انھکوا الشوارب واعفوا اللحی
(رواہ البخاری ج ۲ ص ۸۷۵)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مونچھیں ترشواؤ اور داڑھی لمبی کرو

(۱۲)

شرح تحفہ میں جواہر جلالی اور نافع المسلمین اور کنز العباد سے نقل کرتے ہیں کہ حدیث شریف میں ہے کہ قیامت میں اللہ تعالی کا اہل ایمان کو سجدہ کرنے کا حکم ہوگا۔ جن کی مونچھیں دراز ہوں گی ان کی مونچھیں لوہے کی سیخ بن جائیں گی۔ جس کی وجہ سے وہ سجدہ نہ کر سکیں گے۔

(۱۳)

ایک روایت میں ہے کہ جس کی مونچھیں لمبی ہوں گی اس کے اعمال صالحہ آسمان کی طرف نہیں جاسکیں گے یعنی قبول نہیں ہوں گے شرح تحفہ ص۲۷۹

خلاصہ احادیث مذکورہ وبیان مذاہب منصورہ

احادیث مذکورہ میں مونچھوں کے متعلق مختلف احفاء، جز، قص، اخذ، انہماک" واقع ہوئے ہیں۔ بنابریں ائمہ اربعہ ابوحنیفہ، مالک شافعی احمد رحمہم اللہ تعالیٰ کی روایتیں مختلف ہوئیں۔ سید امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ نے "الاحفاء والاخذ" والی روایات کو لیا ہے اور حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے قص والی روایت کو لیا ہے اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے تصریح نہیں ملتی البتہ آپ کے مقلدین ومذہب شافعیہ کے ائمہ مجتہدین نے امام مالک رحمہم اللہ علیہ کے مطابق عمل کیا ہے اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب حنفیہ کے مطابق ہے

مذاہب مذکورہ کا طریقہ استدلال کتب ذیل میں درج ہے۔

۱۔ سفر السعادت علے کشف الغمہ ص۲۲۷ ج۳

۲۔ عمدۃ القاری شرح بخاری ص۴۳۔۴۴ ج۲۲ ۳۔ فتاوی نذیریہ ص۳۶ ج۳

۴۔ زاد المعاد علے الزرقانی ص۱۶۲ ج۱ وغیرہ وغیرہ تقریباً ہر بڑی کتب بالخصوص کتب سیر وشروح فقہ میں تفصیل سے لکھا گیا ہے۔

خارجی ٹولہ

مذکورہ بالا ائمہ اربعہ کے پیروکاروں کو اصلاح اسلام میں اہلسنت والجماعت کہا جاتا ہے جو ان چاروں کے خلاف ڈیڑھ انچ کی اپنی مسجد کھڑی کرتا ہے اسے خارج از اسلام سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ کچھ مونچھوں کے بارے میں بھی یہی بات ہے

کہ خارجی ٹولہ نے مذکورہ بالا آئمہ کے خلاف مونچھیں منڈوانا اپنا شعار بنایا۔ بحمدہ تعالیٰ ہم اہلسنت کو اپنے ائمہ اربعہ کی تحقیق نصیب ہوئی لیکن دیوبندی اور غیر مقلدین وہابی خارجی ٹولہ کے نقش قدم پر چل رہے ہیں۔

فیصلہ

اور یہ بھی افضلیت واستحباب کے خلاف ہے ورنہ اگر احادیث مذکورہ کے کسی مصداق پر عمل کیا جائے تو تمام آئمہ جواز پر متفق ہیں۔ چنانچہ امام بدرالدین العینی شارح بخاری لکھتے ہیں ذھب قوم من اھل مدینۃ الی ان قص الشارب ھو المختار علی الاحفاء ص۴۴ ج۲۲ یعنی اہل مدینہ ودیگر ائمہ واسلاف مختار رہے ہیں

(ف) اہل مدینہ ودیگر قوم کے آئمہ مراد

(۱) سعید بن مسیب (۲) عمروہ بن زبیر (۳) جعفر بن زبیر (۴) عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ (۵) ابوبکر بن عبد الرحمٰن بن حارث (۶) حمید بن ہلال (۷) حسن بصری (۸) محمد بن سیرین (۹) عطاء بن ابی رباح رحمہم اللہ تعالیٰ یہ حضرات معمولی علماء نہیں بلکہ مستقل مجتہد اور اکثر صاحب مذہب ہیں انہی حضرات کے عمل کو حضرت امام مالک اور حضرت امام شافعی کے مجتہدین رحمۃ اللہ علیہ نے ترجیح دی ہے

وقال الطحاوی ونحالفہم فی ذلک آخرون فقالوا بل یستحب احفاء الشوارب ونراہ افضل من قصہا،

امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا! کہ مذکورہ بالا کے خلاف بعض دوسرے ائمہ احفاء کو افضل مانتے ہیں

حضرت علامہ عینی شارح بخاری فرماتے ہیں

"اراد بقولہ الآخرون" جمہور السلف منہم اہل الکوفۃ ومکحول ومحمد بن عجلان ونافع بن عمر رحمۃ اللہ تعالیٰ

انہی جمہور کے قول کو ہمارے ائمہ احناف رحمہم اللہ علیہ اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے ترجیح دی ہے اس لئے کہ صحابہ کرام رحمہم اللہ علیہ مثلاً ابن عمرو ابو سعید خدری و رافع بن خدیج و سلمہ بن اکوع و جابر بن عبداللہ و ابو اسید و عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا یہی مذہب ہے۔ ذکر ابن ابی شیبۃ باسنادہ الیہم کذا فی العینی شرح البخاری ص۴۴ ج۲۲

خلاصۂ بحث

فہیم و ذکی بلکہ کند مزاج اور غبی بھی اس طویل بحث سے سمجھ گیا ہوگا کہ مونچھیں ترشوانا کتروانا، کم کرنا۔ سنت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے جس کی تعبیر آمہات مصطفویہ علے صاحبہا التحیۃ والثناء نے مندرج طریقہ سے فرمائی

(احناف رحمہم اللہ تعالیٰ کی کتب معتبرہ)

درمختار اور ردالمحتار (شامی) میں ہے کہ مونچھوں کو کم کرنا سنت ہے اتنی کم کرے کہ ابرو کی مثل ہو جائے یعنی اتنی کم ہوں کہ اوپر والے ہونٹ کے بالائی حصہ سے نہ لیں۔

۲: مدارج النبوۃ ج۱ ص۳۱ لمعات شرح ص۶۷ ج۲ مشکوٰۃ میں ہے

وقد اشتھر عن ابی حنیفۃ ینبغی ان یاخذ من شاربہ حتی یصیر مثل الحاجب: وغیرہ وغیرہ اس طرح تقریباً تمام متون وفتاوی و شروح کتب احناف میں ہے

اہلسنت عوام

مونچھیں کٹوانا ہمارے مسلک میں ہے لیکن نہ اتنا کہ لبوں کو بالکل کاٹ دیا جائے بلکہ ابرو کی مقدار باقی رکھی جائیں ورنہ پھر اہلسنت حنفی نہیں بلکہ خارجیوں کے مذہب پر عمل ہوگا۔

دیوبندی علماء و عوام

فقیر نے احناف کی معتبر کتب اور بڑے مضبوط دلائل سے ثابت کیا ہے کہ ابرو برابر مونچھیں باقی رکھنا سنت ہے اگر واقعی تم حنفیت کے مدعی ہو تو اسی پر عمل کرو ورنہ خارجیت کی چھاپ تو پہلے بھی تم پر لگی ہوئی ہے اس سے مزید مہر ثبت ہو جائے گی۔

غیر مقلدین علماء و عوام

اگر واقعی تم حدیث شریف کے قائل ہو تو تحقیق پر مونچھیں منڈوانا چھوڑ دو۔ بلکہ معمولی ترشواؤ یا ابرو کے مثل باقی رکھو۔ جیسا کہ تمہارے میاں صاحب نے اعتراف کیا ہے لیکن مونچھیں منڈوانے اور بالکل چٹ صفا کرنے سے خارجی مذہب کا شعار نصیب ہوگا۔ اور وہ تمہیں بظاہر منظور نہیں۔ ورنہ ہمیں تو پہلے یقین ہے کہ تم خارجی ہو۔ اس کے بعد پھر بات کھل کر آجائیگی تو تمہیں وہی ہو

اہلسنت بھائیو!

ان چالاکوں سے بچو۔ اپنے اسلاف صالحین کی تحقیقات اور ان کے معمولات و عقائد پر مضبوط رہو۔ یا خود دین پڑھو اور اسلاف رحمہم اللہ تعالیٰ کے فیصلے دیکھو مثلاً مونچھیں مونڈنے کا مسئلہ ہے آپ حضرات دیکھ رہے ہیں کہ ہم اہلسنت کا معمول مونچھیں ترشوانا اور وہابی دیوبندی پارٹی کا مونڈنا اس پر اسلاف رحمہم اللہ تعالیٰ کا فیصلہ آپ پڑھ چکے کہ مونچھیں مونڈنے والے خارج از اسلام اور وہ امت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں داخل نہیں

حرفِ آخر

فقیر نے اپنی بساط کے مطابق ثابت کیا ہے کہ مونچھیں مونڈنا بدعت اور خارجیوں

کی سنت اور حرام اشد حرام ہے۔ ہاں ترشوانا، کم کرنا، چھوٹی کرنا اور اس طرح کرابرو کے برابر نظر آئیں یا اس سے تھوڑی سی کم زائد سنت ہے۔ لیکن مونڈنا کسی طرح بھی کسی امام حق کا مذہب نہیں اور نہ ہی کسی کا قول ہے۔ سوائے خارجیوں کے اور خارجیوں کی سنت کسی کو پسند ہے تو عمل کرے ہم تو خارجیوں کو دشمنانِ اسلام اور اعدائے نبی خیر الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام سمجھتے ہیں۔

مونچھوں کے متعلق مزید تحقیق فقیر کے رسالہ "نصرۃ الملہم فی مسئلۃ المسلم" میں ہے۔

۳۔ پیشانی پر سیاہ داغ

ہمارے عوام کاشتکاروں اور بادیہ نشینوں کی عادت ہے کہ جب کسی جانور یا کتے میں ایذارسانی کا مادہ پاتے ہیں تو اسے داغ یا اسے کسی ایسی علامت سے نمایاں کرتے ہیں کہ جس سے خلق خدا کو یقین ہو جاتا ہے کہ یہ جانور یا یہ کتا موذی ہے۔ بلاتمثیل یہاں سمجھئے کہ بفتوائے مفتی کائنات قاضی شش جہات آقائے انبیاء و امام المرسلین و رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم "ھم شر الخلق والخلیقۃ" یعنی ایسے لوگ (وہابی، دیوبندی) تمام انسانوں اور جانوروں وحیوانوں سے شریرترین ہیں تو اللہ تعالیٰ نے بھی تمام بد مذاہب میں شریرترین لوگوں کی پیشانیوں کو داغ دیا ہے۔ پہلے جس مذہب سے تعلق رکھتا ہو لیکن جونہی وہابیت دیوبندیت میں داخلہ لے گا تو ہفتہ عشرہ گذرتے نہیں پائے گا کہ اس کی پیشانی پر سیاہ دھبہ نمایاں نظر آئیگا ناظرین کو یقین ہونا چاہئیے اور فقیر کی اس تحریر کے پڑھنے کے بعد خود مشاہدہ فرمائیں کہ دیوبندی وہابی بالخصوص تبلیغی جماعت کا یہ وصف اتنا ظاہر ہے کہ اب اس کے متعلق کچھ کہنے سننے کی ضرورت نہیں مثال کے طور پر آپ کو ایسے بے شمار نمازی ملیں گے جنہیں نماز پڑھتے ہوئے چالیس پچاس سال گذر گئے لیکن ان کی پیشانیاں

خالی سجدوں کے نشان سے بے داغ ہیں اور یہاں تبلیغی جماعت کے نمازیوں کو جمعہ جمعہ آٹھ دن بھی نہیں ہو پاتے کہ ان کی پیشانیاں داغدار ہو جاتی ہیں اب اس کی وجہ سوائے اس کے اور کیا تلاش کی جا سکتی ہے کہ یہ لوگ سجدہ نہیں کرتے، پیشانیوں کو سجدوں سے داغا کرتے ہیں تاکہ مسلمانوں پر اپنی نماز خوانی کی دھونس جمائیں

اس کے متعلق فقیر نے چند حوالے عرض کر دیئے ہیں

(سوال) قرآن مجید میں ہے۔ سیماھم فی وجوھھم من اثر السجود"

ان کی نشانی ان کے چہروں میں ہے سجدے کے اثر سے۔ اس سے معلوم ہوا کہ یہ داغ اللہ تعالیٰ کو محبوب ہے اسی لئے یہ نشان بناتا ہے کہ یہ لوگ خدا تعالیٰ کے محبوب ہیں

جواب نمبرا: یہ احمقانہ استدلال ہے اس لئے کہ سلف صالحین میں کسی نے بھی یہ معنیٰ نہیں کیا بلکہ اس کے متعلق ہمیں تفاسیر میں چار اقوال ملے ہیں

۱۔ وہ نور کہ بروز قیامت ان کے چہروں پر سجدہ کی برکت سے چمکیگا۔

۲۔ خشوع وخضوع و روشنی نیک جس کے آثار صالحین کے چہروں پر دنیا ہی میں بے تصنع ظاہر ہوتے ہیں

۳۔ چہرے کی زردی کا قیام اللیل وشب بیداری سے ہوتی ہے۔

۴۔ وضو کی تری اور خاک کا اثر کہ زمین پر سجدہ کرنے سے ماتھے اور ناک پر مٹی لگ جاتی ہے

اعلیٰحضرت قدس سرہٗ نے فرمایا ان میں پہلے دو قول اقوی واقدام ہیں کہ دونوں خود حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سے مروی ہے۔ اور وہ فقیر نے تفسیر اویسی میں درج کئے ہیں۔

ناظرین غور فرمائیں کہ ان دو اقوی اقوال میں سے پہلے قول کی تصدیق تو انشاء اللہ ہم قیامت میں دکھائیں گے کہ ہمارے آقاوں، خلفاء راشدین و صحابہ مطلقین و تابعین و

وتبع تابعین وآئمہ مجتہدین ومشائخ طریقت وعلمائے شریعت رحمہم اللہ تعالیٰ کے چہرے انوار وتجلیات ربانی سے کس طرح نورانی ہیں.

البتہ دوسرے قول کی تصدیق آج ہی آپ زماسکتے ہیں کہ عالم دنیا کے اہلسنت علماء ومشائخ اور خارجیوں۔ نجدیوں۔ وہابیوں دیوبندیوں کے اکابر لیڈروں کو کسی مجمع میں بٹھا کر کسی منصف مزاج غیر متعصب انسان سے پوچھا جائے کہ ان میں نورانی چہرے کون سے ہیں اور ظلماتی کون سے اور آپ خود بھی ملاحظہ فرمائیں کہ اس پارٹی کے جس فرد کو دیکھو گے تو چہروں سے خشکی اور درشتی اور غمناکی ٹپکتی ہے اور دیکھنے والا سمجھتا ہے کہ گویا اسکی ماں مرگئی ہے یا کسی سے ابھی جوتے کھا کے تازہ دم بیٹھا ہے اور بفضلہ تعالیٰ نے ہمارے اہلسنت کے چہروں کو دیکھئے تو الحمدللہ انکے چہروں سے تر وتازگی۔ نورانیت اور نمناکی ٹپکتی ہے

جواب نمبر۲: آیت پاک میں وُجُوھِھِم ہے جِبَاھِھِم نہیں اور ہمارا بتایا ہوا داغ وہابی کے ماتھے۔ پیشانی پر ہے۔ وُجوہٌ وَجۡہٌ کی جمع ہے بمعنی چہرہ اور جِبَاہٌ جَبۡھَۃٌ کی جمع جِبَاھُ کما قال تعالیٰ فتکوی بِھَا جِبَاھُھُم "یعنی زکوٰۃ نہ دینے والوں کے ماتھے داغے جائیں گے. قرآن مجید تو تمام چہرے کی تصریح کرتا ہے اور وہابی صرف ماتھے کی تخصیص کرتا ہے وہ صرف اسی لئے کہ ماتھے پر اسے داغا گیا ہے اور چاہتا ہے کہ اسی کی خواہش کے مطابق معنے بن جائے یہی اس کی گندی عادت ہے کہ قرآن مجید کے معانی کو بدل لیتا ہے اسے کہتے ہیں قرآن مجید کی تحریف

جواب نمبر۳: ماتھے پر داغ کو سِیۡمَاھُم فی وُجُوھِھِم میں داخل کرنا اپنی بد مذہبی پر مہر ثبت کرنا ہے اس لئے کہ یہ اسلاف صالحین رحمہم اللہ تعالیٰ کی تصریح کے خلاف ہے

تفسیر خطیب شربینی میں ہے کہ

قال البقاعی ولا یظن ان من السیما ما یصنعہ بعض المرائین من اثر ھیأۃ سجود فی جبھتہ فان ذلک من سیما الخوارج

یہ نشان سجدہ جو بعض ریاکار اپنے ماتھے پر بنا لیتے ہیں یہ اس نشانی سے نہیں جسے قرآن مجید نے بیان کیا ہے بلکہ یہ خارجیوں کی نشانی ہے

(السنیۃ الانیقۃ ص۲۵)

دیکھ لیا آپ نے اے برادر مسلم! کہ یہ ماتھے کا کالا سیاہ دھبہ اللہ تعالیٰ کے قہر وغضب کی علامت ہے. جسے جاعتی شعار خالق کائنات نے. شر الخلق والخلیقۃ خارجی ٹولہ کو بخشتا ہے

(سوال) امام سجاد سیدنا زین العابدین علی بن حسین بن علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہم کی پیشانی مبارک پر سجدہ کا یہ نشان تھا۔ اسی طرح حضرت علی بن عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے متعلق بھی منقول ہے اسی طرح دیگر اکابر ائمہ رحمہم اللہ کے متعلق سے مروی ہے.

جواب:۔ اس بارے تحقیقی حکم یہ ہے کہ اگر قصداً اور ریاء کے طور پر ہو تو یہ فعل حرام اور گناہ کبیرہ ہے بلکہ یہی نشان استحقاق جہنم کا نشان ہے جب تک توبہ نہ کرے اگر یہ نشان کثرت سجود سے پڑ گیا اگر وہ سجدے ریاء کے طور پر تھے تو بھی عامل کو جہنمی سمجھا جائے گا۔ اگرچہ یہ داغ فی نفسہ جرم نہیں مگر چونکہ ریاء کے جرم سے پیدا ہوا لہٰذا وہ بھی جہنمی کی نشانی اور اگر وہ سجدے ریاء کے طور نہیں بلکہ خالصاً لوجہ اللہ تعالیٰ تھے مگر عامل اس دھبہ سیاہ پر خوش ہے کہ لوگ اسے عابد ساجد جانیں گے چونکہ اس قصد سے وہ ریاء کا مرتکب ہوا۔ بنا بریں یہ سیاہ دھبہ ایسے شخص کے لئے مذموم ہے اگر کثرت سجود میں ریاء کے بغیر بلا قصد نشان پڑا اور اس سے وہ خوش بھی نہیں تو ایسا نشان ایسے شخص کیلئے مذموم ہے یا نہیں

کیونکہ کثرتِ سجود میں ریاء کے بغیر بلا قصد نشان پڑا اور اس سے وہ خوش بھی نہیں تو ایسا نشان ایسے شخص کے لئے محمود ہے ہمارے اسلاف صالحین رحمہم اللہ تعالے اور موجودہ بعض اہلسنت میں ایسا دھبہ بحمد تعالیٰ محمود ہے اس لئے کہ ہم ہر سنی مسلمان پر نیک گمان رکھتے ہیں اور بحکم قرآن مجید اور یہ ارشاد نبوی ایسے لوگوں کو ریاء سے محفوظ سمجھتے ہیں اگرچہ وہابی دیو بندی ٹولہ کی ہر عبادت ان کی گستاخی نبوت کی وجہ سے اللہ کے منہ پہ ماری جاتی ہے لیکن تاہم ان کے اطوار اور عادات خود شاہد ہیں۔ کہ ان کی ہر عبادت و اطاعت ریاء اور نمائش سے خالی نہیں ہوتی مشاہدہ شرط ہے بالخصوص نماز کا معاملہ تو ان کا ایسا نمایاں ہے۔ کہ صرف دو چار ہفتوں میں ان کی کسی پارٹی میں شامل ہونے کے بعد اللہ تعالیٰ کی طرف سے غیظ و غضب کا نشان ان کی پیشانی پر داغا جاتا ہے۔

(۱۴) گردن موٹی

آپ ملک کے ایک کونے سے دوسرے کونے تک چلے جائیے۔ دیوبندی وہابی ٹولے کی تمام شاخوں کے ایک ایک فرد کی گردن اتنی موٹی پائیں گے کہ تیلی کے کولہو کی لٹھ بھی دیکھ کر شرمسار ہو۔

کسی حدیث سے ماخوذ نہیں بلکہ فقیر نے طبی تجربہ کے مطابق عرض کیا ہے جو بفضلہ سو فیصد صحیح ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ اطباء نے لکھا ہے کہ جو شخص سر بار بار منڈائے تو اس کی گردن لازماً موٹی ہوگی (طب اکبر وغیرہ)

(۱۵) چادریں موٹی پنڈلی پر

یہ کسی مستقل حدیث مبارک کا ٹکڑا نہیں بلکہ وہ گستاخ رسول ذوالخویصرہ جس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ناراضگی پہ ابھارا وہ جب حاضر ہوا تھا تو چادر

موٹی پنڈلی پہ باندھی ہوئی تھی۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ آنے والی نسلوں میں ایسے گستاخ پیدا ہوں گے۔ چنانچہ ان خارجیوں وہابیوں دیوبندیوں نجدیوں کو اس کی وراثت میں ملی ہے اس کا رنگ و روپ بھی ویسے ہی نصیب ہوا چنانچہ مندرج ذیل علامات بھی اسی منحوس وراثت کی کڑی ہیں

(۱۶) (گھنی اور لمبی) ڈاڑھی

جہاں اور جس علاقہ میں دیکھو گے یہ لوگ اپنی ڈیڑھ گز اور چوتھے بٹن پر اور انبوہ دار ڈاڑھی شریف کی وجہ سے نمایاں نظر آئیں گے۔ ڈاڑھی شریف ایک نہایت محبوب سنت ہے جس سے مسلمان کی بحیثیت مسلمان ہونے کے ممتاز شان ہوتی ہے لیکن سرکار دو عالم تاجدار عرب و عجم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بد دعا سے اس پارٹی خارجی (دیوبندی، وہابی، نجدی) کو کچھ اس طرح لگتی ہے جیسے سکھ اور یہودی کا چہرہ۔

فقیر کے اس جملہ سے کوئی صاحب چیں بجبیں نہ ہوں وہ اس لئے کہ داڑھی شریف واقعی سنت ہے لیکن اس کی بھی حد متعین ہے جسے قبضہ سے تعبیر کیا جاتا ہے لیکن غیر مقلدین وہابی کی داڑھی تو ناف سے متجاوز ہو کر نا معلوم کہاں تک اس کا آخری حصہ پہنچتا ہے اور مودودی کی پارٹی سرے سے قبضہ کے بھی قائل نہیں وہ ایک دو انگلی کے برابر کو داڑھی سمجھتے ہیں۔

دیوبندی جو بظاہر حنفی بنے پھرتے ہیں درحقیقت یہ بھی غیر مقلدین کے چھوٹے بھائی ہیں انہیں ہمارے ہاں گلابی وہابی کہا جاتا ہے یہ بھی داڑھی کے مسئلے میں غیر مقلدین کی طرح ڈیڑھ گز اور چوتھے بٹن سے بھی آگے ہیں۔

لطیفہ

وہابی دیوبندی ٹولہ کو اپنی ہر عبادت پر ناز ہے لیکن داڑھی کے

مسئلے میں تو عالم اسلام کے جملہ مسائل و احکام شرعیہ سے انہیں داڑھی رکھانے پر بڑا ناز ہے اور قدرتی طور ان کے ہر فرد کو داڑھی کے بال اتنا گھنے اور بسیار نصیب ہوتے ہیں دور سے دیکھو تو ایسے معلوم ہوتا ہے گویا بکری کا بچہ کسی کے منہ میں ہے اس سے ہمارے عوام حیران ہیں کہ انہیں اتنا گھنی اور بڑے بالوں والی داڑھی کیوں نصیب ہوئی انہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ ذوالخویصرہ ابوالوہابیہ کا حُلیہ ایسے ہی تھا اور انکو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق ایسا نصیب ہونا لازمی امر ہے

خصوصی توجہ

ناظرین حضرات صرف داڑھی مقصود ہے یا مقصود کائنات سرور شش جہات علیہ افضل الصلوات واکمل التحیات کی سنت کے مطابق عمل ظاہر ہے کہ ہر طالب حق کا جواب یہی ہے کہ سنت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم مطلوب ہے اب فقیر اویسی غفرلہ کو کہنے دیجیے کہ ان غریبوں کو سنت نبوی نصیب ہوئی ہی نہیں اس لیے

(۱) مقدار سنت کے مطابق نہیں جیسا کہ اوپر کے سطور میں فقیر نے تفصیل سے عرض کیا ہے (۲) مقدار قبضہ کے بعد داڑھی کو تیل سے آراستہ رکھنا سنت ہے لیکن ان بیچاروں کی داڑھی کو تیل نصیب نہیں ہوتا یہ غریب یا سرے سے تیل داڑھی کو لگاتے نہیں اگر لگاتے ہیں تو قدرت ظاہر ہونے نہیں دیتی ہم نے تو جب بھی ان کی پارٹی کے اکابر و اصاغر کے جس کسی کو دیکھا ہے چہرے سے خشکی ٹپکتی نظر آئی ہے اور بس

(۳) داڑھی کو کنگھا دینا بھی سنت ہے لیکن ہم نے کبھی ان کی داڑھی کو کنگھے سے سیدھا نہیں دیکھا۔

جب بھی ان کی داڑھیوں کو دیکھا جاتا ہے ان کے ایک ایک بال میں درجنوں بل اور ان کا ہر بل بتاتا ہے کہ یہ داڑھی سنت نبوی کے مطابق نہیں بلکہ جناب

ذوالخویصرہ کی یادگار ہے اور سرکار مدینہ صلے اللہ علیہ وسلم کے معجزہ کا اظہار ہے۔ اس کے متعلق مزید براں فقیر کی کتاب "نعمۃ المنعم فی لحیۃ المسلم" کا مطالعہ کیجیے۔

(۸) اُبھری ہوئی پیشانی

اس کے متعلق سیاہ داغ پر مفصل تبصرہ ہو چکا ہے البتہ اس سے اتنا مزید یاد رکھنا ضروری ہے کہ دور نبوت میں ذوالخویصرہ کے علاوہ ثعلبہ نامی بدقسمت کی بھی یہی علامت تھی جس کا نقشہ روح المعانی صـ پارہ دہم اور روح البیان صـ پارہ دہم میں کھینچا ہے۔

(۹/۱۰) اونچے رخسار اور گہری آنکھیں

یہ اُن کے موٹے پن کی طرف اشارہ ہے یعنی خارجیوں۔ وہابیوں، دیوبندیوں نجدیوں کی پارٹیوں کے اکثر افراد پیٹ پرستی کی وجہ سے موٹے ہوں گے۔ اب دیکھ لیں کہ جہاں ان کا اجتماع ہوتا ہے اگر ان کے چہروں پر ذوالخویصرہ والی داڑھی نہ ہوتی تو عوام دیکھ کر یقین کرتے کہ یہ دبلے پتلے پاکستانی پہلوان ہیں مزید تفصیل فقیر کی کتاب "ابلیس تا دیوبند" میں ہے

ان کی نماز روزہ کی پابندی پر بڑے بڑے نیک نمازی رشک کریں گے اس کا مشاہدہ تو اب ہم سب کر رہے ہیں کہ ان کے نماز روزہ اسی طرح ان کے جملہ اعمال صالحہ کی پابندی اتنی بلندی پر ہے کہ دیکھنے سننے والے الٹا ہم اہلسنت کو ڈانٹتے ہیں کہ تم ان فرشتہ خصلت (دیوبندی۔ وہابیوں۔ نجدیوں۔ مودودیوں) سے تعصب کرتے ہو۔ ہم عوام بیچاروں کو کس طرح سمجھائیں کہ عزیزو! ان بگلوں کو ہم جانتے ہیں۔ تم ان کی خضری صورتوں کو دیکھ رہے ہو۔ اور ہم ان کے گندے

عقائد کا رونا روتے ہیں لیکن ہم غریبوں کی کوئی نہیں سنتا۔

حکایت: بگلہ عموماً جھیلوں۔ بڑی ندی نالوں پر نہایت عاجزانہ منکسرانہ شکل بنا کر جھیل وغیرہ کے کنارے پر کھڑا ہو جاتا ہے۔ چھوٹی مچھلیاں بڑی مچھلیوں کو کہتی ہیں کہ نانیو! مبارک ہو! کہ ہمارے علاقہ میں حضرت خضر تشریف لائے ہیں۔ بڑی مچھلیاں کہتی ہیں خبردار بچ کے رہنا اس کی شکل و صورت پر مت بھولنا ان کے قریب بھی نہ جانا ورنہ تمہاری خیر نہیں۔ جو بیچاری اپنے بڑوں کا کہنا نہیں مانتی وہ جونہی اس بگلے کے قریب جاتی ہے وہ ایک جھٹکے سے اس کا کام تمام کر ڈالتا ہے ایسے ہی ہمارے عوام اگر ہمارا کہنا نہیں مانتے وہ ان کے دام تزویر میں پھنس جاتے ہیں جس سے آج نہیں کل قیامت میں اپنی قسمت پہ روئیں گے۔

۱۲ قرآن خوانی، قرآن دانی اور قرآنی خدمات

ہمارے دور میں قرآن خوانی میں تمام جماعتوں سے وہابی۔ دیوبندی نمبر اول پر ہیں۔ یہاں تک کہ محل بے محل آیات قرآنیہ کو ایسے لب و لہجہ میں پڑھتے ہیں کہ عوام سمجھتے ہیں کہ دین اگر ہے تو صرف ان میں باقی تمام پارٹیاں جاہل ہیں۔ قرآن مجید کے ہر شعبہ پہ ان کا قبضہ ہے۔ (۱) حفظ کا سلسلہ ہو (۲) تجی۔ سرکاری مجلسوں اور جلسوں جلوسوں ریڈیو۔ ٹیلیویژن و دیگر تقریبات اور افتتاحات جائز و ناجائز ہر حالت۔ ہر صف ہر قدم پر اسی ٹولی کے افراد اول نظر آئیں گے۔ (۳) تقریروں میں ایسے انوکھے لہجے سے قرآن پڑھیں گے کہ عوام کہنے پر مجبور ہو جاتے کہ حق پہ یہی لوگ ہیں۔ مولوی عطاء اللہ شاہ بخاری کو آج تک ہمارے عوام اہلسنت اسلام کا ایک ہیرا سمجھتے ہیں اور ان کے مبلغین۔ واعظین۔ مقررین کو دیکھیے انہی ڈھنگ سے ہمارے عوام اہلسنت کو پھنساتے بلکہ الٹا ہمارے مبلغین۔ واعظین مقررین ... تے ہیں

کر وہ قرآن نہیں پڑھتے اگرچہ ان وہابیوں۔ دیوبندیوں کا قرآن مجید کا وعظوں۔ تقریروں میں زیادہ سے زیادہ پڑھنا بے موقعہ اور بے محل ہوتا ہے لیکن عوام تو ان کے دام تزویر میں پھنس جاتے ہیں۔

(۳) تجوید۔ قرآۃ کو تو اپنا فن سمجھتے ہیں اور اسی فن کے ذریعے اونچی مجلسوں کی زینت بننے میں بازی لے جاتے ہیں۔

(۴) قرآن کی ترجمانی اور تفسیر کرنے کے استاد ہیں اگرچہ ان کی تفسیریں تحریف و تغییر کا سرچشمہ ہیں مثلاً غلام خان اور مودودی اسی طرح دیوبندیوں۔ غیر مقلدین کی لکھی ہوئی تفسیروں کو اسلاف صالحین رحمہم اللہ تعالیٰ کی تفاسیر کا موازنہ کریں تو آپ کو زمین و آسمان کا فرق محسوس ہوگا۔ چند نمونے فقیر اویسی غفرلہ نے تفسیر اویسی میں پیش کئے ہیں اور چند ضروری نوٹ احسن البیان میں دیکھیے۔

(۵) مدارس کھول کر درس و تدریس کی خدمات تو اتنا بڑھا دیئے گئے ہیں کہ معتزلہ بھی ان کی کاروائی سے انگشت بدندان ہیں اور پھر درس قرآن بوقت صبح و مغرب وغیرہ اور دورۂ قرآن پڑھنے پڑھانے کے ایسے مشاق ہیں کہ ان کا ہر فرد مفسر القرآن اور شیخ القرآن ہے۔ خواہ آیات قرآنیہ کو غلط اور سخت غلط طریقہ سے بیان کریں تفصیل آتی ہے۔

(۱۴) بتوں کی آیات انبیاء و اولیاء و جملہ اہل اسلام پر چسپاں کرنا

یہ معجزہ ہے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ سوائے خارجیوں اور ان کے تابعداروں نجدیوں وہابیوں دیوبندیوں کے اس قسم کی حرکت کسی اور بہتر فرقوں میں سے کسی نے نہیں کی اگر کی ہوگی تو معمول اس بارے میں پہلے مندرج ذیل حدیث مبارک ملاحظہ ہو۔

وَقَوْلُ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ وَمَا کَانَ اللّٰہُ لِیُضِلَّ قَوْمًا بَعْدَ اِذْ ھَدٰاھُمْ حَتّٰی یُبَیِّنَ لَھُمْ مَا یَتَّقُوْنَ وَکَانَ اِبْنُ عُمَرَ یَرَاھُمْ شِرَارَ خَلْقِ اللّٰہِ وَقَالَ اِنَّھُمُ انْطَلَقُوْا اِلٰی آیَاتٍ نَزَلَتْ فِی الْکُفَّارِ فَجَعَلُوْھَا عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ

(رواہ البخاری ص ۱۰۲۴ ج ۲)

اور اللہ عزوجل کا ارشاد (اور اللہ کی شان نہیں کہ گمراہ ٹھہرادے کسی قوم کو بعد اس کے کہ ہدایت دی اس نے ان کو حتیٰ کہ بیان کرے ان کے لئے کہ وہ کس چیز سے کنارہ کش ہیں اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان (خارجیوں) کو اللہ کی تمام خلقت سے بہت بری نگاہ سے دیکھتے تھے اور فرمایا کہ بے شک ایسی آیتوں کو جو کفار کے متعلق نازل ہوئیں انہیں وہ اہل ایمان پر چسپاں کریں گے۔

(ف) یہ حدیث مرفوعاً بھی مروی ہے چنانچہ امام قسطلانی فرماتے ہیں کہ

وَصَلَہُ الطَّبَرِیْ فِیْ تَھْذِیْبِ الْاٰثَارِ فِیْ مُسْنَدِ عَلِیٍّ وَعِنْدَ مُسْلِمٍ مِنْ حَدِیْثِ اَبِیْ ذَرٍّ مَرْفُوْعًا (قسطلانی شرح بخاری ص ۳ ج ۱۰)

طبری نے مسند حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تہذیب الآثار میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک مستند بیان کیا ہے اور مسلم کے نزدیک ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوع حدیث مذکور ہے۔

(ف) ناظرین یہاں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ کے علم غیب کی بھی دلیل ثابت ہوئی۔ مثلاً

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایسے لوگ خارجی ہوں گے جو آیتیں کفار کے حق میں نازل ہوئیں وہ ان کو مومنین پر چسپاں کریں گے ظاہر ہے کہ آج کل یہ شعار وہابیہ دیوبندیہ کا ہے۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ نے اس حدیث کے ماتحت ایسے لوگوں کو خارجی اور ملحد کہا ہے اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

سے حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی موجود ہے جو اس میں اس سے زیادہ سخت سزا مذکور ہے جیسے قسطلانی میں ص ۲۴۲ ج ۸ ملاحظہ فرمایا جا سکتا ہے۔ دیوبندیوں اور وہابیوں کا عام شیوہ ہے کہ جہاں بھی غیراللہ کے پکارنے کو شرک کہا گیا ہے وہ تمام آیات اولیاء کرام پر پڑھتے ہیں۔ حالانکہ جملہ اسلاف رحمہم اللہ تعالیٰ نے بالاتفاق ان آیات میں بت مراد لئے ہیں اب ہم صرف ایک حوالہ پر اکتفا کرتے ہیں۔

(قُلْ) لَھُمْ (ادْعُوا الَّذِیْنَ زَعَمْتُمْ) اَنَّھُمْ آلِھَۃٌ (مِنْ دُوْنِہٖ) کَالْمَلَآئِکَۃِ وَعِیْسٰی علیہ السلام وعزیر علیہ السلام فَلَا یَمْلِکُوْنَ کَشْفَ الضُّرِّ عَنْکُمْ وَلَا تَحْوِیْلًا (ص ۲۸۲ ج ۲)

فرما دیجئے یا رسول صلی اللہ علیہ وسلم کفار کو کہ بلاؤ جن کو تم معبود گمان کرتے ہو مِنْ دُوْنِ اللہِ (یعنی رسول اللہ ہونے کے علاوہ جو تم ان کو اپنا معبود سمجھتے ہو اس حیثیت سے ان کو بلالو) مثل فرشتوں کی اور عیسیٰ علیہ السلام کی اور عزیر علیہ السلام کی تو وہ تم کفار سے تکلیف کو ہٹا نہ سکیں گے اور نہ وہ کفار سے تکلیف رفع کر ہی سکتے ہیں

(ف) معلوم ہوا کہ یہ کفار کو کہا گیا ہے کہ تم اپنے عقیدہ کے مطابق یعنی ابن اللہ سمجھ کر پکارو تو وہ چونکہ ابن اللہ نہیں ہیں تو وہ تمہارے اسی شرکیہ عقیدہ کی وجہ سے تمہاری پکار کا جواب نہ دیں گے اور نہ تمہاری تکلیف کو رفع کریں گے کیونکہ تم نے خلاف رسالت ان کو خدا بنا لیا ہے اور یہ نہیں منع فرمایا کہ اگر تم ان کو بحیثیت رسول اللہ ہونے کے بھی پکارو گے تو بھی وہ تمہاری تکلیف کو دور نہ کریں گے۔ اس معاملہ میں غلام خان دیوبندی پیش پیش ہے اس نے صرف اس کا ٹھیکہ لیا ہوا ہے کہ تمام آیات اصنام باطلہ، انبیاء اولیاء کے لئے ثابت کرے چنانچہ مشتے نمونہ از خروارے اس کے جواہر القرآن مطبوع قدیم کا ایک صفحہ ۳۱ ملاحظہ ہو۔

اولیائے کرام کے حق میں آیات

أَفَرَءَيْتُمُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰى وَمَنٰوةَ الثَّالِثَةَ الْأُخْرٰى

ترجمہ: کیا تم نے لات، عزّیٰ اور ایک منات کو دیکھا۔

(پ۲۷: نجم ۵۳: ع ۱:)

ان میں سے لات ایک بزرگ تھا۔ جیسا کہ بخاری جلد۲ صفحہ ۱۲۷ میں ہے۔ عزّیٰ اور نائلہ دو بدکار مرد و زن تھے۔

وَقَالُوا لَا تَذَرُنَّ اٰلِهَتَكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَّلَا سُوَاعًا وَّلَا يَغُوثَ وَيَعُوقَ وَنَسْرًا

ترجمہ: اور انہوں نے کہا کہ تم اپنے معبودوں کو ہرگز نہ چھوڑو۔ اور ود۔ سواع۔ یغوث اور نسر کو بھی ہرگز نہ چھوڑنا۔

(پارہ ۲۹: نوح ۷۱: ع ۲:)

یہ پانچ نوح علیہ السلام کی قوم میں نیک آدمی تھے جب فوت ہوئے تو ان کی صورتیں پتھروں پر کندہ کیں اور ان کو غائبانہ حاجات میں پکارا گیا۔ کما فی البخاری جلد ثانی ص۷۳۲ و۳ اور تفسیر عزیزی میں اس مقام پر ہے کہ یہ پانچوں حضرت شیث علیہ السلام کے نیک بیٹے تھے۔ فتح الباری میں ایک روایت مرسل ہے کہ وہ حضرت شیث علیہ السلام کا نام ہے اور چار ان کے بیٹے ہیں۔

بہرحال یہ پانچوں نیک مرد تھے پتھر نہ تھے۔

حالانکہ مسلمان کا ہر فرد مانتا ہے کہ یہ آیات یقیناً بتوں کے لئے ہیں لیکن غلام خان اس کے برعکس کہتا ہے۔

مزید توضیح

ہمارے اہلسنت ہمیں مطعون کرتے ہیں اور دیوبندیوں وہابیوں سے جب سنتے ہیں کہ قرآن مجید پڑھنا پڑھانا ان کی جماعت پر ختم ہے واقعی ایسے ہے لیکن عوام کو کون سمجھائے

کہ قرآن مجید کے آیات صرف یاد کرکے فرفر پڑھ لینا مطلوب نہیں بلکہ روح اسلام کے مطابق ان کے مضامین صحیحہ مقصود ہیں ورنہ صرف زبانی طور آیات پڑھنے میں تو بعض ہندو اور انگریز بھی آجکل کے وہابیوں اور دیوبندیوں سے بازی لے گئے چنانچہ جن دوستوں نے گاندھی اور اس کے ہمنوا ہندوؤں کی تقریریں سنی ہیں وہ فقیر کی تقریر ہذا کی تصدیق کریگا

ایک دفعہ فقیر کے ہاں ایک انگریز عیسائی مسجد میں مناظرہ کیلئے آدھمکا۔ تو وہ نہ صرف آیات قرآنیہ فرفر کرکے پڑھتا تھا بلکہ قرآن مجید کی تفاسیر کے بیشمار حوالے پیش کرتا تھا

ہمارے عوام کو یقین ہونا چاہیئے کہ قرآن مجید کے آیات کو بے محل پڑھنے کی وجہ سے ہی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس ٹولے کو گمراہ فرمایا ورنہ بتایئے قرآن پڑھنے والوں کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام شاباش کے بجائے گمراہ اور بے دین کیوں فرمایا اس کی تفصیل ابھی آتی ہے بلکہ خود قرآن مجید نے تصریح فرمائی ہے کہ "یضل بہ کثیراً" اللہ تعالیٰ قرآن مجید کی وجہ سے بہت سے لوگوں کو گمراہ کرتا ہے معلوم ہوا کہ قرآن مجید پڑھ پڑھ کر غلط معانی بنانا اسی ٹولہ کا خاصہ ہے۔

(اعجوبہ)

ہمارے ایک دوست تقریر کرتے ہوئے کہہ بیٹھے مدینہ پاک۔ غوث پاک رسول پاک وغیرہ وغیرہ۔ تو جلسے میں ایک وہابی دیوبندی کھڑا ہوگیا اور کہا کہ مولانا صاحب آپ نے مدینہ۔ غوث۔ رسول کے لفظ کے ساتھ لفظ پاک کہہ کر بہت بڑا شرک کہا اس لئے کہ پاک تو صرف اللہ تعالیٰ کی صفت ہے اور تم نے غیروں کو پاک کہدیا ہمارے مولانا نے پوچھا وہ کیسے۔ اس نے کہا کہ مندرجہ ذیل آیات میں اللہ تعالیٰ نے پاک صرف اپنی ذات کو کہا ہے مثلاً سبحان الذی اسرٰی بعبدہ

سبحان الذی سخر لنا ھذا۔ سبحانک اللھم

سبحان اللہ عما یصفون۔ سبحان ربک رب العزۃ

سبحان اللہ حین تمسون وحین تصبحون

وغیرہ وغیرہ اس طرح کی بیسیوں آیات پڑھ ڈالیں۔ ہمارے عوام ہکّے بکّے ہوگئے کہ واقعی وہابی دیوبندی قرآن کے درجنوں آیات پڑھ رہا ہے اسی لئے واقعی مدینہ۔ بغداد۔ غوث رسول وغیرہ وغیرہ کو پاک کہنا شرک ہوگا۔

ہمارے مولانا نے فرمایا وہابی جی "پاک" کا اطلاق غیر اللہ پر شرک ہے تو بتائیے تم نے کھانا کھایا وہ پلید یا پاک۔ وہابی نے کہا پاک۔ پھر پوچھا پانی اس نے کہا پاک۔ پھر پوچھا تمہارا کپڑا کیسا پاک۔ پھر پوچھا تمہارے نماز پڑھنے کا مصلی کیسا پاک۔ اسی طرح بیسیوں مثالیں گنوائیں۔ تمام وہابی کہتا گیا پاک۔

اب ہمارے عوام کی آنکھ کھلی کہ یہ لوگ اس طرح سے دھوکہ دے کر قرآنی آیات پڑھ کر غلط مطالب بیان کرتے ہیں۔ چنانچہ اس پر وہابی کو اپنے جلسہ سے بھگا دیا دوستو! اس طرح دیوبندیوں وہابیوں کے دوسرے مضامین کا حال ہے۔

(۱۳) لا یتجاوز عن تراقیھم

یعنی خدام القرآن ہونے کے باوجود انہیں خدا جل جلالہ ورسول صلی اللہ علیہ وسلم کی درگاہ سے دھتکار نصیب ہوگی

حدیث شریف کا مذکورہ جملہ کا خلاصہ فقیر نے عرض کیا ہے تاکہ عوام کے اوہام زائل ہوں اور ان کی آنکھیں کھلیں کہ ان دیوبندیوں وہابیوں کے اتنا بڑے خدمات کے باوجود قرآن ان کے گلے سے نیچے نہ اترنے کا یہی معنی ہے کہ وہ "قرآن مجید" پڑھیں گے لیکن ان کا مقصد صرف اور صرف دنیوی ہوگا یا سیاسی اغراض یا پیٹ کی پوجا یا عوام کو دام تزویر میں پھنسانا یا اپنی شان وشوکت کی دھاک عوام کے ذہنوں پر بٹھانا وغیرہ وغیرہ۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تو ان مکاروں کے مکر وفریب کی خبر دی ہے اس کے

بعد بھی کوئی بدقسمت ان کے دام تزویر میں پھنستا ہے تو پھر وہ اپنی بدقسمتی کا ماتم کرے۔

دیوبندیوں وہابیوں کا قرآن مجید کے ساتھ برتاؤ

ہمارے عوام سمجھتے ہیں کہ وہابی دیوبندی "قرآن مجید کے پکے اور سچے عاشق ہیں اور ہمارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان کا قرآن مجید سے عشق محض مفاد پرستی کے تحت ہوگا اور صرف ظاہرداری کے طور درحقیقت انہیں قرآن مجید سے کوئی نسبت نہ ہوگی بلکہ اس کے ساتھ انہیں دلی لگاؤ نہیں ہوگا۔

بحمدہٖ تعالیٰ ہم اہلسنت کو اپنے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی غیبی خبر پر پورا ایمان ہے اور ہم نے آنکھوں سے مشاہدہ کیا کہ واقعی دیوبندوں وہابیوں کے ہاں قرآن مجید کی ذرہ برابر بھی قدر وقیمت نہیں اس کے متعلق ہمارے ہاں مندرج ذیل شواہد ہیں۔

(۱)

وہابی دیوبندی کہتے ہیں پھٹے پرانے قرآن اور ان کے پرانے اوراق کو جلا دو چنانچہ متعدد مقامات پر ان لوگوں نے جلائے بھی

(۲)

دیوبندیوں وہابیوں کو خواب میں قرآن مجید پر پیشاب کرنا اچھا ہے۔
(مزید المجید تھانوی ص ۶۶ والافاضات الیومیہ تھانوی اشرف علی ج ۱۳۴)

(۳)

وہابیوں دیوبندیوں کے نزدیک قرآن مجید فصیح وبلیغ کلام نہیں

(۴)

بوقت ضرورت قرآن مجید کو پاؤں کے نیچے رکھ کر اوپر کی چیز اٹھانا جائز ہے

(۵)

بلا ضرورت قرآن مجید کی طرف پاؤں پھیلانا اور اسے نیچے زمین پر ڈال دینا وغیرہ وغیرہ۔

(۶)

قرآن مجید کے اعزاز کے اسباب میں کمی کرنے کی کوششیں مثلاً قرآن مجید کو غلاف چڑھانا بدعت اور اس کے لئے کھڑا ہوجانا بدعت اور اسے بوسہ دینا بدعت اسے میت کا حیلہ وسیلہ بنانا بدعت اسے میت کے ساتھ رکھنا بدعت وغیرہ وغیرہ مزید فقیر کے رسالہ دیوبندی بریلوی میں فرق اور "العصمۃ عن الشرک والبدعۃ" میں دیکھیے۔

(۱۴) ہمچو ما دیگرے نیست

یہ علامت اسی حدیث کا مفہوم ہے جسے ہم نے ایک واقعہ کی صورت میں نقل کی اب نجدیوں وہابیوں دیوبندیوں کا ہر فرد قرآن و حدیث اپنی مرضی مطابق بیان کرنے کا مدعی ہے اگر کسی امام۔ مجتہد۔ سابق عالم۔ ولی۔ کامل وغیرہ کے متعلق عرض کیا جائے تو جواب ملے گا ہم نہیں مانتے آج کل غیر مقلدین کا ایک ایک فرد حدیث کا اردو ترجمہ لے کر امت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو گمراہ کر رہا ہے اور دیوبندیوں کی تبلیغی جماعت کا بھی یہی حال ہے جس کا احساس انہیں خود ہے ان کا ایک ستم خوردہ لکھتا ہے:

"کچھ عجیب سی بات ہے جو تبلیغی جماعت سے جتنا قریب تر ہوتا ہے وہ اتنا ہی دوسرے علماء سے بعید تر ہوتا چلا جاتا ہے۔ آخر ایسا کیوں؟ اور جس نے دو چار چلے دے دیئے تو پھر تو اس کی ترقی درجات

ہے کیا کہنے پھر تو وہ علماء کی بھی کوئی حقیقت اپنے سامنے نہیں سمجھتا"

اصولِ دعوت و تبلیغ ص ۵۰

جس طرح ذوالخویصرہ نے اپنے آپ کو اعلیٰ سمجھ کر حضور علیہ السلام کو ٹوکا وہی خارو وہابیوں دیوبندیوں کے اکابر اور اصاغر میں سے اب بھی وہ سمجھتے ہیں کہ وہ نبی علیہ السلام سے بھی اعلیٰ کارکردگی کے حامل ہیں۔ چنانچہ مولوی الیاس حدشاء الامنان تبلیغی جماعت کا امیر اول لکھتا ہے۔

اگر حق تعالیٰ کسی سے کام نہیں لینا چاہتے تو چاہے انبیاء بھی کتنی کوشش کریں تب بھی ذرہ نہیں ہل سکتا اور اگر کرنا چاہیں تو تم جیسے ضعیف سے بھی وہ کام لے لیں جو انبیاء سے بھی نہ ہو سکے"۔ مکاتیب الیاس ص ۱۰۷۔

(۱۵)

اس گروہ کی ایک نشانی یہ بھی بتائی گئی ہے کہ وہ سادہ لوح بے سمجھ اور نو عمر لوگوں پر مشتمل ہوگا۔ وہابیوں دیوبندیوں کے حق میں اس نشانی کی تصدیق کرنا چاہتے ہو تو دیوبندیوں وہابیوں کے کسی بھی اجتماع میں پہنچ جائیے وہاں دو قسم ہی طرح کے لوگ آپ کو مل جائیں گے بہت بڑی تعداد ان کم پڑھے لکھے سادہ لوح عوام کی نظر آئے گی کام سمجھ کر تبلیغی جماعت کے ساتھ ہو گئے ہیں۔ اور دوسرا گروہ اسکولوں، کالجوں، مدرسوں اور مسلم آبادی کے ان پرجوش نوجوانوں کا ملے گا جو اپنے مذہبی جذبے کی تسکین کا ذریعہ سمجھ کر تبلیغی جماعت سے وابستہ ہیں۔ کوئی اپنی سادہ لوحی اور حماقت مآبی سے فریب کا شکار ہے اور کوئی اپنی نو عمری اور ناتجربہ کاری کے سبب غلط فہمی میں مبتلا ہے۔ چہرے کا نقاب الٹ کر کسی نے بھی اصل حقیقت سے واقفیت بہم پہنچانے کی کوشش نہیں فرمائی ہے۔

یعنی آخری زمانے میں کیڑے مکوڑوں کی طرح (سفہاء الاحلام) ہر طرف ملے ہی ملے نظر آئیں گے اور مسجدوں کو چوپال بنا لیا جائے گا۔ تجربات و مشاہدات کے طور کسی بھی ان کے

مدارس واجتماعات خصوصاً تفسیر کے دوروں میں آئیے تو دیوبندی وہابی اس پیشین گوئی کی جیتی جاگتی تصویر ہیں۔ لاتعداد ایسے افراد اس گروہ سے پھوٹ پڑتے ہیں جو چند اردو کتابیں پڑھ کر "مولانا" بن گئے ہیں اور بڑے بڑے علماء کو بھی اب وہ خاطر میں نہیں لاتے جیساکہ اس کا شکوہ اب اس گروہ کے علماء بھی کرنے لگے ہیں مولوی عبدالرحیم شاہ دیوبندی کے یہ الفاظ پڑھیے:

"غور کا مقام ہے کہ کوئی شخص بغیر سند کے کمپوڈر تک نہیں ہوسکتا مگر (ان لوگوں نے دین کو اتنا آسان سمجھ لیا ہے کہ جس کا جی چاہے وعظ و تقریر کرنے کھڑا ہوسکتا ہے کسی سند کی ضرورت نہیں ایسے ہی موقع پر یہ مثال خوب صادق آتی ہے نیم حکیم خطرہ جان. نیم ملا خطرہ ایمان"

اصول دعوت وتبلیغ ص ۵۴

اسی سلسلے میں موصوف کی تقریر کا یہ حصہ بھی پڑھنے کے قابل ہے۔

"میرے بزرگوار! جب ناواقف و نااہل لوگ منصب خطابت پر فائز ہوں گے گے تو وہ اپنے مبلغ علم کے مطابق ہی نہیں بولیں گے بلکہ اپنے علم سے آگے نکتے پیدا کریں گے۔ ان کو اتنی جرأت ہوگئی کہ وہ لوگ اپنے خطابات میں تنبیہات فرماتے ہیں:"

لطیفہ

دیوبندیوں وہابیوں کے دورے تفسیر میں بڑے بڑے داڑھی والے ان پڑھ شامل ہو جاتے ہیں عوام کو تاثر دیا جاتا ہے کہ یہاں کتنے بڑے بڑے علماء ہیں لیکن ان کو سکھا دیا جاتا ہے کہ اگر کوئی پوچھے کہ تم کیا پڑھتے ہو تو جواب دینا کہ ہم بیضاوی کا متن پڑھتے ہیں تاکہ پردہ چاک نہ ہو۔ حالانکہ بیضاوی کا متن قرآن مجید ہے اس لحاظ سے لوگ اپنی گاڑی چلاتے ہیں

(۱۵) (ھم شر الخلق والخلیقۃ)

وہ تمام انسانوں اور حیوانوں درندوں اور تمام موذیوں سے بد اور شریر ترین ہوں گے۔

اوپر والا عربی جملہ محبوب خدا امام انبیاء رحمۃ للعٰلمین انیس الغریبین حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح حدیث شریف کا ہے۔

لغت احادیث میں لکھا ہے "الخلق" انسانی مخلوق اور "الخلیقۃ" جانوروں درندوں تمام موذیوں کو کہا جاتا ہے اور "شرٌ" صیغہ افعل التفضیل ہے۔ اس سے ہمارے عوام تھوڑا سا غور و فکر کرکے انصاف سے کام لیں کہ آقائے کونین مولائے ثقلین صلی اللہ علیہ وسلم ان علامات والوں کو "الخلق والخلیقۃ" سے بھی بدترین فرما رہے ہیں۔ اب اگر ہمارا کوئی جوشیلا مقرر اور شعلہ بیان واعظ انہیں خنزیر اور گدھا سے بدتر کہہ دے تو اس کا کون سا قصور ہے جب نہ صرف ہمارا آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو بدترین اور شریر ترین فرمایا ہے بلکہ خالق کائنات اور مالک جمیع مخلوقات نے بھی ایسے ہی فرمایا ہے کما قال تعالیٰ

اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ
الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِیْنَ لَا یَعْقِلُوْنَ

الدَّوَآبُّ دَآبَّةٌ کی جمع ہے بمعنی مَا یَدُبُّ عَلَى الْاَرْضِ زمین پر چلنے والے انسان حیوان درندے موذی تمام۔ اور شَرّ افعل التفضیل کا صیغہ ہے لیکن صرف وہ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہ لائے اور آپ کی قدر و منزلت سے ناآشنا رہے جیسے ابوجہل۔ عتبہ۔ شیبہ۔ و دیگران کے ہمنوا اسی لئے سرور کون و مکان آقائے انس وجان حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

لَيْسَ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا وَ يَعْرِفُنِيْ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ دنیا و آخرت کی کوئی ایسی شے نہیں جسے میرے رسول ہونے کا عرفان نہ ہو اِلَّا مَرَدَةُ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ مگر سرکش جن و انس میری معرفت سے محروم ہیں۔

حق یہ ہے

کہ اگر درندوں موذیوں کے سامنے جب بھی نبی آخر الزمان آقائے کون و مکان صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی آیا تو سر جھکا دیا۔ کیا اسلام کے شیدائی کو حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ کا واقعہ یاد نہیں کہ جب شیر حملہ کرتا ہے تو اسے فرماتے ہیں "انا مولیٰ رسول اللہ۔ اے شیر خبردار! میں محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام ہوں۔ پھر شیر نے نہ صرف محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کا نام سن کر نہ صرف سر جھکا دیتا ہے بلکہ غلام بن کر سرحد پار لگا دیتا ہے اور دوسروں کو بھی تلقین کرتا ہے کہ اسے کچھ نہ کہو۔ یہ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام ہے۔

اسی طرح جس بھیڑیا سے یہودی نے بکری چھینی تو اس نے یہودی کو محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی اختیار کرنے کی تلقین کی۔ پھر یہودی کی بکریوں کی نگرانی کرنے لگا جب تک کہ وہ دولتِ اسلام سے مشرف ہو کر واپس نہ لوٹا۔

گدھا عالم دنیا میں سب سے احمق ترین جانور ہے لیکن مصطفےٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ادب و عشق سے اتنا سرشار ہے کہ جونہی سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اس پر سوار ہوتے تو پیشاب اور لید نہیں کرتا تاکہ آقائے کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی بے ادبی نہ ہو جائے۔

بے چاری مکھی کتنی گندی سہی لیکن ادب کا دامن ہاتھ سے نہیں جانے دیتی۔

اس لئے سورۂ حجرات میں بڑے عقل والوں کو اللہ تعالیٰ نے لا یعقل (احمق) کہہ دیا حالانکہ انھوں نے صرف اتنی غلطی کی کہ حضور علیہ السلام کو دروازہ پر

دستک دے کر باہر تشریف لانے کا عرض کیا۔ اگرچہ وہ سخت مجبور تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کی ایک نہ سنی اور انہیں اکثرھم لا یعقلون جیسے کڑوے القاب سے نوازا۔ ابوجہل باوجودیکہ عرب میں چوٹی کا دانشور تھا اسے عرب جیسے غیور انسان ابوالحکم کا خطاب بخشا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اسے احمقوں کا باپ (ابوجہل) فرمایا۔ کیوں صرف اس لیے کہ وہ گستاخ رسول صلی اللہ علیہ وسلم تھا۔

لیکن افسوس

کہ ہمارے دور کے لمبے داڑھے والے، موٹی گردن والے، گنجے ملّا۔ ملّانے اور ان کے چھوٹے بڑے کھلے بندوں نبیوں کے تاجدار کل کائنات کے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی جی بھر کر گستاخیاں کریں تو ہمارے مسلمان بھائی بجائے ان سے خفا ہونے کے ہماری مذمت کرتے ہیں لیکن ہم تو حق سناتے رہتے ہیں اور سناتے رہیں گے۔ کوئی نہ مانے تو وہ جانے اور اس کا خدا۔

ان کی شرارت

عیاں ہے کہ جب سے اس پارٹی نے سر اٹھایا ملک سے امن و چین اٹھ گیا ہے گھر گھر میں فتنے اور فساد برپا ہیں۔ تجربہ کیجئے سارا شہر پرسکون ہوتا ہے جب ان کا کوئی ایک فرد وہاں قدم دھرتا ہے تو نہ صرف تمام شہر بلکہ سارا علاقہ جھگڑے اور فساد کی لپیٹ میں ہوتا ہے ان کے ہزاروں جلسے جلوس ہوتے رہیں گے کبھی ہمارے سنی عوام ان کے درپے آزار نہیں ہوں گے بلکہ ان سے ہزاروں گستاخیاں بے ادبیاں درشان نبوت و ولایت سن کر بے غیرتی سے خاموش رہیں گے۔ لیکن جونہی ہمارا جلسہ یا وعظ کا پروگرام ہوگا۔ ہزاروں فتنے کھڑے کر دیں گے۔ گورنمنٹ کو سینکڑوں درخواستیں بھیجیں گے وفد کی صورت میں حکومت کو جا کر خونریزی کی دھمکی دیں گے۔ جلسے میں آکر شور و غل مچائیں گے۔ مناظرے کا چیلنج

اور پرچی نویسی غرضیکہ ہزاروں پریشانیاں برپا کریں گے۔
آخر یہ کیوں اور کہاں تک اور ہمارے عوام اہلسنت ان باتوں کو کیوں نہیں سمجھتے۔

ہم نے تو "شرالخلق والخلیقۃ" کے مجموعے کو تفصیل سے عرض کر دیا ہے. اس کے بعد عوام اہلسنت جانیں اور ان کا کام وماعلینا الاالبلاغ

(۱۶) سفہاء الاحلام

غبی پرلے درجے کے ہوں گے اس کے باوجود ضد اور ہٹ دھرمی میں ضرب المثل آزما کر دیکھئے کہ جس طرح انہیں لیڈروں نے آیات واحادیث کا مفہوم بتایا ہے اس کے خلاف ہزاروں آئمہ ومشائخ اقطاب و اغواث اولیاء علماء کے اقوال دکھایئے ہرگز نہیں مانیں گے ہاں انہیں ان کی جماعت دیوبند و غیر مقلد وہابی کا قول دکھایئے تو سر ہلا کر سوچنے کا کہیں گے ورنہ انہیں میں نہ مانوں (لانسلم) کا ایسا سبق یاد کرا دیا گیا ہے کہ فی قلوبھم العجل والے بھی ان سے پناہ مانگتے ہیں ان کا حال اسی بادشاہ کے لڑکے جیسا ہے کہ بادشاہ نے اعلان کیا کہ ایک رات میں جو شخص میرے لڑکے کو پڑھا دے تو میں اسے بڑے بڑے انعامات سے نوازوں گا ایک منچلے نے حامی بھر لی۔ اس نے اسے خاک پڑھانا تھا بس یہی سکھا دیا کہ تیرے سے جو کوئی پوچھے تو کہنا میں نہیں مانتا۔ صبح کو بادشاہ کو کہا گیا کہ تیرا لڑکا فارغ التحصیل ہو گیا ہے اس نے بڑے بڑے علماء و فقہا بلوائے اس سے جو بھی سوال کرتا اسے وہی جواب دیتا "میں نہیں مانتا" ایک فقیر اویسی جیسا بیٹھا تھا اس نے کہا مجھے کچھ سوال کرنے دو۔ اس سے پہلے دو چار سوال علمی کر کے پوچھا اللہ تعالیٰ خالق ہے۔ اس نے کہا میں نہیں مانتا۔ اس نے کہا حضور نبی پاک صلی اللہ

علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے سچے رسول ہیں اس نے کہا میں نہیں مانتا۔ آخر میں اس نے بادشاہ کی طرف اشارہ کیا اور کہا یہ تیرا باپ ہے۔ اس نے کہا میں نہیں مانتا۔ بادشاہ نے اٹھ کر دو چار تھپڑ لڑکے کو رسید کئے اور دو چار اس کے استاد کو بھی۔ ایسے ہی یہ لوگ ہیں ان سے جتنا عقائد دلائل سے سمجھاؤ سب میں لانسلم کہیں گے جیسے وہ غریب نہ دین کا رہا نہ دنیا کا۔ ایسے ہی ان کے پڑھانے والوں نے ایسی پٹی پڑھائی ہے کہ اب نہ خدا کے رہے نہ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے

اور ان کی عبادت کی داستان طویل ہے فقیر نے دیوبندیوں کیلئے "دیوبندی بریلوی فرق" اور وہابیوں کے لئے "آئینہ وہابی نما" میں بے شمار نمونے لکھے ہیں

غیر مقلد یعنے چھٹے وہابی

چونکہ یہ کسی امام کے مقلد نہیں یہ خود مجتہد ہوتے ہیں۔ دو چار اردو کی کتابیں پڑھ کر احادیث کی کتابوں کا مطالعہ کر کے پھر دل چاہا ڈینگ مار دی۔ اسی لئے یہ ایسے مسائل گھڑ لیتے ہیں جس سے عوام سن کر ششدر رہ جاتے ہیں۔

لیجئے ان کے چند مسائل

جانوروں کی منی پاک :۔ کتے اور خنزیر کے سوا تمام جانوروں کی منی پاک ہے۔
(فقہ محمدیہ ص ۱۲)

منی کھانا جائز :۔ (مرد اور عورت) دونوں کی منی پاک ہے اور جبکہ منی پاک تو آیا اس کا کھانا بھی جائز ہے یا نہیں۔ اس میں دو قول ہیں (یعنی بعض منی کھانا جائز سمجھتے ہیں)۔
(فقہ محمدیہ ص ۱۲ مصنفہ مولوی ابوالحسن)

آپ یہ باتیں دیکھ کر حیران نہ ہوں۔ غیر مقلدین کی شریعت ہی انوکھی ہے

بجو کھانا جائز ہے :۔ بجو حلال ہے۔ (عرف الجادی ص ۲۳۵)

انسان اور جانوروں سب کی منی پاک ہے۔ "منی ہر چند پاک است"

(عرف الجادی صفحہ۱۰ و فقہ محمدی صفحہ۲۱)

کچھوا حلال ہے۔ (فتاوی ثنائیہ جلد دوم صفحہ۱۳۳)

گوہ حلال ہے۔ (تفسیر ستاری صفحہ۲۲۶)

داڑھی والے مرد کے لئے عورت کا دودھ پینا جائز ہے

(روضۃ الندیہ صفحہ۲۳۶)

افسوس ہے کہنا پڑتا ہے کہ ایسی غلیظ غذاؤں اور مسائل کے خوگر گیارھویں اور عرس وغیرہ کی اشیاء کو حرام کہتے ہوئے شرماتے بھی نہیں۔

دیوبندیوں کی حلال غذائیں

کوا کھانے والے کو ثواب ہوگا (فتوی رشیدیہ صفحہ۱۳۰)

ہندو تہوار۔ ہولی اور دیوالی۔ کی پوڑیاں وغیرہ کھانا جائز ہے

(فتاوی رشیدیہ جلد دوم صفحہ۱۲۳)

کنجریوں کی حرام کی کمائی سے مٹھائی کھانا غریب دیو بندیوں کے لئے جائز ہے۔

(ارواح ثلاثہ صفحہ۳۷۷)

ہندو جو پیاؤ پانی کی لگاتے ہیں (سودی روپیہ صرف کر کے) مسلمانوں کو اس کا پانی پینا درست ہے

(فتاوی رشیدیہ صفحہ۲۷۴)

دیوبندیوں اور وہابیوں کی حرام غذائیں

لیکن

وہ کھائے بغیر رہتے بھی نہیں

حضرت امام حسین رضی اللہ تعالی عنہ کی سبیل کا پانی اور دودھ حرام ہے

(فتاوی رشیدیہ صفحہ۱۱۳)

کھانے پر ختم قرآن پڑھنے والا جہنمی ہے (فتاوی دار العلوم دیوبند جلد دوم صفحہ۱۱)

کھانے پر ختم پڑھنا اہل ہنود سے مشابہت ہے۔ (مرسوتہ الہند صفحہ۱۷)

گیارھویں اور نیاز وغیرہ ظاہر ہے کہ مذکورہ بالا اغراض کے لئے دیتے ہیں اگرچہ اس کا نام ایصال ثواب رکھیں لہذا اس کا دینا اور لینا حرام اور کھانا حرام ہے۔ (مرسوتہ الہند صفحہ۲۱)

اس قسم کی نذر نیاز شرک ہے اس کا کھانا خنزیر کی طرح حرام ہے۔ (جواہر القرآن صفحہ۸)

تیجہ (قلخوانی) و سواں کا کھانا حرام ہے۔ (فتاوی رشیدیہ جلد دوم صفحہ۱۳۵)

حقیقت یہ ہے

کہ اللہ تعالی نے انہیں عنی۔ ضدی بنا کر ایسی غلیظ غذائیں کھلا کر ایک طرف اپنے نبی علیہ السلام کا معجزہ ظاہر فرمایا کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا اس شکل و صورت اور ایسی طرز اور روش کے لوگ پیدا ہوں گے اور الحمد للہ ہم نے انہیں دیکھا اور ہمیں معجزہ مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق ہوگی۔ دوسری طرف انہیں اللہ تعالی نے سزا دی ہے کہ انہوں نے اللہ تعالی کی پاک اشیاء کو حرام کہا تو انہیں اللہ تعالی گوہ۔ بچھو۔ اُلو اور کوا وغیرہ کھلا دیا۔ (جزاء سیئۃ سیئۃ مثلھا)

(۱۷) یقولون من قول خیر البریۃ

یہ حدیث پاک کا جملہ ہے جس میں اشارہ ہے کہ سوائے قرآن و حدیث کے ان کا اور کوئی مطالبہ نہ ہوگا۔ ناظرین خود ملاحظہ فرما سکتے ہیں کہ معمولی سے معمولی مسئلہ پر کہتے ہیں دکھاؤ قرآن مجید یا بتاؤ کس حدیث شریف میں ہے اور ہر وقت قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رٹ لگاتے ہیں۔ بزرگان دین کا کوئی حوالہ پیش کرو نہیں مانتے اور

احادیث وقرآن مجید کو جس طرح اسلاف نے بیان کیا اسے ہرگز نہیں مانتے اپنی من مانی منواتے ہیں اگرچہ خود ہزاروں مسائل میں ایجاد بندہ کے مرتکب ہیں لیکن اپنے جملہ مسائل سنت بتائیں گے اور خواہ مخواہ دوسروں کو بدنام کریں گے

خلاصہ یہ ھے

یہ لوگ بظاہر اچھی باتیں اور اخلاق وشرافت کا ڈھنڈورہ پیٹتے ہیں بات بات پر حدیث کا نام لیتے اور احادیث سے ثبوت مانگتے ہیں اور حدیث کی آڑ میں سادہ لوح مسلمانوں کو امورِ خیر سے روکتے اور معتقدات ومعمولات اہل سنت کو حدیث کے خلاف سمجھتے اور بدعت قرار دیتے ہیں. مگر اپنے لئے انہیں ثبوتِ حدیث کی کوئی ضرورت نہیں ہوتی. نہرو کو رسول السلام بنائیں. راجندر پرشاد کو دیوبند بلا کر اس کا جلوس نکالیں گاندھی کی سمادھ و امریکی انگریزوں کی قبر پر پھول چڑھائیں. غرضیکہ جو چاہیں کرتے پھریں انہیں کھلی چھٹی ہے ان کا ہر ایرا غیرا بھی اپنے کو اہلحدیث وشریعت کا ٹھیکیدار سمجھتا ہے. چاہے بالکل جاہل ہی کیوں نہ ہو.

اسی طرح ان کو اپنے اعمال و نماز روزہ پر اتنا گھمنڈ ہے کہتے ہیں کہ محض اپنے اعمال کی بنا پر پار ہوں گے ہمیں رسول پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وسیلہ وسہارا کی بھی کوئی ضرورت نہیں. نہ ان سے کوئی فائدہ ہے. اور عامۃ مسلمین بھی اپنی نماز روزہ کو ان کی نماز روزہ کے سامنے حقیر سمجھے اور ان کی دوڑ دھوپ پھرتی و ہوشیاری اور اپنی کمزوری پر تعجب کا اظہار کرتے ہیں.

(۱۸) نبوت پر طعن وتشنیع

ایک نشانی ان لوگوں کی یہ بھی ہے کہ یہ لوگ نبئ غیب دان صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب شریف پر طعن ونکتہ چینی اور نہایت ناپاک حملے کرتے ہیں چنانچہ ایک موقع

پر جب سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے علم غیب شریف کا خطبہ ارشاد فرمایا کہ مجھ پر میری تمام امت اپنی صورتوں کے ساتھ پیش کی گئی اور مجھے معلوم ہو گیا کہ کون مجھ پر ایمان لائیگا اور کون میرا انکار کرے گا تو اس پر منکرین علم غیب رسول (علیہ الصلوٰۃ والسلام) منافقین نے استہزاً کہا.

"محمد یہ زعم ہے (معاذ اللہ) کہ جو لوگ ابھی تک پیدا نہیں ہوئے وہ ان کے متعلق بھی جانتا ہے. کہ کون ان میں سے ایمان لائے گا اور کون انکار کرے گا حالانکہ ہم (منکرین علم غیب منافق) اس کے ساتھ رہتے ہیں اور ہمیں تو وہ پہچانتا نہیں..."

ان کی اس بات پر رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم منبر شریف پر جلوہ گر ہوئے اور فرمایا " مابال اقوام طعنوا فی علمی لا تسئلونی عن شیئ

فیما بینکم وبین الساعۃ الا انبأتکم بہ "

کیا حال ہے ان لوگوں کا جو میرے علم پر طعن کرتے ہیں. اے منکرو اب سے لے کر قیامت تک جس چیز کے متعلق مجھ سے سوال کرو میں اس کا جواب دے سکتا ہوں الخ

(تفسیر خازن معالم التنزیل. تفسیر قادری تفسیر ترجمہ تفسیر حسینی. بیضاوی جامع البیان وغیرہا.

اس حدیث پاک میں سرور عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس وقت کے منافقین ومنکرین علم غیب کو خطاب فرماتے ہوئے مابال اقوام کہہ کر ان قوموں کے متعلق بھی پیشین گوئی فرما دی جو بعد میں پیدا ہو کر علم غیب کا انکار کرنے والی ہیں چنانچہ اس وقت اس پیشین گوئی کے مصداق یقیناً نجدی. دیوبندی ہیں جو انکار علم غیب کے علمبردار ہیں. (العیاذ باللہ تعالیٰ)

علم غیب کی طرح چونکہ نجدی دیوبندی رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے اختیارات وفیوض وبرکات کے بھی منکر ہیں اور علانیہ کہتے ہیں کہ معاذ اللہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم

اپنی شہزادی سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بھی کوئی نفع نہیں پہنچا سکتے اور ان کے کچھ کام نہیں آسکتے اس لئے حضور نے علم غیب کی طرح ان کے اس عقیدہ کا بھی رد کرتے ہوئے فرمایا

الا ما بال اقوام یزعمون ان رحمی لا تنفع والذی
نفسی بیدہ ان رحمی لموصولۃ فی الدنیا والآخرۃ

(کنز العمال ج)

خبردار ان قوموں کا کیا حال ہے جن کا یہ زعم ہے کہ میرا رحم (قرابت داری و رشتہ داری) دنیا و آخرت میں نہیں کام آئے گا۔

(۱۹) بت کے پجاریوں کے دوست اور مسلمانوں کے دشمن اور ان کے قتل و غارت کو جہاد سمجھیں گے

یہ آخری نشانی تفصیل طلب ہے اس کے چند حوالے فقیر کی کتاب "ابلیس تا دیوبند" میں ہیں۔ یہاں پر بقدر ضرورت خارجیوں سے لے کر دیوبندیوں کے چند حوالے قلمبند کرتا ہوں۔

خارجیوں کے متعلق

فتح الباری شرح بخاری ص میں لکھتے ہیں کہ

وکفوا عن اموال الذمۃ و
عن التعرض لهم مطلقا وفتکوا
فیمن ینسب الی الا الاسلام
بالقتل والسبی والنهب۔
الخ

ان کی داستان طویل ہے۔ فقیر کی کتاب "ابلیس تا دیوبند" میں دیکھئے

نجدیوں کے متعلق

انبیاء و اولیاء علیٰ نبینا و علیہم السلام کے جو نورانی عقائد ہیں۔ نجدی وہابی ان کو شرک و کفر حرام و بدعت قرار دیتے ہیں اور ان کی اسلام و اہل اسلام اور شان رسالت سے دشمنی ایسی کھلی ہوئی حقیقت ہے کہ جس کا خود دیوبندیوں کے شیخ الاسلام مولوی حسین احمد صدر دیوبند کو بھی اعتراف کرنا پڑا۔ چنانچہ وہابی مولوی حسین احمد نے اپنی کتاب الشہاب الثاقب میں لکھا ہے۔

"صاحبو! محمد بن عبدالوہاب نجدی (وہابیت کا بانی اور دیوبندیوں غیر مقلدوں مودودیوں کا بڑا پیشوا) ابتداء تیرھویں صدی نجد عرب سے ظاہر ہوا اور چونکہ خیالات باطلہ اور عقائد فاسدہ رکھتا تھا۔ اس لئے اس نے اہل سنت والجماعت سے قتل و قتال کیا۔ ان کو بالجبر اپنے خیالات کی تکلیف دیتا رہا۔ ان کے اموال کو غنیمت کا مال اور حلال سمجھا گیا۔ ان کے قتل کرنے کو باعث رحمت و ثواب شمار کرتا رہا۔ اہل حرمین کو خصوصاً اور اہل حجاز کو عموماً اس نے تکلیف شاقہ پہنچائیں۔ سلف صالحین اور اتباع کی شان میں نہایت گستاخی اور بے ادبی کے الفاظ استعمال کئے۔ بہت سے لوگوں کو بوجہ اس کی تکلیف شدیدہ کے مدینہ منورہ و مکہ معظمہ چھوڑنا پڑا۔ اور ہزاروں آدمی اس کے اور اس کی فوج کے ہاتھوں شہید ہو گئے۔ الحاصل وہ ایک ظالم و باغی خونخوار فاسق شخص تھا۔" اس کا عقیدہ تھا کہ جملہ اہل عالم اور تمام مسلمانان دیار مشرک و کافر ہیں اور ان سے قتل و قتال کرنا ان کے اموال کو ان سے چھین لینا حلال اور جائز بلکہ واجب ہے یہ تھا ان کا اہل اسلام سے سلوک اب بت کے پجاریوں کے متعلق چند نمونے ملاحظہ ہوں۔

نجدی وزیراعظم گاندھی کی سمادھ پر

نجدی سعودی حکومت کا وزیر اعظم امیر فیصل ۵۵ء میں ہندوستان پہنچا تو بھارتیوں نے اس کے استقبال میں "بھارت سعودی عرب زندہ باد. راجکمار سعودی عرب زندہ باد" کے نعرے لگائے۔ امیر فیصل نے بھارت میں قیام کے دوران میں ڈاکٹر راجندر پرشاد۔ ڈاکٹر رادھا کشن اور پنڈت نہرو سے ملاقاتیں کیں۔ اور راج گھاٹ پر مہاتما گاندھی کی سمادھ پر پھول چڑھانے گئے۔ نیز ایک گاؤں رتن گڑھ میں تشریف لے گئے۔ جہاں دیہات سدھار کا کام دیکھ کر اس قدر متاثر ہوئے کہ وہیں دس ہزار روپے کا عطیہ عنایت فرمایا

(نوائے وقت لاہور ۱۱ مئی ۱۹۵۵ء) ۱۱ مئی ۱۹۵۵ء

حیرت کا مقام ہے کہ ایک طرف تو مدینۂ پاک میں روضۂ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر نجدی حکومت کی طرف سے نجدی سپاہی پہرہ کے لئے مقرر ہیں جو روضۂ پاک کی طرف پشت کرکے بیٹھے رہتے ہیں۔ اور جن کا صرف یہی کام ہے کہ کوئی عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم روضۂ پاک کی نورانی جالیوں کے قریب نہ آئے۔ ہاتھ باندھ کر سلام عرض نہ کرے اور دعا نہ مانگے اور جو ایسا کرتا ہے اس کو دھکے دیئے جاتے ہیں اور پیٹا جاتا ہے۔ اگرچہ مستورات ہی ہوں اور دوسری طرف اسی نجدی حکومت کا وزیر اعظم امیر فیصل اسلام و اہل اسلام و پاکستان کے دشمن مشرک نجس گاندھی کی سمادھ (مڑھی) پر پھول چڑھاتا ہے تو نہ نجدی توحید میں ابال آتا ہے اور نہ ہی نجدی حکومت حرکت میں آتی ہے ؎

بتوں سے تجھ کو امیدیں خدا سے ناامیدی
مجھے بتا تو سہی اور کافری کیا ہے

سیدنا اعلیٰحضرت قدس سرہٗ نے فرمایا ؎ اور تم پر میرے آقا کی عنایت نہ سہی
نجدیو کلمہ پڑھانے کا بھی احسان گیا

آج لے ان کی پناہ آج مدد مانگ ان سے
پھر نہ مانیں گے قیامت میں اگر مان گیا

(کانپور ۳ دسمبر ۵۵ء)

(۲) نجدی وزیر واشنگٹن کی قبر پر

سعودی عرب کے وزیر دفاع امیر فہد ابن سعود نے جو شاہ سعود کے ہمراہ امریکہ آئے ہیں۔ کل امریکہ کے پہلے صدر جارج واشنگٹن کی قیام گاہ گئے بارش کے باوجود انہوں نے مکان کے پائین باغ کی بھی سیر کی اور جارج واشنگٹن کی قبر پر پھول چڑھائے (کوہستان ۲ فروری) ۱۹۵۶

(۳) شاہ سعود اور قبر پرستی

واشنگٹن یکم فروری "آج صبح شاہ سعود پوٹومک دریا کو عبور کر کے ارلنگٹن قبرستان گئے اور گمنام سپاہی کی قبر پر پھول چڑھائے یہ قبر گذشتہ جنگ میں ہلاک ہونے والے تمام امریکی سپاہیوں کی یادگار سمجھی جاتی ہے۔ دوپہر کا کھانا شاہ سعود نے نائب صدر نکسن کے ہمراہ کھایا" (نوائے وقت، تسنیم۔ مغربی پاکستان ۲ فروری ۵۷ء)

یہ ہے وہابیوں کا جذبۂ توحید! (العیاذ باللہ تعالیٰ) کہ جس کے ماتحت ناسور رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ پاک کی زیارت کی نیت سے جانا تو مذموم بدعت بلکہ شرک ہے۔ لیکن دریا عبور کر کے گمنام امریکی سپاہی کی قبر پر جانا۔ نہ بدعت نہ شرک ہے

تف نجدیت نہ کفر نہ اسلام سب پر حرف
کافر ادھر کی ہے نہ ادھر کی ادھر کی ہے

۲) رسول پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ولادت باسعادت کے مقام کی زیارت تو بدعت محض جس سے پرہیز واجب اور بارش کے باوجود واشنگٹن کی قیامگاہ۔ پائین باغ اور قبر کی "زیارت" جائز ہے۔

نجدیا سخت ہی گندی ہے طبیعت تیری
کفر کیا شرک کا فضلہ ہے نجاست تیری

۳) مسلمانوں کا پھولوں کا ٹھہرا بند ھنا شرک حضرات اولیاء کرام کے مزارات شریفہ پر چادر۔ ہار۔ پھول چڑھانے مکروہ۔ حرام۔ بدعت۔ مگر گاندھی کی سمادھ۔ جارج واشنگٹن اور گمنام سپاہی کی قبر پر پھول چڑھانا بالکل صحیح و درست۔ وہابیوں کے ان "اسرار توحید" تک بھلا کس کی رسائی ہو سکتی ہے۔

ناظرین! غور کیجئے یہ تھا ان کا غیروں سے برتاؤ

اب ان کا اپنے آقا و مولا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے متعلقین کے بارے میں سنیئے:

نواب صدیق حسن خان (وہابی) نے کہا کہ "شان نبوت و حضرت رسالت علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں وہابیہ نہایت گستاخی کے کلمات استعمال کرتے ہیں اور اپنے کو مماثل ذات سرور کائنات خیال کرتے ہیں ان کا خیال ہے کہ رسول مقبول علیہ السلام کا کوئی حق اب ہم پر نہیں اور نہ کوئی احسان اور فائدہ ان کی ذات پاک سے بعد وفات ہے اسی وجہ سے توسل دعا میں آپ کی ذات پاک سے بعد وفات ناجائز کہتے ہیں۔ ان کے بڑوں (محمد بن وہاب نجدی) کا مقولہ ہے۔ معاذ اللہ معاذ اللہ نقل کفر کفر نہ باشد۔ کہ ہمارے ہاتھ کی لاٹھی ذات سرور کائنات سے ہم کو زیادہ نفع دینے والی ہے ہم اس سے کتے کو بھی دفع کر سکتے ہیں اور ذات سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے تو یہ بھی نہیں کر سکتے۔" (الشہاب الثاقب ۲۶ ۲۳ ۴۷)

ابن عبد الوہاب نجدی کے بعد سوئے اتفاق سے پھر ایسا وقت آیا کہ انہی نجدیوں وہابیوں کا حرمین طیبین پر تسلط ہو گیا اور نجدی حکومت کے سربراہ عبدالعزیز ابن سعود نے اپنی نجدی توحید کا خوب مظاہرہ کیا۔ اہل بیت و صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مزارات بقیع بلکہ مساجد تک کو شہید کیا۔ مقامات متبرکہ پر قفل لگایا۔ اور پہرہ بٹھایا اور اہل سنت والجماعت کو اپنے ظلم و ستم کا نشانہ بنایا عبدالعزیز ابن سعود کا لڑکا (سعود) نجدی وہابی حکومت کا فرماں روا ہوا اس کو بھی بزعم خویش اسلام و توحید کی تبلیغ۔ کتاب وسنت کی نشر و اشاعت اور شرک و بدعات کے مٹانے کا فکر دامنگیر رہا ہے چنانچہ وہابیوں کے شہنشاہ شاہ سعود جس مؤتمر اسلامی کے صدر تھے۔ اس کی شائع شدہ رپورٹ (۱۳۷۵ھ) کے صفحہ ۵ پر ہے کہ "مؤتمر اسلامی بہت جلد مبلغین کی ایک ایسی جماعت ترتیب دینے والی ہے جو انشاء اللہ اسلام میں داخل شدہ ایسی تمام بدعات و خرافات کو خارج کر سکے گی جو قرآنی نقطۂ نظر سے محض مہمل ہیں " دین اسلام کی عظمت و حرمت کا اعتراف کرانے کے لئے ضروری ہے کہ ان مہمل اور بے بنیاد اعتقادات کو مسترد کر دیا جائے جو اس کی اصلیت کو مسخ کئے دیتے ہیں"

چنانچہ:- اس نجدی شاہ سعود کے حکم سے جو رسالہ مسائل حج مطبوعہ مطبع حکومت سعودیہ شائع ہوا۔ اس میں ان "بدعات و خرافات اور بے بنیاد اعتقادات" کی نشاندہی یوں کرائی گئی ہے کہ

(۱) "کسی معین اور مخصوص قبر (روضہ مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء) کی زیارت کے لئے سفر کرنا ایک مذموم بدعت ہے اور زیارت قبر نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ترغیب میں جو احادیث وارد ہیں۔ اس قسم کی تمام احادیث ضعیف اور ان میں سے بعض موضوع بھی ہیں حضور کے روضۂ پاک پر جانے کی کوئی ضرورت نہیں۔ جس مقام پر ہو وہیں سے درود بھیج دو۔" (رسالہ مذکورہ ملخصاً و مختصراً ص ۵)

۲) "بالخاص نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر شریف پر دعا کرنا بدعت ہے" ص ۱۴

۳۔ لوگوں کا قبر شریف کے سامنے ہاتھ باندھ کر کھڑا ہونا اس قدر بدترین منکرات میں ہے جو کہ انسان کے ایمان کو فاسد کر دیتا ہے۔ ص ۴۴

۴۔ جن زیارت کرنے والوں کا یہ مقصد ہوتا ہے کہ میت سے اپنی حاجت طلب کریں یا وہاں جا کر نماز پڑھیں یا اس کی قبر کے پاس دعا کریں یا اس پر جو پتھر اور لکڑیاں لگی ہوئی ہیں انہیں چھوئیں اور ان پر ہاتھ پھیریں وغیرہ وغیرہ۔ معلوم ہونا چاہیے کہ اس قسم کے تمام امور محض بدعت و گمراہی اور شرک کے وسائل ہیں۔ حجرہ نبویہ کی جالیوں اور دیواروں کو چومنا اور ان سے لپٹنا ایک مذموم عمل اور انتہائی جہالت اور غفلت کی دلیل ہے (ص ۴۷، ۵۱)

۵۔ (مکہ میں) مسجد حمزہ رضی اللہ عنہ یا مسجد جبل ابوقبیس اسی طرح وہ مقام کہ جہاں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت ہوئی تھی یا جبل حرا جہاں پہلی مرتبہ وحی نازل ہوئی تھی یا وہ پہاڑ کہ جہاں اسماعیل علیہ السلام کی بجائے قربانی ہوئی تھی وغیرہ وغیرہ دیگر ایسے مقامات و آثار جن پر راستوں میں مساجد تعمیر کرا دی گئی ہیں ان مقامات یا اس قسم کے دیگر مقامات کی زیارت کا قصد کرنا اور ان میں نماز پڑھنا اور وہاں دعا کرنا یہ تمام امور محض بدعت ہیں۔ جن سے تجنب (پرہیز) کرنا واجب ہے ص ۳۹)

۶۔ بعض عوام اپنی (ندا و پکار) میں دفع ضرر اور طلب منفعت کے لیے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے استغاثہ (مدد طلب) کرتے ہیں۔ معلوم ہونا چاہیے کہ ان کا یہ فعل شرک اکبر (بت پوجنے سے بھی بڑا شرک) ہے حق تعالے نے آپ کو اس لیے نہیں بھیجا ہے کہ لوگ انہیں پکاریں اور ان سے استغاثہ کریں اور نہ اس لئے بھیجا ہے کہ وہ قضائے حاجات اور دفع کربات کے لئے خدا اور بندوں کے درمیان واسطہ ہوں۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم یا کسی اور سے دنیا میں شفاعت کا طلب کرنا ہرگز جائز نہیں

(رسالہ مذکور ص ۴۹-۵۱)

(۷) (کعبہ شریف) کے رکن یمان کو چومنا یا اس پر ہاتھ پھیر کر چوم لینا جائز نہیں

خانہ کعبہ کے دیگر ارکان کو سلام کرنا یا اس کے پردے پکڑ کر لٹکنا یا ان کو چومنا یا اپنے سینے یا پیٹ کو بیت اللہ سے لگانا سوا ملتزم کے یہ تمام اعمال محدث و بدعت ہیں۔ خانہ کعبہ کے پشتہ پر ہاتھ پھیرنا یا اس پر سجدہ کرنا بھی غیر مسنون (بدعت) ہے (ص ۲۳)

نہرو کو نجدیوں کی دعوت

نام نہاد علم بردارانِ توحید و مدعیان عمل بالحدیث (وہابیوں) کے شاہ سعود و وزیر اعظم امیر فیصل نے بھارت میں ہندوؤں مشرکوں کی دعوتیں اڑائیں۔ گاندھی کی سمادھ پر پھول چڑھائے، نہرو کے زیر سایہ اپنے نعرے (راجکمار سعودی عرب زندہ باد) لگوائے۔ جلوس نکلوائے اس کی خوشنودی کے مطابق بیان دینے اور ناچ دیکھنے کے بعد نہرو کا حق نمک ادا کرنے کے لئے اس ظالم نجس کافر کو "سعودی عرب" آنے کی دعوت دی۔ چنانچہ ستمبر ۱۹۵۶ء کے آخر میں نہرو نے سعودی عرب جانے کی تیاری کی۔ عین انہی دنوں میں ہندوستان میں ایک رسوائے عالم کتاب "مذہبی رہنما" (جس میں نبی اکرم سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (فداہ امی و ابی) کی ذات مبارک پر ناپاک حملے کئے گئے تھے) کی اشاعت کے خلاف ہندوستان کے مسلمان احتجاج کر رہے تھے اور نہرو حکومت میں اس کتاب کی ضبطی کی بجائے مسلمانوں کا خون بہایا جا رہا تھا (العیاذ باللہ تعالیٰ) اور ادھر پاکستان اور بھارت میں اس ناپاک کتاب کی اشاعت، توہینِ شانِ رسالت اور مسلمان بھائیوں پر نہرو حکومت کے انسانیت سوز مظالم کے خلاف۔ زبردست مظاہرے ہو رہے تھے۔ خود مشرقی پنجاب کے بعض ہندو اخبار (پربھات، بسنسار، ملاپ) بھی "مذہبی رہنما" کی مذمت کرتے ہوئے نہرو حکومت سے اس کی اشاعت پر پابندی

لگانے کا مطالبہ کر رہے تھے۔ (نوائے وقت ۱۴ ستمبر ۱۹۵۶ء) مگر نجدی سعودی حکومت اس معاملہ میں بالکل خاموش تھی۔ اور وہابی شاہ سعود نہرو سے احتجاج کرنے کی بجائے اس کے استقبال کرنے کی تیاریوں میں مصروف تھا۔ نجدیوں کی یہ روش مسلمانوں کے تازہ زخموں پر گویا نمک پاشی تھی جس سے ان کی بے چینی و اضطراب میں مزید اضافہ ہو گیا۔ اور سب نے بیک زبان سعود سے مطالبہ کیا کہ وہ اس حالت میں ظالم نہرو کو سعودی عرب آنے کی اجازت نہ دے۔ مگر مشرک نواز شاہ سعود نے پھر بھی کوئی پرواہ نہ کی اور اس کے کان پر جوں تک نہ رینگی۔

نہرو کے استقبال کا پروگرام

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسۂ میلاد و جلوس مبارک کو بدعت و شرک کہنے اور اس پر پابندی لگانے والے نجدیوں کی طرف سے نہرو کے ریاض (نجد) پہنچنے سے پہلے ہی اس کے شاہی استقبال کا پروگرام شائع ہو گیا چنانچہ اخبارات میں آیا کہ "سعودی عرب میں پنڈت نہرو کی مدارات کا ایسا انتظام کیا جا رہا ہے جو الف لیلہ کے جاہ و جلال کی یاد تازہ کر دے گی۔ ہر روز طائف کے باغوں سے گلاب کے تازہ پھول طیارہ کے ذریعہ ان محلات میں لائے جائیں گے جہاں نہرو قیام کریں گے۔ وزیر اعظم (نہرو) اور ان کی پارٹی کے لئے شاہی توشہ خانوں میں خاص انتظامات کئے جا رہے ہیں! ہوائی مستقر سے ریاض میں شاہ سعود کے نہایت پر شکوہ محل تک نہرو کو جلوس کی صورت میں لے جایا جائے جس کی پیشوائی شاہ کا محافظ دستہ اور موٹر سائیکلوں پر سوار فوجی کریں گے۔ تمام شاہراہوں کو بھارتی اور سعودی پرچموں سے مزین کیا جائے گا۔

(روزنامہ "امروز" لاہور ۱۷ اگست ۱۹۵۶ء)

نہرو کی تعریف میں قصیدے

حبیب خلاصۂ ہر دو سرا محمد مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء کی نعت پاک کو ممنوع و بدعت کہنے، مٹانے اور چھپانے والے وہابیوں کے اخبارات نے نہرو کی آمد کے موقع پر اس کے قصیدے لکھے۔ چنانچہ اخبارات میں آیا کہ "مکہ معظمہ کے ایک روزنامے، البلاد السعودیہ نے پنڈت جواہر لال نہرو کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے اپنے اداریہ "بھارتی نہرو کو عرب میں خوش آمدید" لکھا ہے کہ "سعودی عرب ایک رہنما (نہرو) کو خوش آمدید کہنے میں فخر محسوس کرتا ہے۔ مسٹر نہرو ایک ایسی شخصیت ہیں جو ہمیشہ پر امن اور دانشمندانہ پالیسی کے قائل رہے ہیں۔ آخر میں اس اخبار نے دعا کی ہے کہ امن کا یہ داعی (نہرو) ہزاروں برس جئے۔" شاہ سعود کی مؤتمر اسلامی کے سیکرٹری کرنل انور سادات نے بھی سرکاری روزنامے الجمہوریہ میں پنڈت نہرو کو "ایشیائی فرشتہ" بتایا ہے یہ اخبار لکھتا ہے "اسے ایشیا کے فرشتے (نہرو) تم پر سلامتی ہو۔" آگے چل کر کرنل سادات لکھتے ہیں "مسٹر نہرو کی نرم اور ملائم آواز توپوں کی گرج سے کہیں زیادہ اثر ہے۔ کیونکہ یہ سچائی کی علمبردار ہے (روزنامہ کوہستان لاہور ۲۵ ستمبر ۱۹۵۶ء)

نجدی اور نہرو

وہ نجدی وہابی جن کے نزدیک ایک مسلمان صرف "یا رسول اللہ" پکارنے سے مشرک واجب القتل گردانا جاتا ہے۔ جن کی حکومت میں مسلمانان اہل سنت کو اپنے نورانی مسلک پر عمل کرنے کی بناء پر بلا وجہ پریشان کیا جاتا ہے جن کا عقیدہ ہے کہ "جیسا ہر قوم کا چودھری اور گاؤں کا زمیندار ان معنوں میں ہر پیغمبر اپنی اُمت کا سردار ہے (تقویۃ الایمان) انبیاء علیہم السلام اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی زیادہ ذلیل بلکہ اس کے روبرو ایک ذرا ناچیز سے بھی کمتر ہیں (تقویۃ الایمان) حضرت محمد مصطفےٰ

علیہ التحیۃ والثناء عام انسانوں جیسے ایک انسان تھے۔ حضور کسی کا وسیلہ وسہارا نہیں (رسالہ مسائل حج وغیرہ) بلکہ آپ اپنی صاحبزادی سیدۂ نساء العالمین کے بھی کچھ کام نہیں آسکتے (کتاب التوحید) حضور رحمۃ اللعالمین صلے اللہ علیہ وسلم کو دافع زحمت و بلا کہنا شرک ہے (فتاویٰ رشیدیہ وغیرہ) ہاتھ کی لاٹھی ذاتِ سرور کائنات سے زیادہ نفع دینے والی ہے (الشہاب الثاقب) انہی نجدیوں کی نظر میں اب نہرو کی عظمت وشخصیت اور اس کا مقام واعزاز واحترام دیکھیئے۔ وہ نہرو جو کھلا ہوا بُت پرست، کافر و مشرک ہے۔ جس نے حیدرآباد۔ جوناگڑھ اور کشمیر کو غصب کر رکھا ہے جس کی مکارانہ سیاست نے مسلمان ملکوں کو ایک دوسرے کے مخالف بنا دیا۔ جس کی حکومت میں مسلمانوں کی عزت۔ جان ومال پر وحشیانہ دست درازی کی گئی۔ مساجد وصحابہ کی بے حرمتی اور دینی کتب کے ذخائر کو پامال کیا گیا۔ اور گذشتہ تین سال میں شدھی تحریک سے پچاس ہزار افراد کو ہندو بنایا گیا۔ جن میں زیادہ تعداد مسلمانوں۔ سکھوں۔ عیسائیوں کی ہے۔ (کوہستان ۲۶ ستمبر ۱۹۵۶ء)

الغرض جس نہرو کی حکومت میں پندرہ لاکھ مسلمانوں کو موت کے گھاٹ اتارا گیا اور اسی لاکھ کو گھربار چھوڑنے پر مجبور کر دیا گیا (کوہستان لاہور ۱۹ دسمبر ۱۹۵۶ء)

جس نہرو کی اسلام ومسلمان دشمنی کے یہ ظالمانہ اور شرمناک کارنامے ہیں۔ وہی نہرو ان نجدیوں کا "محبوب" ہے سنیئے

نہرو کی آمد پر نجدی توحید کے مظاہرے

وہابیوں نجدیوں کے مرکز ریاض (نجد) میں ظالم و کافر نہرو کا جس طرح استقبال کیا گیا اخبارات کی سرخیوں اور بعض اقتباسات سے اس کا اندازہ فرمایئے اور وہابیوں کی "شرک دشمنی۔ جذبۂ توحید واتباعِ حدیث" کی داد دیجئے۔ اخبارات لکھتے ہیں:

"سعودی عرب میں نہرو مرحبا نہرو رسول السلام۔ (امن کے پیغمبر نہرو ہم تیرا خیر مقدم کرتے ہیں) اور جے ہند کے نعروں سے استقبال شاہ سعود نہرو کی پنج شیلا پر ایمان لے آئے۔ سعودی عرب کی تاریخ میں پہلی مرتبہ نہرو کے استقبال کے لئے عرب (نجدی) عورتیں بھی موجود تھیں۔ یہ خواتین ٹرکوں اور کیڈیلاک کاروں میں بیٹھی ہوئی۔ مسٹر نہرو کو نقابوں سے جھانک جھانک کر دیکھ رہی تھیں۔ ریاض پہنچنے پر شاہ سعود نے نہرو کو گلے سے لگایا۔

سرزمین حجاز پر پہلی مرتبہ بھارتی ترانہ "جانا مانا گانا" بجایا گیا۔ پنڈت نہرو جب سعودی عرب کے دارالحکومت ریاض پہنچے تو ہزاروں (چھ ہزار سے زیادہ) افراد نے جن میں شاہ سعود۔ سعودی شہزادے وزراء اور سعودی فوج کے اعلےٰ افسر شامل تھے نہرو کا استقبال کیا، اور ایک فوجی دستے نے نہرو کو گارڈ آف آنر پیش کیا۔ (تعظیمی قیام و سلام کیا) اس کے بعد نہرو ایک کھلی کار میں شاہ سعود کے محل کی طرف روانہ ہوگئے راستے میں۔ سڑک پر دونوں طرف کھڑے ہزاروں افراد نے نہرو کو دیکھ کر زندہ باد کے نعرے لگائے۔ چوبیس ستمبر کی رات کو شاہی محل الحمراء میں شاہ سعود نے نہرو کے اعزاز میں شاہی ضیافت دی۔ اس کمرہ کو رنگا رنگ روشنیوں سے سجایا گیا تھا جب نہرو کمرہ میں داخل ہوا تو شاہ سعود نے آگے بڑھ کر ان کی شیروانی کے کاج میں سُرخ رنگ کا ایک ٹانک دیا۔

سپاس نامہ

دہران میں سعودی عرب کے گورنر نے نہرو کی خدمت میں ایک سپاسنامہ پیش کیا۔ جسمیں کہا گیا کہ پنڈت نہرو اور ان کی حکومت نے اسلام اور مسلمانوں کی دوستی اور ان کے مفادات کے تحفظ کے لئے جو شاندار خدمات کی ہیں۔ سعودی عرب کے

(نجدی) لوگ ان کی قدر کرتے ہیں اور انہیں نہرو پر فخر ہے۔ نیز کہا گیا کہ پنڈت نہرو دنیا کی عظیم ترین شخصیتوں میں شمار ہوتے ہیں۔" اور بھارتی سفیر نے کہا "اس دورہ سے ظاہر ہے کہ نہرو اور شاہ سعود کو ایک دوسرے سے کتنی عقیدت ہے۔"

نجد میں گیتا نجلی کے بھجن

بھارتی وزیراعظم نہرو کو خاص طور پر ایک سکول میں لے جایا گیا جس میں سعودی عرب کے شہزادے بھی تعلیم حاصل کرتے ہیں جب نہرو اس اسکول کے ایک کمرہ میں داخل ہوئے تو انہیں یہ دیکھ کر بے حد خوشی ہوئی۔ کہ طلبا، گرو ٹیگور کی "گیتا نجلی" کے بھجن مل کر گا رہے تھے جو اسکول کے نصاب تعلیم میں شامل ہے۔

نجدیوں کا نہرو پر بھروسہ

جب نہرو ایک اور کمرہ میں پہنچے تو طلباء نے ان کا استقبال عظیم گاندھی کے جانشین کا نعرہ لگا کر کیا۔ انہوں نے یہ نعرہ بھی لگایا کہ عربوں (نجدیوں) کا غیر متنازعہ (طے شدہ) دوست۔ پنڈت نہرو نے بھی یہاں مسٹر گاندھی کا پروپیگنڈا کیا۔ اس اسکول میں شاہ سعود کے بھائی سطام نے نہرو کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا، آپ امن کے ہیرو۔ اور جد وجہد آزادی میں حصہ لینے والے لیڈروں کے قائد ہیں۔ نیز کہا۔ کہ نہرو ایک ایسا مضبوط ہاتھ ہیں جس پر عرب (نجدی) بھروسہ کر سکتے ہیں۔ شہزادے نے کہا کہ آپ (نہرو) عرب نہیں لیکن ہمارے بھائی ہیں۔

نہرو نجدی محبت کا مظاہرہ

شاہ سعود نے پنڈت جواہر لال نہرو کو نئے ماڈل کی سات نشستوں والی ایک کیڈلک کار

کا تحفہ دیا۔ اس کے علاوہ سونے کی ایک جیبی گھڑی اور دو عرب پوشاکیں بھی دیں۔ اور نہرو نے شاہ سعود کو راجستھان کا بنا ہوا پیتل کا ایک لیمپ دیا جس پر قرآن مجید کی ایک آیت کندہ ہے اور عرب شہزادوں کو نہرو نے ایئر کنڈیشنڈ ریڈیو سیٹ اور بھارت کی بنی ہوئی سلائی کی مشینیں دیں (روزنامہ جنگ کراچی ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹ ستمبر ۱۹۵۶ء و دیگر اخبارات)

نجدیوں کی نہرو سے استمداد

حکومت ہند نے سعودی عرب کو دس ہزار ٹن چاول روانہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے یہ فیصلہ حکومت سعودی عرب کی درخواست پر کیا گیا اور اس سال کے آخر میں بھارت سعودی عرب کو مزید چاول دے گا۔

(روزنامہ کوہستان ۲۱ ستمبر ۱۹۵۶ء)

ے تیری لٹکے تو نہرو سے کرے استمداد
یا رسول اللہ سے بگڑتی ہے طبیعت تیری

دورۂ نہرو کی یادگار

ہندوستان کا ایک سہ روزہ دیوبندی اخبار "مدینہ" بجنور بھی دعویٰ مسلمانی کے باوجود نہرو کی محبت میں گرفتار ہے یہ نجدیوں کی طرف سے نہرو کے استقبال پر اتنا خوش ہوا ہے کہ اس نے اپنی ۵ اکتوبر ۵۶ء کی اشاعت میں اداریہ کا عنوان ہی "مرحبا نہرو رسول السلام" رکھا ہے (معاذ اللہ)۔ یہی اخبار اپنی یکم نومبر ۵۶ء کی اشاعت میں لکھتا ہے کہ "وزیر اعظم نہرو کے دورۂ سعودی عرب کے موقع پر جدہ میں مولانا کرم علی (نجدی وہابی) نے وزیر اعظم کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا۔ جس کے بعض

اقتباسات یہ ہیں "محترم وزیر اعظم ہم ایک ایسی سرزمین پر آپ کا استقبال کرتے ہوئے بہت مسرور ہیں جس کی نگرانی ایک ایسی محترم ذات کے ہاتھ میں ہے جو ہمارا مذہبی امام اور خلیفۃ المسلمین ہے۔ ہم آپ کی محبوب ترین شخصیت پر فخر کرتے آئے ہیں۔ ہماری دعا ہے کہ آپ ہمارے عظیم ترین رہنما کی حیثیت سے ہمیشہ زندہ و سلامت رہیں محترم پنڈت جی! ہم آج آپکے احسانات کا شکریہ ادا کرتے ہوئے بڑی خوشی محسوس کرتے ہیں۔ معزز مہمان، محترم راہنما۔ پنڈت جی! ہم آپ کے استقبال اور خوش آمدید کہنے کے لئے جو کچھ بھی کہیں یا کریں وہ سب آپ کی عظیم ترین شخصیت کو دیکھتے ہوئے کم ہے۔ ہم آپ کی ذات پر فخر کرتے ہوئے آپ کو برکت وسلامتی کا پیغام بر سمجھتے ہیں ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ ہم سب مل کر یہاں اپنے محبوب ترین لیڈر کی آمد کی یادگار قائم کریں۔ عالی جناب وزیر اعظم مبارک باد۔ اے عظیم شخصیت کے مالک... عرب ہند دوستی زندہ باد... شاہ سعود زندہ باد۔ جواہر لال نہرو زندہ باد۔

نہرو کا پُر جوش الوداع

واپسی کے وقت ایک ایڈریس پیش کیا گیا۔ اس میں پنڈت جی کو امن کا انسان اعظم اور ہند کی کامیابیوں اور ترقیوں کا معمار کہا گیا۔ ایڈریس کے جواب میں پنڈت نہرو نے تالیوں کی گونج میں تقریر کی۔ طہران کے ہوائی اڈہ پر پنڈت نہرو کو الوداع کہنے کے لئے مشرقی صوبوں کے گورنر اور دیگر حضرات و افسران موجود تھے۔ ہوائی اڈہ پر پنڈت نہرو نے سعودی عرب فوج کے ایک دستہ سے سلامی لی اور گارڈ آف آنر کا معائنہ کیا۔

("مدینہ" ۵ اکتوبر ۱۹۵۶ء)

وہابیوں کی دیانت

وہابیوں کی مذہبی حکومت نے ایک مشرک پنڈت کو جس طرح بڑھایا چڑھایا اور آنکھوں

پر بٹھایا وہ سب پر ظاہر ہو گیا ہے۔ ادھر تو وہابی اس طرح نہرو کے ساتھ پیش آئے ہیں اور ادھر ایک مسلمان اگر شرعی حدود کے اندر نیاز مندی اور عظمت و احترام کے جذبات سے محبوبان خدا تعالیٰ حضرات اولیاء کرام و انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ عقیدت ومحبت کا اظہار کرے تو یہی وہابی فوراً چیں بجبیں ہوتے ہیں اور ان کی نام نہاد توحید کو خطرہ لاحق ہو جاتا ہے۔ مگر ان کی مایۂ ناز موحد حکومت کے حد سے بڑھ کر ایک دشمنِ اسلام کا بخندہ پیشانی اعزاز و احترام کرنے سے نہ ان کی توحید کو خطرہ لاحق ہوتا ہے اور نہ ہی موحدانہ پوزیشن میں کوئی فرق آیا۔ اور وہابیوں کی طرف سے بھی نہ سعود پہ کوئی شرک و بدعت کا فتویٰ لگایا گیا نہ اس کے خلاف کوئی قرارداد مذمت پاس ہوئی اور نہ ہی اس سے کوئی شرعی ثبوت طلب کیا گیا۔ بلکہ اس شرمناک نجدی "ڈرامہ" کے باوجود وہابی سعود کے گیت گا رہے ہیں اور سعود کے نا مسعود فعل کو طرح طرح کی تاویلوں اور ہیر پھیر سے چھپانا چاہتے ہیں یہ ہے وہابیوں کی دیانت کفر دوستی، مشرک نوازی۔ اور اسلام و مسلمان دشمنی۔

ناظرین! وہابی دن رات اہل سنت کو مشرک بنائیں، شرک کی وعیدیں سنائیں اور خود خالص مشرکوں کو سینے سے لگائیں اور اس طرح آپس میں گھل مل جائیں اور پھر بھی ؎

نہ توحید میں کچھ خلل اس سے آئے
نہ اسلام بگڑے نہ ایمان جائے

رسول السلام

نجدیوں کا "مرحبا نہرو رسول السلام" کا نعرہ خاص طور پہ دل دکھا دینے والا ہے۔ ایک مشرک پہ رسول جیسے مقدس پیارے اور مخصوص لفظ کا اطلاق

کتنے ستم کی بات ہے۔ کیا نجدیوں کو جناب رحمۃ للعلمین صلے اللہ علیہ وسلم کے دامن رسالت میں سلامتی نظر نہیں آئی جو انہیں ایک کافر کو رسول السلام بنانے کی ضرورت پڑی؟ وہ وہابی جس کے نزدیک نبی اکرم۔ مجسم رحمت و برکت صلے اللہ علیہ وسلم کو دافع البلاء والوباء کہنا شرک ہے انہوں نے نہرو کو کس دلیل سے اپنا "رسول السلام" بنا لیا۔ جس کافر کو مسلمان السلام علیکم (تم پر سلام ہو) نہیں کہہ سکتے۔ وہابیوں نے اندھی عقیدت سے اس کافر کو رسول السلام ہی بنا دیا ہے ؏

ببیں تفاوتِ راہ از کجا تا کجا است!

ہندو پریس کا تاثر!

نجدیوں کے اس نعرہ "مرحبا نہرو رسول السلام" سے غیر مسلموں نے جو اثر قبول کیا اور جن خیالات کا اظہار کیا اسے ذرا بغور پڑھئے اور اسلام کے رعب و دبدبہ اور بانی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت و شوکت کو غیروں کی نظر میں کم کرنے کی ناپاک کوشش کرنے اور اسلامی اصطلاحات کا مذاق اڑانے والے وہابیوں کے ضمیر و ذہنیت کی کجی کا اندازہ فرمائیے

بھارت کے ہندو اخبار "تیج" دہلی مورخہ ۲۷ ستمبر ۱۹۵۶ء کے اداریہ میں "خوش آمدید پیغمبر امن" کے عنوان کے تحت دوسری باتوں کے علاوہ حسب ذیل فقرے بھی موجود ہیں:۔

(۱) "پردھان منتری شری جواہر لال نہرو" پیغمبر اسلام کی دنیا میں پہنچے تو ان کا استقبال "پیغمبر امن" کے نعروں سے کیا گیا۔

(۲) اگر ہم غلطی نہیں کرتے تو اسلام کے معنی امن کے ہیں۔ سلامتی کے ہیں "پیغمبر اسلام" کے معنی بھی امن و سلامتی کے پیغام بر کے ہیں۔

(۳) "پیغمبر اسلام کے ملک باسیوں (نجدیوں) نے پنڈت جی کی عزت افزائی کیلئے وہی لفظ منتخب کیا جس پر اسے (دنیائے اسلام کو) ناز ہے جس کی وجہ سے دنیائے اسلام میں عرب دیش کی عزت ہے"۔

(۴) (پنڈت جی) کے اس دورہ کا نتیجہ کیا ہوگا۔ یہ تو وقت بتائے گا۔ مگر اس سے کفر اور کافر کے فلسفہ میں تبدیلی ہو گئی تو یہ دورہ کی بہت بڑی فتح ہوگی"۔

(نوائے وقت لاہور یکم اکتوبر ۵۶ء کالم ایڈیٹر کے نام خطوط)

انا للہ وانا الیہ راجعون!

سلامتی کا کرشمہ

اس بات پر بھی غور فرمائیے کہ ادھر تو نہرو کا ناپاک قدم اور آخر ستمبر میں سعودی عرب پہنچا اور وہابیوں نے اسے "رسول السلام" کے خطاب سے نوازا اور ادھر نہرو کے سعودی عرب جانے اور نجدیوں کی طرف سے یہ لقب پانے کے چند ہی روز بعد (اکتوبر میں)، مشرق وسطے اور مصر کے حالات نازک صورت اختیار کر گئے اور مصر میں جنگ کے شعلے بھڑک اٹھے

یہ ہے نجدیوں کی زبان کا اثر اور وہابیوں کے "رسول السلام" (نہرو) کی برکت و سلامتی کا ایک کرشمہ ؎

قدم نامبارک و نامسعود   چوں بدریا رود بر آرد دود

اسمٰعیلی جہاد کی کہانی

آج حقائق پر پردہ ڈال کر اسماعیل کے معتقدین اسے جنگ آزادی کا ہیرو مجاہد و شہید۔ انگریزوں اور سکھوں سے نبرد آزما ہونے والا اور کیا کچھ بناتے ہیں

ہیں۔ حالانکہ حقیقت اس کے بالکل برعکس ہے۔ دراصل اسماعیل کی ٹکر نہ سکھوں سے تھی نہ انگریزوں سے بلکہ اس کا اصل مقابلہ مسلمانانِ اہلِ سنت کے ساتھ تھا جہاں تک سکھوں سے اس کی لڑائی کا تعلق ہے۔ اگر اسے تسلیم کر لیا جائے تو یہ جزوی طور پر ایک تحریک ہوگی۔ جو سکھوں کی بجائے پنجاب میں انگریزوں کے قدم جمانے کے لئے چلائی گئی تھی۔ ورنہ ذاتی طور پر اسماعیل و سید احمد (اس کے پیر) کے ہندوؤں۔ سکھوں سے کافی تعلقات و مراسم تھے۔ چنانچہ اسماعیل کا سیکرٹری "منشی ہیرا لال" تھا۔ اور اس کا ایک سپاہی "راجہ رام ہندو" تھا۔ (حیات طیبہ صـ۲۲/۲۷) غور فرمایئے۔ جس شخص کے کافروں مشرکوں کے ساتھ تعلقات کا یہ عالم ہو کر ہیرا لال و راجہ رام جیسے کافر و مشرکوں دشمنانِ اسلام ہندو اس کے سیکرٹری و سپاہی ہوں۔ وہ کافروں مشرکوں کے ساتھ کیا جہاد کرے گا؟

باقی رہا سکھوں کا معاملہ وہ بھی سنیئے۔ حیات طیبہ کا مصنف مرزا حیرت دہلوی لکھتا ہے۔ "یہ خبر معتبر معلوم ہوتی ہے کہ دوسرے دن شیر سنگھ نے ان دونوں بزرگوں (اسماعیل: اس کے پیر سید احمد) کی نعشوں کو شناخت کرا کر نہایت عزت کے ساتھ انہیں بالاکوٹ میں دفن کیا" (حیات طیبہ صـ۲۷د)

اور مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی کی مصدقہ کتاب شمائم امدادیہ صـ۹۹ پر لکھا ہے۔ "کہ آدمیوں نے حضرت (سید احمد) کا بدن پایا۔ امر سنگھ نے بتعظیم و کرام عام مزار تیار کیا" نیز حیات طیبہ میں یہ بھی مذکور ہے کہ اسمٰعیل کے پیر سید احمد نے رنجیت سنگھ کی افواج کے جنرل بدھ سنگھ کو جو خط لکھا۔ اس میں بدھ سنگھ کو ان القاب کے ساتھ یاد فرمایا کہ "از امیر المومنین سید احمد بر ضمیر ابہت تخمیر سپہ سالار جنود و عساکر۔ مالک خزائن و دفاتر۔ جامع ریاست و سیاست حاوئ امارت و ایالت۔ صاحب شمشیر و جنگ۔ عظمت نشان سردار بدھ سنگھ" (حیات طیبہ صـ۲۹۹)

خیال فرمایئے جو لوگ سکھوں کو ان القاب و آداب کے ساتھ یاد فرمائے کہ جن القاب و آداب کو ان کی نجدی توحید انبیاء علیہم السلام و اولیاء کرام علیہم الرضوان کے متعلق استعمال کرنے کی ہرگز اجازت نہیں دے سکتی اور جن کی نعشوں کو سکھ نہایت عزت کے ساتھ دفن کریں بلکہ ان کا مزار بنائیں۔ کیا ان نجدی وہابی لیڈروں کی سکھوں کے ساتھ کوئی دشمنی ہو سکتی ہے؟ ہرگز نہیں۔ بتایئے اگر انہوں نے سکھوں کے ساتھ صحیح معنوں میں جہاد کیا ہوتا تو واقعی ان کے دشمن ہوتے تو اس صورت میں سکھ ان کو عزت کے ساتھ دفن کرتے۔ ان کا مزار بناتے بلکہ ان کی نعشوں کو کے ٹکڑے اڑاتے؟ ان حقائق سے واضح ہوتا ہے کہ اسمٰعیلیوں کی سکھوں کے ساتھ کوئی مذہبی دشمنی نہ تھی بلکہ اندرونی طور پر بھائی چارہ تھا۔ جبھی تو سکھ ان کی اس طرح عزت و تعظیم بجا لاتے تھے

انگریز دوستی

باقی رہا یہ کہنا کہ اسمٰعیلی لشکر نے انگریزوں کے خلاف علم بغاوت بلند کیا تھا۔ تو یہ بھی سراسر جھوٹ لغو اور غلط ہے کیونکہ اسمٰعیل و سید احمد کا انگریزوں کے ساتھ کوئی جھگڑا نہ تھا۔ چنانچہ سید احمد نے یہ اعلان کر دیا تھا کہ سرکار انگریزی سے ہمارا کوئی مقابلہ نہیں اور نہ ہمیں اس سے کچھ مخاصمت و جھگڑا ہے" (حیات طیبہ صـ۲۸۵)

اسی کتاب کے صـ۳۸۵ پر ہے کہ گورنمنٹ خود جانتی ہے کہ اس کی سلطنت کے قانون کو فرقہ اہلحدیث (وہابی) نے کس قدر تسلیم کیا ہے۔ اور اس کے کیسے فرمانبردار و مطیع اس گروہ کے لوگ ہیں۔ اور کبھی ان کاروائیوں میں شریک نہیں ہوئے۔ جو گورنمنٹ (انگریزی) کے خلاف کی جاتی ہیں" اسی طرح مولوی عبدالمجید سوہدروی مدیر اہلحدیث نے بھی (انگریز کے ساتھ) جہاد کے خلاف فتویٰ بھی دیا۔ خطاب بھی پایا اور انعام بھی (انگریز اور وہابی صـ۴۴) بلکہ یہاں تک تصریح موجود ہے کہ "لکھتے ہیں

جب مولانا (اسماعیل دہلوی) نے جہاد کا وعظ فرمانا شروع کیا۔ تو ایک شخص نے دریافت کیا کہ آپ انگریز پر جہاد کا فتویٰ کیوں نہیں دیتے (وہ بھی تو دشمن اسلام کافر ہے) آپ نے جواب دیا کہ ان پر جہاد کرنا کسی طرح واجب نہیں...... ہم ان کی رعیت ہیں...... ہمیں ان کی حکومت میں ہر طرح آزادی ہے بلکہ اگر کوئی ان پر حملہ آور ہو تو مسلمانوں پر فرض ہے کہ وہ اس سے لڑیں اور اپنی گورنمنٹ (برطانیہ) پر آنچ نہ آنے دیں۔" (حیات طیبہ مطبوعہ مطبع فاروقی دہلی ص ۲۹۶) دیکھئے مسلمانوں کو گورنمنٹ برطانیہ پر کس طرح قربان کیا جا رہا ہے۔ اور اس کی حفاظت کو کیسے فرض قرار دیا جا رہا ہے۔

اور سنیئے۔ وہابیوں کی مشہور معتبر مایۂ ناز کتاب سوانح احمدی (جو اسمٰعیل دہلوی مصنف تقویۃ الایمان کے پیر سید احمد کے حالات پر مشتمل ہے) میں اس کا مصنف مولوی محمد جعفر تھانیسری (جو سید احمد و اسمٰعیل دہلوی کا زبردست معتقد و نیاز مند ہے) رقمطراز ہے کہ

سید صاحب کا سرکار انگریزی سے جہاد کرنے کا ہرگز ارادہ نہیں تھا وہ اس آزاد عملداری کو اپنی ہی عملداری سمجھتے تھے اور اس میں شک نہیں کہ اگر سرکار انگریزی اس وقت سید صاحب کے خلاف ہوتی تو ہندوستان سے سید صاحب کو کچھ بھی مدد نہ پہنچتی مگر سرکار انگریزی اس وقت دل سے چاہتی تھی کہ سکھوں کا زور کم ہو" (سوانح احمدی ص ۱۳۹)۔ یہی وہابی مورخ جعفر تھانیسری لکھتا ہے کہ

"آپ (سید احمد) کے سوانحعمری اور مکاتیب میں بیس[۲] سے زیادہ ایسے مقام پائے گئے ہیں جہاں کھلے کھلے اور علانیہ طور پر سید صاحب نے بدلائل شرعی اپنے پیرو لوگوں کو سرکار انگریزی کی مخالفت سے منع کیا ہے (سوانح احمدی ص ۲۴۶)

کیا ان روشن تصریحات کے بعد بھی کوئی اسمٰعیل دیوبندی وہابی یہ کہہ سکتا ہے

کہ اسماعیل نے انگریز کے ساتھ جہاد کیا اور اس کے خلاف علم بغاوت بلند کیا۔ ہاں جس کی شرم و حیا اور دیانت و صداقت کا جنازہ نکل چکا ہے وہ جو چاہے کہتا پھرے

انگریزی بندے

صرف سید احمد و اسماعیل دہلوی اور علمائے اہلحدیث ہی انگریز کے مدّاح و بندۂ بے دام نہیں بلکہ بڑے بڑے دیوبندی وہابی علماء بھی انگریز کے منظور نظر اور وظیفہ خوار ہیں۔

جمعیت العلماء اسلام

چنانچہ مشہور و معروف معتبر دیوبندی کتاب مکالمۃ الصدرین میں مذکور ہے کہ مولوی حفظ الرحمٰن دیوبندی نے مولوی شبیر احمد عثمانی دیوبندی کو مخاطب کر کے ان کی جمعیۃ العلماء اسلام کے متعلق کہا کہ "کلکتہ میں جمعیۃ العلماء اسلام حکومت (برطانیہ) کی مالی امداد اور اس کے ایماء سے قائم ہوئی ہے۔ گفتگو کے بعد طے ہوا کہ گورنمنٹ ان کو کافی امداد اس مقصد کے لئے دے گی۔ چنانچہ ایک بیش قرار رقم اس کے لئے منظور کر لی گئی اور اس کی ایک قسط مولانا آزاد سبحانی صاحب کے حوالہ بھی کر دی گئی۔ اس روپیہ سے کلکتہ میں کام شروع کیا گیا۔ (مکالمۃ الصدرین ص ۱۲)

تبلیغی جماعت

نیز مولوی حفظ الرحمٰن دیوبندی نے نام نہاد دیوبندی تبلیغی جماعت کے متعلق بھی انکشاف کیا کہ "مولانا الیاس صاحب کی تبلیغی تحریک کو بھی ابتداءً حکومت (برطانیہ)

---

[۱] اس کے مزید حوالہ جات فقیر کی کتاب "انگریزی بندے دیوبندی یا بریلوی"

کی طرف سے بذریعہ حاجی رشید احمد صاحب کچھ روپیہ ملتا تھا (مکالمہ صہ ۱۳)

اشرف علی تھانوی

اور مولوی شبیر احمد دیوبندی نے مولوی حسین احمد وغیرہ دیوبندی علماء کو مخاطب کرکے کہا "دیکھئے حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی ہمارے ودیں کے مسلم بزرگ وپیشوا تھے ان کے متعلق (بھی) بعض لوگوں کو کہتے ہوئے سنا گیا کہ ان کو چھ سو روپیہ (انگریزی) حکومت کی جانب سے دیئے جاتے تھے (مکالمہ ۱۶)

اور آپ حضرات کے متعلق بھی عام طور پر مشہور کیا جاتا ہے کہ آپ ہندوؤں سے روپیہ لے کر کھا رہے ہیں (مکالمہ ۱۷)

ناظرین کرام غور فرمائیں کہ مولوی حفظ الرحمن اور شبیر احمد عثمانی دونوں ہی دیوبندی مکتبۂ فکر سے متعلق ہیں۔ اور کس طرح صفائی کے ساتھ ایک دوسرے کا راز فاش کر رہے ہیں۔ اس سے بڑھ کر دیوبندی وہابی علماء کی ہندو، انگریز دوستی و وظیفہ خوری کی اور کیا دلیل ہو گی۔ ع

مدعی لاکھ پہ بھاری ہے گواہی تیری

شرمناک بہتان

وہابیوں کے دشمنانِ اسلام کے ساتھ گٹھ جوڑ اور انگریز دوستی کی ننگی تصویر آپ کے سامنے ہے لیکن کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ یہی غیر مقلد و دیوبندی وہابی خود انگریز کا آلۂ کار، نمک خوار و گہرا دوست ہونے کے باوجود دوسروں پر کیچڑ اچھالنے اور انگریز دوستی کا شرمناک بہتان لگاتے ہیں۔ چنانچہ وہابیوں سے اور کچھ نہیں ہو سکا تو انہوں نے تھوڑے عرصہ سے سیدنا اعلیحضرت مجدد دین و ملت، شیخ الاسلام

مولانا شاہ احمد رضا خاں صاحب بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور بعض دیگر علماء و مشائخ اہل سنت و جماعت پر انگریز دوستی کا الزام تراشا اور ایک طے شدہ سکیم کے تحت غیر مقلد و دیوبندی ملاؤں نے اس بات کو ہوا دینے کی ناکام کوشش کی۔ لیکن اس شرمناک کوشش میں حقائق پر پردہ ڈال کر وہ ہرگز کامیاب نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ دروغ بے فروغ ہے اور اعلیحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دامن اس شرمناک بہتان و ناپاک اتہام سے قطعاً پاک ہے۔ جیسے ہم نے اکابر دیوبندیہ وہابیہ کی ہندو وسکھ انگریز دوستی پر روشنی ڈالی ہے۔ ہے کوئی وہابی جو زبانی شور مچانے اور خرافات کا مظاہرہ کرنے کی بجائے اسی طرح کسی معتبر و معقول دلیل سے سیدنا اعلیحضرت قدس سرہٗ کی "انگریز دوستی" کا ثبوت پیش کر سکے اور ہمارا چیلنج ہے کہ اگر کسی کے پاس کوئی دلیل مضبوط ہے تو پیش کر کے منہ مانگا انعام پائے۔

تصویر کا دوسرا رُخ

مولوی اسمٰعیل دہلوی و سید احمد بریلوی کی انگریزوں، ہندوؤں سکھوں سے کوئی دشمنی و لڑائی نہ تھی۔ بلکہ ان دشمنانِ دین کے ساتھ ایسا گہرا رشتہ تھا کہ ان دونوں کے مرنے کے بعد سکھوں نے ہی ان کو عزت کے ساتھ دفنایا اور انہوں نے ہی تعظیم و اکرام سے ان کا مزار بنوایا۔ جیسا کہ اوپر گذر چکا ہے۔ ان دونوں وہابی لیڈروں کی اصل دشمنی و لڑائی تو مسلمانوں کے ساتھ تھی۔ چنانچہ دیوبندیوں کی مشہور کتاب تذکرۃ الرشید میں ہے کہ "حضرت (گنگوہی جی) نے فرمایا کہ حافظ جانی ساکن انبیٹھ نے مجھ سے بیان کیا تھا کہ ہم قافلہ کے ہمراہ تھے۔ مولوی عبدالحیٔ صاحب مولوی اسماعیل صاحب دہلوی اور مولوی محمد حسین صاحب رامپوری بھی ہمراہ تھے۔ اور یہ سب حضرات سید صاحب کے ہمراہ جہاد میں شریک تھے بیعد

صاحب نے پہلا جہاد مسمی یار محمد خان حاکم یاغستان سے کیا تھا" (تذکرۃ الرشید جلد ۲ صفحہ ۲۷)

دیکھیے! اسمٰعیلی جہاد کی ابتداء ہی مسلمانوں کے ساتھ ہوئی ہے۔ پھر اور سنیئے۔ مرزا حیرت لکھتا ہے "مولانا شہید کی پہلی نظریں۔ درانی (مسلمانوں) کی توپوں پر لگ رہی تھی۔ آپ سب سے پہلے ان پر جا پڑے۔ گولہ انداز نے مہتابی کو روشن کر کے چاہا کہ پہلے مولانا شہید کو اڑادوں کہ مولانا (اسمٰعیل) نے تلوار کا پھرتی سے وار کر کے اس کی گردن اڑا دی۔ دوسرا توپچی بھی یوں ہی مارا گیا۔ مولانا شہید نے فوراً وہ دونوں توپیں درانیوں (پٹھان مسلمانوں) کی طرف پھیر کر فیر کرنے شروع کیے۔ ایک وفادار ہندو (راجہ رام) جو مولانا (اسمٰعیل) شہید پر فریفتہ تھا گولہ اندازی پر مقرر ہوا۔ اس نے اس پھرتی سے گولہ اندازی کی کہ درانیوں کے پاؤں اکھڑ گئے ادھر مولانا شہید ان پر ٹوٹ پڑے۔ بھلا اب درانی کیونکر میدان میں ٹھہر سکتے تھے۔ اپنا کل سامان چھوڑ کر بھاگے۔ جب وہ فرار ہو رہے تھے۔ سید صاحب بھی ان پر آپڑے تھے۔ جتنے درانی مارے گئے ان کی تعداد ٹھیک معلوم نہیں۔ ہاں جن مردوں کو وہ میدان میں چھوڑ گئے تھے وہ چار سو سے زیادہ تعداد میں تھے۔ مولانا شہید کی فوج کا ایک آدمی بھی زخمی نہ ہوا تھا (حیاتِ طیبہ صفحہ ۳۲۱-۳۲۲)

یہ ہے اسمٰعیلی تحریک جہاد کہ راجہ رام ہندو کو ساتھ لے کر مسلمانوں کو تہ تیغ کیا جا رہا ہے ایک اور مسلمان خادیخان کے ساتھ اسمٰعیلی جہاد کا تذکرہ یوں کیا گیا ہے۔ کہ "مولانا شہید نے کہا سکھوں سے تو ہم لڑتے ہی رہیں گے مگر سب سے پہلے اس کانٹے (خادیخان) کو راہ سے ہٹا دینا چاہیئے۔ مبادا کسی وقت اس سے سخت چشم زخم پہنچے سات سو آدمیوں کو ساتھ لے کر آپ ہنڈ کی طرف بڑھے۔ آپ نے خاموشی سے بارہ بندوقچیوں کو بھیج دیا کہ تم دروازے کے پاس اس ٹیلے کے پیچھے چھپ کر کھڑے ہو جاؤ جوں ہی دروازہ کھول کر قلعہ میں سے لوگ نکلیں اور شہر کی طرف جانے لگیں تم فوراً قلعہ میں گھس جانا اور انہیں گولیاں مار دینا۔ جونہی مولانا شہید نے بندوقوں کی آواز سنی آپ

بھی فوراً مع ہمراہیوں کے داخل قلعہ ہوئے ہتھیار اٹھانے کی بھی فرصت نہ دی اور سب کو خوف دہ نے کر باہر نکال دیا۔ قلعہ کے دوسرے حصہ میں خادیخان ہوتا تھا۔ لوگوں کا غل سنائی دیا تو پریشان باہر نکل آیا۔ دیکھا تو یہاں گل ہی اور کھلا تھا۔ آخر ایک (اسماعیلی وہابی) مسلمان کی گولی نے اسے (خادیخان مسلمان کو) لٹا دیا (حیاتِ طیبہ صفحہ ۳۳۳)

اختصار کے باوجود اس بیان سے مسلمانوں کے ساتھ اسمٰعیلی وہابیوں کی دشمنی و لڑائی کا بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ مسلمانوں پر اسمٰعیل کے مظالم کا یہ عالم تھا کہ مرزا حیرت غیر مقلد دہلوی لکھتا ہے "بلفظ اسماعیل پنجاب میں بچہ بچہ کو معلوم تھا اور اس کا ایسا خوف چھایا ہوا تھا کہ درانیوں (مسلمانوں) کی عورتیں اپنے بچوں کو اسمٰعیل کے نام سے ڈراتی تھیں۔

(حیاتِ طیبہ صفحہ ۲۳۹)

مارا بھی اور مروایا بھی

اسمٰعیل دہلوی نے ہیرالال و راجہ رام کو ساتھ لے کر خود بھی مسلمانوں کو مارا اور وحشی سکھوں کو چھیڑ کر مسلمانوں کو ان سے بھی مروایا۔ چنانچہ لکھا ہے کہ ایک موقع پر وہابی مولوی اسمٰعیل دہلوی کے پیر سید صاحب ذرا بیہوش ہو گئے تو اسمٰعیل صاحب ان کو لے کر اور مسلمانوں کو میدان میں چھوڑ کر بھاگ نکلے۔ پھر مسلمانوں کا کیا حشر ہوا سنیئے مرزا حیرت لکھتا ہے:۔

"مولانا شہید نے پہلے سکھوں کے خونخوار حملہ کو روکا۔ مگر جب دیکھا کہ سید صاحب (تو بے ہوش پڑے ہیں اور ان کا ہاتھ جنبش نہیں کھاتا۔ اور وہ (سید احمد) عنقریب سکھوں کے قبضہ میں آنے کو ہیں (تو) آپ نے میدان سکھوں کے ہاتھ سونپ کر سید صاحب کو سنبھالا اور بمشکل کئی آدمیوں کی مدد سے اپنے گھوڑے پر بٹھا کر صاف میدان جنگ سے نکل آئے جب مجاہدین نے سید صاحب و مولانا شہید کو اپنے میں نہ پایا۔ ان کے پیر بھی اکھڑ گئے (چنانچہ) جدھر ان کا سینگ سمایا۔ سراسیمہ ہو کر بھاگے۔ سکھوں نے تعاقب کیا اور مظلوم

مسلمانوں کو نہایت بے کسی کی حالت میں قتل کیا۔ ان کا سامان لٹ رہا تھا اور ان کی جانیں ضائع ہو رہی تھیں ادھر سید صاحب کے لینے کے دینے پڑ رہے تھے بہت سے مسلمان سکھوں نے قید کر کے لاہور روانہ کئے جہاں وہ نہایت بے رحمی سے قتل کیے گئے۔"

(حیات طیبہ ص۳۰۴)

اسی میں ہے کہ آپ (اسمٰعیل دہلوی) کو ملک سمہ چھوڑے ہوئے دو تین دن ہی گزرے ہوں گے۔ کہ خالصہ فوج ساکنان سمہ پر آپڑی اور دلیسیوں کی ایسی خونریزی کی کہ جس کی نظیر اس ملک کی تاریخ میں کہیں نہیں ملے گی۔ اہل سمہ کے گھر جلا دیئے اور سکھوں کی جس تلوار نے ماؤں کو قتل کیا ان ہی تلواروں ننھے بچے بھی قتل کئے۔" (حیات طیبہ ص۳۵۲)

سکھوں کے یہ سارے مظالم اسمٰعیل کی گردن پر ہیں۔ جس نے وحشی سکھوں کو چڑایا۔ نہتے مسلمانوں کو ابھارا۔ اور پھر انہیں چھوڑ کر خود فرار ہو گیا۔

چندہ اصل۔ جہاد بہانہ

اسماعیلی جہاد کی ساری بنیاد محض وہابیت کے فروغ اقتدار کی ہوس اور شکم پرستی پر مبنی تھی چنانچہ اُدھر تو "انگریز بہادر" اسمعیل صاحب کا پشت پناہ تھا اور ادھر اسمٰعیل صاحب جہاد کے نام پر چندہ بٹور رہے تھے۔ شیعوں سے بھی اور سنیوں سے بھی۔ چنانچہ مرزا حیرت رقمطراز ہے:

"ابھی سید صاحب (مع اسمٰعیل صاحب) کو چار دن لکھنؤ میں آئے ہوئے گزرے تھے۔ دعوتوں کے صدہا پیغام سنی اور شیعوں کے ہاں سے آچکے تھے اتنی دعوتیں کیونکر منظور کرسکتے تھے آپ نے عموماً نقد روپیہ لینے پر قناعت کی (حیات طیبہ ص۲۷۷)

اسی میں ہے "انہوں نے یہ التزام کر لیا تھا کہ اپنی کمائی کا آٹھواں حصہ مولانا شہید کے لشکر کی نذر کر دیں اور جو کچھ وقتاً فوقتاً ان سے بن آئے وہ لشکر اسلام کی خدمت کرتے

رہیں" (حیات طیبہ ص۳۲۴)

نیز لکھا ہے، "باہم مشورہ ہونے کے بعد طے پایا۔ کہ مختلف شہروں میں مختلف آدمی روانہ کئے جائیں اور جو کچھ ان سے وصول ہو۔ وہ سید صاحب کی خدمت میں روانہ کر دیں" سید احمد صاحب نے سکھوں سے (برائے نام) جہاد کرنے کے لئے روپیہ جمع کرنے کے واسطے مختلف شہروں میں خلیفے مقرر کئے ان کا یہ کام تھا کہ ہر قصبہ اور گاؤں گاؤں وعظ کہتے پھریں اور سکھوں سے جہاد کرنے کے لئے روپیہ جمع کریں"

(حیات طیبہ ص۲۵۹-۵۰۹)

اس سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ صاحب تقویۃ الایمان اسماعیل صاحب اور ان کے پیر سید احمد صاحب نے انتہائی چالاکی و ہشیاری کے ساتھ کتنے وسیع پیمانے پر لوگوں سے چندہ وصول کیا (اور آج ان کے پیروکار بھی اپنے عقائد پر پردہ ڈالنے اور پیٹ کا دھندہ کرنے کے لئے مختلف تحریکیں چلا کر لوگوں کی جیبوں پر ہاتھ صاف کرتے ہیں اور کئی سادہ لوح سنی بھی ان کے جال میں پھنس جاتے ہیں۔

ہوشیار اے مرد مومن ہشیار

چندہ یا پیٹ کا دھندہ

جہاں تک اسماعیلی جہاد کا تعلق ہے اس نام نہاد جہاد کے متعلق تو آپ پڑھ ہی چکے ہیں۔ باقی رہا جہاد کے نام پر چندہ تو یہ صرف عیش و عشرت اور شکم پرستی کے لئے جمع ہوتا تھا۔ چنانچہ خود ایک بڑے غالی و متعصب اور مسلمانوں کے دشمن وہابی مولوی محبوب علی (جو کھلم کھلا یہ فتویٰ دیتا تھا کہ سکھوں سے زیادہ ان کلمہ گو کافروں (درانیوں) پر جہاد فرض ہے" (حیات طیبہ ص۲۱۸) نے اپنی ایک تقریر میں اسمٰعیلی تحریک جہاد کا راز فاش کر دیا تھا چنانچہ اس نے اسمٰعیلی مجاہدوں

ہے کہا کہ :-

"تم پر بال بچوں اور والدین کا حق ہے۔ تم ان کے حق کو تلف کر کے یہاں کیوں بیٹھے ہو لوگوں نے کہا جہاد کے لئے بیٹھے ہیں تو مولوی (محبوب علی) صاحب نے کہا کہ جہاد کہاں ہے؟ اور کس دن تم نے کسی کافر کو قتل کیا۔ اور کون سے ملک میں تمہارا عمل دخل ہے۔ صبح سے شام تک تم لوگ کھانے پکانے کی فکر میں رہتے ہو۔ جہاد کا نام لینا ایک دیوانہ پن ہے۔ بعض لوگ اس بہانے سے یہاں عیش کر رہے ہیں۔ تمہاری دنیا و آخرت دونوں خراب ہیں (حیات طیبہ ص۵۳)

اسماعیل دہلوی کا اصلی مدعا تھا مسلمانوں کو مارنا

جیسا کہ ہم پہلے ثابت کر چکے ہیں کہ در اصل مولوی اسمٰعیل دہلوی وہابی کی نہ سکھوں سے ٹکر تھی نہ انگریزوں کے ساتھ جھگڑا تھا۔ نہ ہندوؤں سے دشمنی تھی اور نہ ہی شیعوں سے کوئی پرخاش تھی چنانچہ مرزا حیرت لکھتا ہے۔

وہ سید صاحب اور پیارے شہید کو شیعوں سے کچھ پرخاش تو تھی ہی نہیں کہ خواہ مخواہ انہیں ستاتے۔ اور ان پر حملے کرتے ––––– پیارے شہید ...... تو اکثر اپنے واعظ میں شیعوں اور شیعی مذہب کا ادب سے ذکر کرتے رہتے تھے (حیات طیبہ ص۲۹۱)

(ف) یہ حوالہ دیوبندی وہابی چشمہ لگا کر پڑھیں تاکہ اہلسنت پر الزام لگاتے وقت انہیں رسوائی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

اہلسنت کے دشمن وہابی

اسماعیل صاحب کا اصل مقابلہ مسلمانانِ اہلسنت کے ساتھ تھا۔ اور وہ مسلمانوں کو محمد بن عبدالوہاب نجدی کی طرح بنوکِ شمشیر وہابی بنانا چاہتا تھا اور اس کی تحریک

اصل غرض صرف وہابیت کی اشاعت تھی چنانچہ حیات طیبہ کا مصنف لکھتا ہے :-

- "پیارے شہید کا پہلا مدعا یہ تھا کہ دینِ خدا کی اشاعت ہو اور مسلمان اس بدعت و شرک کی گھنگھور گھٹا سے نکلیں۔ وہ مدعا جیسا دہلی میں حاصل ہوا تھا۔ ایسا ہی پنجاب میں بھی حاصل ہوا۔ لوگ سچے محمدی (محمد بن عبدالوہاب کے پیروکار) بننے لگے۔ گور پرستی اور پیر پرستی (وہابیت) کی مخصوص اصطلاح) کی پرستش کو لات مار دی"۔ (حیاتِ طیبہ ص۳۲۴)

- "ان (مولوی اسماعیل) کا منشا یہ تھا کہ ہر مسلمان موحد (وہابی) بن جائے اور شرک وبدعت مسلمانوں میں سے نکل جائے" (حیات طیبہ ص۴۱۶)

- "پیارے شہید نے ہزاروں بلکہ لاکھوں کی زبان سے (حنفی۔ شافعی۔ حنبلی۔ مالکی کی بجائے) یہ نکلوا دیا کہ ہم محمدی (محمد بن عبدالوہاب کے پیروکار) ہیں۔ چاروں طرف سے آوازیں بلند ہو رہی تھیں کہ اس ضلع میں اتنے محمدی (وہابی) آباد ہیں۔ اور اس ضلع میں اتنی تعداد محمدیوں (وہابیوں) کی ہے" (حیات طیبہ ص۳۴۱)

- وہ پیارا شہید تھا جس نے ہندوستان میں شیخ محمد بن عبدالوہاب نجدی کی طرح شریعت محمدی کا ٹھنڈا خوشگوار شربت ہندوستانی مسلمانوں کو پلا یا (نجدی وہابی بنایا) (حیات طیبہ ص۳۵۳)

ان عبارات و حوالہ جات سے دہلوی صاحب کی ساری جدوجہد کا پس منظر بالکل سامنے آجاتا ہے۔

چنانچہ دیوبندی مودودی ماہنامہ تجلی دیوبند (جس کا ایڈیٹر برادر زادہ شبیر احمد عثمانی فاضل دیوبند عامر عثمانی ہے) لکھتا ہے :-

"دنیا کی مشہور دینی درسگاہ دارالعلوم دیوبند کی دعوت پر ۱۳ر جولائی کو جمہوریہ ہند کے صدر جناب

ڈاکٹر راجندر پرشاد صاحب تشریف لائے جناب صدر کی آمد سے قبل تقریباً دس روز تک
دارالعلوم کے تمام اسٹاف نے جس ذوق وشوق، تن دہی اور دلچسپی سے اپنے معزز مہمان کو
کے استقبال کی تیاریاں کیں۔ ان کا تفصیلی بیان ایک دفتر چاہتا ہے۔ ہمیشہ عید
قربان پر دس بارہ دن کی چھٹیاں ہوا کرتی تھیں۔ لیکن اس مرتبہ انہیں بھی ختم کرنا
پڑا۔ اور دفتر اہتمام سے آرڈر جاری ہوا کہ تمام اسٹاف (راجندر کے) استقبالی
انتظام کی تکمیل میں پوری طرح مصروف رہے۔ میرے (مدیر تجلی) اپنے کئی اقربا
مدرسہ میں ملازم ہیں۔ ان میں سے ایک کے ذوق وشوق کا عالم تو میں نے اپنی آنکھوں
سے دیکھا کہ علی الصباح مدرسہ تشریف لے جاتے اور رات تک ان کا پتہ ہی نہ
چلتا۔ جمعہ کے دن دوپہر کا کھانا کھانے بمشکل تین بجے گھر آسکے۔ جی چاہا کہ پوچھوں
کیا نماز جمعہ کی بھی چھٹی نہیں ملی۔ مگر چپ رہا۔ کہیں ان کے مقدس جذبات کو ٹھیس
نہ لگ جائے۔ آخر جمعے تو ساتویں روز آتے ہیں۔ مگر صدر جمہوریہ (راجندر پرشاد
روز روز نہیں آتے۔ جلسے کی شرکت کے لئے انگریزی زبان میں نہایت نفیس دعوت نامے
چھاپے گئے تھے۔ جلسہ اس پنڈال میں ہوا جو ہزار سے زیادہ روپے خرچ کر کے وسیع
دارالطلباء میں بنوایا گیا تھا۔ بہت شاندار معزز مہمان کی شان کے مطابق۔ سب سے
پہلے وطنی ترانہ پڑھا گیا۔ اس وقت صدر جمہوریہ اور تمام اساتذہ و منتظمین (دیوبند)
اور پورا مجمع کھڑا تھا۔ ترانے کے آخر تک سب کھڑے تھے اور پھر صدر محترم کی تقلید
کرتے ہوئے بیٹھ گئے۔ اب (ترانہ کے بعد) تلاوت قرآن سے جلسہ شروع ہوا۔ تلاوت
قرآن کے وقت کھڑے ہونے کا رواج ہمارے ہاں نہیں ہے۔ اس لئے اس کا مقابلہ
ترانہ کے آداب سے نہیں کرنا چاہیے۔ تلاوت کے بعد نظمیں ہوئیں۔ گلزار صاحب
نے نہایت فصاحت و بلاغت کے ساتھ بتلایا کہ اگر مولانا حسین احمد مدنی مدظلہٗ دین
حجازی کے محیط و مخزن ہیں تو صدر جمہوریہ دین غیر حجازی کے امام و شیخ ہیں۔ ایک

ولی ہے تو دوسرا دھرماتما۔ دونوں ہی کے فیض و برکت سے جمہوری حکومت اپنے بیش بہا
کام سرانجام دے رہی ہے۔ انور صابری صاحب قومی و ملکی خیالات کو جامۂ شعر پہنانے
میں جس قدر مشتاق ہیں۔ وہ مشاعرے سننے والے حضرات سے پوشیدہ نہیں۔ گاندھی
جی کی مظلومانہ موت پر غالباً "باپو شہید" کے عنوان سے جو نظم انہوں نے کہی تھی اس
کا مقابلہ اس موضوع کی شاید کوئی نظم نہیں کر سکی۔ نظموں کے بعد حضرت (مولانا محمد
طیب) مہتمم صاحب دارالعلوم نے سپاس نامہ پڑھا۔ سپاس نامے کے آخیر
میں امید ظاہر کی گئی ہے کہ جناب صدر جمہوریہ کی قدم رنجہ فرمائی دارالعلوم کی تاریخ
کا ایک تابناک نقش ہے جس پر دارالعلوم کو ہمیشہ فخر رہے گا"...... سپاسنامے
کے بعد جناب صدر جمہوریہ نے تقریر فرمائی...... اس کے بعد محترم علماء نے
رسم شکریہ ادا فرمائی حضرت مولانا مدنی مدظلہٗ نے اس سلسلہ میں پانچ دس منٹ
تقریر فرمائی۔ شیخ نے اپنی معروف صاف گوئی کو پوری طرح قائم رکھا اور فرمایا
۔ ہم (دیوبندی) غریب ہیں فقیر ہیں بے نوا ہیں۔ عالیجناب صدر جمہوریہ..
... (راجندر پرشاد) نے اپنی تشریف آوری سے نواز کر ہمیں نہایت درجہ
ممنون فرمایا ہے۔ صدر جمہوریہ جلسہ ختم ہونے پر دیوبند سے روانہ ہو گئے
میں نے دیکھا ان کی فراٹے بھرتی ہوئی کار کو صرف ایک نظر دیکھ لینے کے
لئے سینکڑوں (دیوبندی) لوگ اس طرح بھاگ رہے تھے جیسے قرنوں پہلے
قیس، ناقۂ لیلےٰ کی طرف بھاگا ہوگا۔ کیوں نہ بھاگتے۔ آخر صدر جمہوریہ کی کار تھی
دارالعلوم نے اپنے محبوب صدر (راجندر پرشاد) کی آمد پر ہزاروں روپیہ خرچ
کیا...... (اور) جناب صدر نے اپنی جیب خاص سے نقد ایک ہزار روپیہ دیا
(اور مدرسہ کا روپیہ پانی کی طرح بہایا گیا تھا)

تشریح:۔ چنانچہ اگلے روز جناب مہتمم صاحب نے نہ صرف یہ کہ کامیابی

کی مٹھائی تقسیم فرمائی۔ بلکہ جلسۂ عام میں جناب صدر کی خوش اخلاقی فراخ نظری روحانیت شفقت، جود وسخا انسانیت پروری حلم ودانت اور بندہ نوازی کو بڑے وزنی الفاظ میں بہت مسرت و دلی جوش کے ساتھ سراہا (ماہنامہ تجلی دیوبند اگست ستمبر ۵۷ء)

دارالعلوم

ماہنامہ "دارالعلوم" دیوبند کی زبانی دیوبند میں راجندر پرشاد کی ہنگامہ خیز وجوش انگیز آمد کا حال سنیئے۔ اس سے وہابی توحید کے چند "مزید اسرار" آپ پر منکشف ہوں گے "دارالعلوم" رقمطراز ہے کہ:۔

۱۳ جولائی ۱۹۵۷ء کی تاریخ دارالعلوم دیوبند میں وہ تاریخی دن تھا جب دارالعلوم میں عالی جناب ڈاکٹر راجندر پرشاد صاحب بالقابہ نے صدر جمہوریہ ہند کی حیثیت سے قدم رنجہ فرمایا۔ پروگرام کے مطابق صبح کے ۸ بجے جب صدر جمہوریہ اپنے سیلون سے برآمد ہوئے تو حضرت مولانا مدنی اور حضرت مولانا محمد طیب صاحب جو سیلون کے دروازے کے قریب کھڑے تھے آگے بڑھے۔ مولانا حفظ الرحمٰن صاحب (کانگرسی) نے ان حضرات کا تعارف کرایا اولاً حضرت مولانا مدنی سے اور پھر حضرت مولانا محمد طیب صاحب مدظلہ سے صدر محترم نے مصافحہ کیا۔ حضرت مہتمم صاحب نے صدر کو ہار پہنایا۔ ۸ بجکر ۱۰ منٹ پر صدر محترم دارالعلوم (دیوبند) کے لئے اپنی کار میں روانہ ہوئے۔ اسٹیشن سے لے کر دارالعلوم تک راستہ خیر مقدم کے لئے بنائے ہوئے خوشنما دروازوں اور رنگ برنگ کی جھنڈیوں سے آراستہ تھا۔ دیوبند اور قرب وجوار کے ہزاروں اشخاص سڑک پر دورویہ صدر کے استقبال کے لئے کھڑے ہوئے تھے دارالعلوم سے تقریباً ۴-۳ فرلانگ کے فاصلے تک طلبائے دارالعلوم کی دورویہ قطاریں کھڑی ہوئی تھیں۔ ہندو بیرون ہند کے طلباء کے علیحدہ علیحدہ گروپ بنا دیئے گئے تھے

جو متعدد ماٹو لئے ہوئے تھے۔ جب طلباء کی ان دلکش قطاروں کے درمیان سے صدر محترم کی کار گذرنی شروع ہوئی۔ تو دیوبند کی فضاء استقبالیہ نعروں سے گونج اٹھی۔ کتب خانہ کے معائنہ کے بعد صدر جمہوریہ ٹھیک نو بجے استقبالیہ جلسہ میں شرکت کے لئے پنڈال میں تشریف لے گئے۔ عظیم الشان اور حسین پنڈال مختلف گیلریوں میں تقسیم تھا۔ صدر محترم نے جونہی ڈائس پر قدم رکھا پورا مجمع صدر (راجندر پرشاد) کے احترام میں کھڑا ہوگیا۔ حضرت مولانا مدنی نے صدر محترم کو سہرا ہار پہنایا۔ دارالعلوم کی جانب سے اللہ اکبر دارالعلوم زندہ باد۔ صدر جمہوریہ ہند زندہ باد اور جمہوری ہندوستان زندہ باد کے نعروں سے صدر محترم کا خیر مقدم کیا گیا۔ اور ضلع کے حکام کی جانب سے سرکاری رسم کے مطابق قومی ترانہ پیش کیا گیا جسے انگریزی سکول کے بچوں نے پڑھا۔ ترانہ ختم ہوتے ہی صدر محترم اور پورا مجمع بیٹھ گیا۔ اور جلسہ کی کارروائی شروع کی گئی۔ سب سے پہلے دارالعلوم کی جانب سے حضرت مولانا حفظ الرحمٰن صاحب نے صدر محترم کی قدم رنجہ فرمائی کا شکریہ ادا کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ "آج دارالعلوم کی تاریخ میں ایک نئے باب کا اضافہ ہو رہا ہے (کیوں نہ ہو ایک مشرک جو آگیا ہے) صدر محترم ہندوستان کی صرف ایک عظیم شخصیت ہی نہیں بلکہ جنگ آزادی کے ایک جانباز سپاہی بھی ہیں۔ آج وہ صدر جمہوریہ کی حیثیت سے یہاں رونق افروز ہیں آپ کی قدم رنجہ فرمائی پہ ہمیں مسرت ہے اور ہم اس کے لئے (راجندر پرشاد کے) شکر گذار ہیں۔ اس ترانہ و شکریۂ راجندر کے بعد تلاوت قرآن سے جلسہ کی باقاعدہ کارروائی کا آغاز ہوا (قرآت قرآن کا کیا خوب موقع ہے) اور اس پر کیا عمل ہو رہا ہے) نظموں کے بعد حضرت مہتمم صاحب مدظلہ نے سپاسنامہ پڑھ کر سنایا جس میں دارالعلوم کی باطنی روحانیت اور توکل و انابت (اس توکل کا کیا کہنا جس نے راجندر کے چرنوں میں ڈال دیا) وغیرہ پہ

صدر محترم کی توجہ دلائی گئی۔ صدر جمہوریہ کو یہ سپاس نامہ ایک منقش صندوقچی میں رکھ کر پیش کیا گیا۔ جلسہ کے اختتام پر صدر جمہوریہ ریلوے اسٹیشن پر تشریف لے گئے دارالعلوم کی جانب سے دوپہر کا کھانا صدر محترم کو ان کے سیلون ہی میں کھلایا گیا۔ حضرت مولانا مدنی مدظلہٗ حضرت مہتمم صاحب مدظلہٗ اور دوسرے متعدد حضرات کھانے میں شریک تھے

(ماہنامہ دارالعلوم دیوبند ستمبر ۵۷ء)

"دارالموحدین" (دیوبند) میں راجندر پرشاد جیسے کافر و مشرک کا یہ عظیم الشان استقبال دیکھئے۔ اور وہابیوں کی شان رسالت سے عداوت مسلمانوں سے بیزاری اور کافر دوستی و مشرک نوازی پر غور فرمایئے۔ کہ خالص مسلمانوں کو تو یہ لوگ محض اغثنی یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) عرض کرنے پر مشرک اور واجب القتل قرار دیتے اور ان سے بیزار ہوتے ہیں۔ مگر جو خالص مشرک و کافر ہیں۔ ان کے اعزاز و احترام میں کیا گیا اہتمام کرتے ہیں!! اور رسول پاک صاحب لولاک علیہ الصلوٰۃ والسلام سے جن غلامانہ و نیازمندانہ تعلقات پر اہل سنت کو بدعتی و مشرک گردانتے ہیں خود وہی "تعلقات" نہرو و راجندر پرشاد سے کس طرح استوار کرتے ہیں ؎

بوقت صبح ہمچو روز شود معلومت
کہ در شب دیجو عشق با کہ باختہ

خالص شرک نوازی

دیوبندی و نجدی وہابیوں کی اسلام و پاکستان کے دشمنوں۔ کافروں مشرکوں سے عقیدت و محبت رشتہ و تعلق کی کہانی تو آپ اچھی طرح سن چکے ہیں اب ذرا ان کی خالص شرک نوازی و کفر دوستی بھی ملاحظہ ہو

"ہندوستان کے ایک نام نہاد مسلمان فضل الرحمٰن سیٹھ بیڑی والے نے "

لکشمی نرائن مندر کی تعمیر میں بیس ہزار روپیہ دیا اور اس کا سنگ بنیاد رکھتے ہوئے گیارہ سو روپے بطور ہدیہ مسرت اور دیئے۔ مندر کے موجودہ کیرتن ہال میں بجلی بھی سیٹھ صاحب نے اپنے خرچ سے لگوائی اور مندر کا سنگ بنیاد رکھتے وقت یہ اعلان بھی کیا۔ کہ مندر کے لئے شری لکشمی نرائن کی سنگ مرمر کی مورتی (بت) بھی ڈھائی ہزار کی رقم سے اپنے خرچ پر مہیا کروں گا" (ماہنامہ تجلی دیوبند اکتوبر ۵۷ء

(نوائے وقت لاہور ۱۱ ستمبر)

وہ کونسا مسلمان ہے جو اس ملعون حرکت کی مذمت نہ کرے گا۔ اور جس کا دل اس ناپاک شیطانی فعل پر نہ کڑھے گا۔ مگر "بزرگانِ دین" کے مزارات شریفہ پر چادر چڑھا دینے اور فاتحہ پڑھنے کے "جرم" میں مسلمانوں کو قبر پرست و پیر پرست کہنے۔ اور روضہائے مقدسہ کو بتوں سے تشبیہ دینے والے دیوبندیوں وہابیوں کی "توحید" کی داد دیجئے کہ انہوں نے نام نہاد فضل الرحمٰن غدار اسلام کے اس شیطانی ڈرامہ کی مذمت کرنے اور اس پر اظہار نفرت کرنے کے بجائے اس کی تحسین کی ہے چنانچہ لائل پور کے ایک دیوبندی وہابی اخبار پاکستانی نے ۱۵ ستمبر کی اشاعت میں اسے "مسلمانوں کی روایتی ایثار پیشگی" سے تعبیر کیا ہے۔ گویا دیوبندیوں کے نزدیک معاذاللہ مسلمان پہلے سے ہی مندر و بت شکنی کی بجائے مندر و مورتی سازی اور بت فروشی کرتے چلے آئے ہیں۔ حالانکہ کوئی باغیرت سچا مسلمان و مجاہد اس شیطانی فعل کا تصور بھی نہیں کرسکتا یہ شرک نوازی و کافر دوستی تو "وہابی توحید" ہی کے حصہ میں آچکی ہے پھر پاکستانی دیوبندیوں پر ہی یہ بات ختم نہیں ہوجاتی۔ بلکہ ہندوستانی دیوبندی بھی فضل الرحمٰن کی تائید اور اس کے فعل کی تحسین کرتے ہیں۔ چنانچہ ماہنامہ "تجلی" دیوبند رقمطراز ہے کہ:-

" (فضل الرحمٰن) کی بات اگر یہیں تک رہ جاتی ہے تو ہم کو کوئی خاص دلچسپی نہیں تھی

لیکن دلچسپی کا باعث وہ مختصر تبصرہ ہے جو علمائے حقہ (دیوبند) کے واحد سرکاری آرگن اور ترجمان الجمعیۃ (ہند) نے اس پر فرمایا ہے کہ:

"ہمیں اس خبر سے یہ دکھانا ہے کہ ۳۶ کروڑ کی آبادی میں مذہبی رواداری کی مثال قائم کرنے کی توفیق بھی صرف مسلمانوں ہی کو حاصل ہے۔ یہ سیر چشمی۔ یہ وسیع النظری اور یہ رواداری سوائے مسلمان کے آپ کو کہاں نظر آسکتی ہے (الجمعیۃ ۱۲ ستمبر ۵۵ء)

تجلی:- غور طلب یہ امر ہے کہ اگر مسلمان صاحب مذکور کا یہ کارنامہ سیر چشمی۔ وسیع النظری اور رواداری جیسے بلند و برتر الفاظ سے نوازے جانے کے قابل ہے تو اس وقت ہمارے علماء دیوبند اپنے بلند جمہوری و قومی جذبات کا اظہار کن لفظوں میں کریں گے۔ جب یہ مسلمان صاحب یا اور کوئی مسلمان مارے سیر چشمی کے مورتی کے سامنے جھک کر سجدے میں گر جائے گا یا باقاعدہ طور پر اعلان کرے گا کہ میں آج سے اپنا تخلص موہن داس رکھتا ہوں اور نماز فجر کے بعد روزانہ ایک گھنٹہ مورتی کے آگے سیس نواؤں گا۔ اگر آپ (علماء دیوبند) ہی بت پرستی اور کفر و شرک سے تعاون و تعامل کی ترغیب دینے لگ جائیں تو اس کے بعد آخر گمراہی و دین فروشی کا کونسا درجہ باقی رہ جاتا ہے۔

دیکھ مسجد میں شکستِ رشتۂ تسبیح شیخ
بتکدہ میں برہمن کی پختہ زناری بھی دیکھ

(تجلی دیوبند اکتوبر ۵۷ء)

نہرو حکومت کے ایجنٹ و مبلغ

روزنامہ "کوہستان" لاہور ۲۸ فروری ۱۹۵۷ء میں ہے کہ:

"ہندوستان کی وزارت خارجہ عربی ممالک میں پراپیگنڈا کے لئے ان لوگوں کو

منتخب کرتی ہے۔ جو ہندوستان کے عربی مدارس خاص کر دیوبند میں تعلیم حاصل کر چکے ہیں۔ ایک تو وہ لوگ (دیوبندی عالم) نظریاتی طور پر ان سے متعلق ہوتے ہیں۔ دوسرے یہ لوگ عربی جاننے کے ساتھ اپنے ملک کے حالات سے بھی بخوبی واقف ہوتے ہیں چنانچہ عربی ممالک میں ہندوستانی سفارت خانوں کے پراپیگنڈا اسیکشن میں کام کرنے والے جتنے لوگ ہوتے ہیں۔ ان میں سے ان (دیوبندی) عالموں کی بڑی اکثریت ہوتی ہے اور یہ لوگ بڑی جانفشانی سے کام کرتے ہیں۔ اگر یہ لوگ مسلمان (دیوبندی) ان جگہوں پر نہ ہوں تو شاید ہندوستان کی شہرت اتنی ہرگز نہ ہو"

روزنامہ سعادت لائل پور ۷ راکتوبر ۱۹۵۶ء میں ہے کہ:

"بھارت سے کانگرسی مولویوں کا ایک وفد جس کی قیادت جمعیۃ العلماء ہند (دیوبند) کے سیکرٹری کر رہے تھے وہاں (مکہ مکرمہ) آیا ہوا تھا اس وفد نے شاہ سعود کو یقین دلایا کہ "بھارت کے مسلمان بڑے امن و سکون سے اپنی زندگیاں گذار رہے ہیں۔ پنڈت نہرو کی حکومت ان کے ساتھ بڑا اچھا سلوک کر رہی ہے حالانکہ اس وقت تمام بھارت میں مسلمانوں پر ظلم و تشدد کی انتہا کی جارہی تھی ان کو قتل کیا جا رہا تھا۔ ان کے خون سے ہولی کھیلی جارہی تھی۔ ہزاروں مسلمانوں کو توہینِ رسالت کے خلاف احتجاج کے جرم میں جیل میں ڈال دیا گیا تھا۔ اور مساجد کو مندروں میں تبدیل کیا جارہا تھا۔ اور پچاس ہزار کے قریب مسلمانوں کو شدھی کرنے کا اعلان ہو چکا تھا"

روزنامہ کوہستان لاہور اپنی ۴ نومبر ۱۹۵۶ء کی اشاعت میں رقمطراز ہے کہ:

بھارت سے ہر سال حاجیوں کے قافلہ کے ساتھ احراری مولوی یا کانگرسی مولوی کو بھیجا جاتا ہے جو پاکستان کے خلاف اور بھارت کے حق میں پراپیگنڈا کرتا ہے

ان مذکورہ حوالہ جات سے ثابت ہوا کہ نہرو کی بھارتی حکومت دیوبندی

علماء کو اپنا مخلص و نیاز مند اور خیر خواہ سمجھ کر۔ ان کو پراپیگنڈا کے لئے منتخب کرتی ہے دیوبندی وہابی علماء نہرو حکومت کی ایجنٹی و تبلیغ کے فرائض بڑی جانفشانی سے سرانجام دیتے ہیں۔ دیوبندی علماء نظریاتی طور پر نہرو حکومت سے متفق ہوتے ہیں۔ پاکستان کے خلاف اور بھارت کے حق میں پراپیگنڈا کرتے ہیں۔ نہرو حکومت کی طرف سے مسلمان پر ظلم و تشدد کو امن و سکون کے ساتھ تعبیر کر کے ظلم و ستم پر پردہ ڈال کر اس کا وقار بڑھاتے ہیں۔ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہ

نہرو کانگرس اور گاندھی پرستی

وہابی علماء کو نہرو۔ گاندھی اور کانگرس سے جو پیار ہے وہ محتاجِ بیان نہیں۔ وہابیوں کانگرسیوں نے گاندھی کی جے کے نعرے لگوائے۔ مشرک کانگرسی لیڈروں کے گلے میں ہار ڈالے۔ مشرک کانگرسی لیڈروں کو مسجدوں میں لا کر منبر پر بٹھایا — اور مسلمانوں کا واعظ و ہادی بنایا۔ گاندھی کو امام۔ مفکر۔ سردار رہبر بنایا اور کہا کہ امام مہدی کی جگہ امام گاندھی تشریف لائے ہیں۔ اگر نبوت ختم نہ ہو گئی ہوتی تو مہاتما گاندھی نبی ہوتے۔ دس ہزار حاجی۔ شوکت اور ظفر جواہر لال نہرو کی جوتی کی نوک پر قربان کئے جا سکتے ہیں وغیرہ وغیرہ (حوالہ کے لئے دیکھو دیوبندی مذہب انوار آفتاب صداقت وغیرہ) پھر وہابیوں کا گاندھی کے ساتھ یہ رشتہ و تعلق صرف اس مشرک کی زندگی تک ہی نہ تھا۔ بلکہ اب بھی اسی طرح قائم ہے۔ چنانچہ ستمبر ۵۵ء میں وہابیوں نے اپنے دارالخلافہ نجد میں نہرو کو بلا کر اس کی زبانی گاندھی کی "نعتیں" سنیں اور گاندھی کا نعرہ لگایا (دیکھو صـ۲۲) اور ہندوستان میں "۳۰ جنوری ۵۷ء کو تلک ہال کانپور میں "کانگرس کی طرف سے "مہاتما" گاندھی کا "یوم شہادت" منایا گیا جس میں علاوہ دیگر کانگرسیوں کے قوم پرست مسلم (وہابی) کانگرسیوں نے بھی اپنے باپو

کے غم میں حسبِ استطاعت شرکت کی۔ جناب حافظ بیت اللہ صاحب رکن (دیوبندی) جمعیۃ العلماء اور حضرت بابا خضر محمد سابق سرپرست جمعیۃ العلماء کانپور نے مہاتما گاندھی کی روح کو خراجِ عقیدت پیش کرنے کے لئے قرآن کریم کی آیتیں ان کی تصویر کے سامنے بیٹھ کر پڑھیں اور ان کی روح کو بخش دیں۔ ایک جانب لوگ گیتا گا رہے تھے تو دوسری جانب جمعیت العلماء ہند دیوبند کے کچھ ذمہ دار ارکان تلاوتِ قرآن کریم کر رہے تھے (ماہ طیبہ مارچ ۱۹۵۷ء بحوالہ اخبار سیاست کانپور بھارت یکم فروری ۱۹۵۷ء)

دیوبندیوں وہابیوں کے شیخ الاسلام حسین احمد صدر دیوبند کی کانگرس و گاندھی پرستی کا یہ عالم ہے کہ انہوں نے اپنے لئے یہ اصول بنا لیا تھا کہ جس میت کا کفن کھدر کا نہ ہوگا۔ اس کی نماز جنازہ نہ پڑھاؤں گا۔ اور اب "آزادی" کے بعد بھی وہ اسی پر چلتے ہوئے ہیں (ماہنامہ تجلی دیوبند خاص نمبر فروری و مارچ ۵۵ء صـ۱۱)

نیز ماہنامہ تجلی ماہ اپریل کے صـ۳۵، صـ۳۶ پر ہے کہ:۔

پنڈت نہرو کی ہاں میں ہاں ملانے کا سعادت مندانہ فرض بڑے بڑے علماء ربانیین (دیوبند) کو بھی "بتقاضائے دینی" ادا کرنا پڑ رہا ہے۔ اگر پنڈت نہرو یہ کہہ دیں کہ دین اور سیاست کو ایک سمجھنے والے نرے گدھے ہیں تو علماء ربانی و حقانی (دیوبند) کی ایک بڑی کھیپ اس پر تصدیقی دستخط کر دے گی اور جو پرانے خیال کے مولوی و ملا دستخط سے گریز کریں گے انہیں زندیق و کافر ٹھہرا کر جیل میں بھجوانے کی ترکیبیں کرے گی (ملخصاً)

"الحاج نہرو" (معاذ اللہ)

وہابی علماء کی کانگرس نہرو اور گاندھی سے محبت کا مظاہرہ بھی آپ نے دیکھ لیا اور ان لوگوں کی بلاد عرب میں نہرو حکومت کی تبلیغ کے متعلق بھی پڑھ لیا۔ ان ملاؤں نے دشمنِ اسلام و پاکستان بھارتی حکومت کی تبلیغ کرتے ہوئے مشرک لیڈروں نہرو و

گاندھی کو جس طرح بڑھا چڑھا کر دیگر بلاد میں پیش کیا ہے اور اس کے جو نتائج و اثرات نکلے اور دوسرے ملکوں کے باشندوں پر جو اثر ہوا ہے اس کے متعلق نمائندہ کوہستان مقیم بغداد رقمطراز ہے کہ

"حقیقت میں دیار عرب میں ہندوستان کا پروپیگنڈا اور ہندیوں کی بدولت) بہت زبردست ہے۔ یہی سبب ہے کہ عرب لوگ ہندوستان کی محبت میں بہت غلو کر گئے ہیں اور ہندوستانی لیڈروں کو مقدس ہستیاں تصور کرتے ہیں۔ جب پنڈت جواہر لال نہرو ارض مقدس کا دورہ کرنے گئے تھے۔ تو انہیں رسول السلام کے لقب سے نوازا گیا تھا اور یہاں (بغداد) کے اخبارات نے جلی سرخیوں سے الحاج نہرو لکھا تھا اور اس پر بہت خوشی کا اظہار کیا گیا۔ جب کبھی اخبارات پنڈت نہرو کے بارے میں کوئی خبر شائع کرتے ہیں تو ان کا فوٹو ضرور چھاپتے ہیں۔ اس سے آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ ان کو ایک غیر مسلم سے کتنی محبت ہے"

میرے ایک شاگرد کہنے لگے واللہ نہرو عظیم (خدا کی قسم نہرو عظمت والا ہے) وھو رجل "ذین" (اور بہت اچھا آدمی ہے) کوہستان لاہور ۱۴ فروری ۱۹۵۷ء

روزنامہ جنگ کراچی ۲۸ ستمبر ۱۹۵۶ء میں رئیس امروہوی نے ایک شعر میں طنزاً نہرو کو "نیم حاجی" لکھا تھا ؎

عرب کی خاک پر تقدیر نے پہنچا دیا ان کو
بنے پنڈت جواہر لال نہرو "نیم حاجی" بھی

مگر یہاں دیکھئے کہ کافر نہرو کو پورا "الحاج" بنا دیا گیا ہے یہاں رئیس امروہوی کی ایک اور رباعی نہرو کے دورۂ نجد کے متعلق سن لیجئے لکھتے ہیں ؎

جب رہا ہے آج مالا ایک پنڈت کی "عرب"
برہمن زادے میں شانِ دلبری ایسی تو ہو

حکمتِ پنڈت جواہر لال نہرو کی قسم
مر مٹے "اسلام" جس پر "کافری ایسی تو ہو"
(جنگ کراچی ۲۹ ستمبر ۱۹۵۶ء)

یہ نہ بھولئے کہ کافروں ظالموں کے ساتھ یہ سارا معاملہ وہابیوں کی طرف سے اور وہابیوں کی وجہ سے ہوا اور ہو رہا ہے، آہ ؎

شیخ در عشق بتاں اسلام باخت
رشتۂ تسبیح از زنار ساخت

گاندھی کو دو شہیدوں کا ثواب

صوت الشرق ایک ماہوار عربی رسالہ ہے جو مصر میں ہندوستانی سفارت خانے (جن میں دیوبندی عالموں کی اکثریت ہوتی ہے) کے محکمہ اطلاعات کی طرف سے نکلتا ہے۔ اس رسالہ میں تمام مضامین ہندوستان سے متعلق ہوتے ہیں۔ اس میں مصر کے ایک ممتاز ادیب استاد عزیز فہمی کا ایک مقالہ ہے۔ جس میں اس نے تمام تر زور اس بات پر صرف کیا ہے کہ گاندھی جی نے جو سیاسی طریقہ اختیار کیا تھا اس کی بناء پر وہ بیک وقت ہندو بھی تھے اور مسلمان بھی۔ وہ قرآن پڑھتے ہوئے قتل کئے گئے۔ اس لئے وہ مسلمان شہیدوں میں سے ایک شہید ہیں۔ (بلکہ) قلت عند اللہ مقام شہیدین اثنین لا شہید واحد۔ اس (گاندھی) کے لئے خدا کے ہاں دو شہیدوں کا ثواب ہے نہ کہ ایک شہید کا۔ فقد صلی اللہ علیٰ غاندی ھو و ملائکتہ فما کان غاندھی و ما کانت حیاتہ الا نورٌ علیٰ نور پس تحقیق خدا اور اس کے فرشتوں نے گاندھی پر درود بھیجا۔ گاندھی اور اس کی زندگی نورٌ علیٰ نور تھی (معاذ اللہ)

(روزنامہ کوہستان ۱۴ فروری ۱۹۵۷ء)

دیوبندیوں کے شیخ الاسلام کا بولہبی نظریہ

کوہستان لاہور ۳۰ اکتوبر ۱۹۵۶ء کی اشاعت میں لکھتا ہے:۔

"مخلوطیوں نے پاکستانی قوم کی ایک نئی اصطلاح وضع کی ہے۔ لیکن انہوں نے یہ نہیں بتایا کہ اس جدید قومیت کی اساس کیا ہے؟ پاکستان کا وجود ایک نظریۂ حیات کے ساتھ وابستہ ہے۔ اس نظریۂ حیات کو ترک کر کے کونسا نظریہ اختیار کیا جائے گا۔ کیا وہی حسین احمد مدنی والا نظریہ کہ "اقوام اوطان سے بنتی ہیں" کسے معلوم نہیں کہ یہ نظریہ مسلمانوں نے رد کر دیا تھا۔ یہاں تک کہ شاعرِ اسلام علامہ اقبال نے اسے "بولہبی" قرار دیا تھا

فقیر نے بڑی شرح وبسط کے ساتھ خارجیوں وہابیوں دیوبندیوں کی نشانیاں بتائی ہیں۔ مزید تعارف کے لئے آیات قرآنیہ اور خصوصاً سورۃ توبہ کی تفاسیر تحت آیت ومنہم من الخ اور کتب حدیث میں باب الخوارج ملاحظہ ہوں۔ اصل خوارج وہابیہ نجدیہ، دیوبندیہ، کیلئے مندرج ذیل کتب کا مطالعہ کریں۔

صحیح بخاری شریف ج ۱ ص ۵۰۹/۶۲۴ ص ۴۷۱/۴۷۳ و ص ۱۳۱/۴۹۶ جلد دوم ص ۷۵۶ ص ۷۵۶/۱۰۲۴ ص ۱۱۰۵/۹۲۴ ۔
مشکوٰۃ شریف باب قتل اہل الردۃ الخ وباب المعجزات عن علی۔ رواہ الشیخان ص ۳۰۷ و ص ۳۰۸ من ابی سعید الخدری۔ رواہ ابوداؤد وعن شریک۔ رواہ النسائی۔ ص ۳۰۹ عن ابی غالب۔ رواہ الترمذی وابن ماجہ و ص ۵۳۴/۵۳۵ من ابی سعید الخدری۔ متفق علیہ الدرر السنیہ ص ۵۵/۵۶ ص ۷۵

شرح بخاری ص۔ اور عینی شرح بخاری ص۔ خصائص کبریٰ ص۔ اور حجۃ اللہ علی العالمین ص۔ الکامل للمبرد۔ تاریخ طبری ص۔

مسلمانوں سے اپیل

ہم سب کا مقصد یہی ہے کہ قیامت میں نجات نصیب ہو۔ اور یہ سب کو معلوم ہے کہ قیامت میں صرف اسی گروہ کو نصیب ہوگی جنہیں حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت حاصل ہوگی ورنہ بے شمار ایسے بدنصیب کلمہ گو، نیک غازی عابد زاہد، متقی پرہیزگار۔ مدعیان اسلام ہوں گے جنہیں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم "سحقاً سحقاً" فرما کر جہنم دھکیل دیں گے وہ کیوں صرف اسی لئے کہ انہیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے وابستگی نہیں ہوگی۔

اسی لئے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ کے عنایت کردہ علم سے سینکڑوں سال اپنی امت کو آگاہ فرما دیا کہ قرب قیامت میں ٹڈی دل کی طرح فرقے ہو جائیں گے فلہٰذا تم اے میرے امتیو! ہر بد مذہب سے بچنا پھر آپ نے ہر فرقے کے علامات اور نشانات بتائے۔ ساتھ یہ بھی فرمایا کہ ان تمام فرقوں سے شریر اور بدترین فرقہ "خارجیوں" کا ہوگا اسی لئے اس خارجی فرقہ کے علامات اور نشانات بڑی وضاحت سے بتائے تاکہ کوئی بدقسمت امتی ان کے پنجے میں نہ آجائے

فقیر اویسی نے عدیم الفرصتی کے باوجود ان علامات و نشانات کو جمع کر کے اہل اسلام پر واضح کر دیا ہے۔ ان علامات ونشانات کو دور حاضرہ کے تمام "اسلامی فرقوں" کے ہر فرقہ میں نہایت غور وخوض سے دیکھیں جس فرقہ میں جملہ علامات مذکورہ یا بعض نشانات بحیثیت فرقہ اور جماعت کے مل جائیں تو ان کے ساتھ وہی برتاؤ کریں جو امت کے شفیق رؤف رحیم سراپا رحمت اور کریم نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اس کے متعلق آگے تفصیل ہے)

(گنجے۔ مونچھے منڈے۔ ماتھے داغے)

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مالک و مولیٰ تمام مخلوق کا خالق و خدا تعالیٰ

پنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری امت کا خیر خواہ ہے اسی لئے اس خالق کریم نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کی تین نشانیاں خصوصیت سے نمایاں فرمائیں تاکہ انجان بھی جان جائے کہ یہ وہی ہیں

(نجدی۔ وہابی۔ دیوبندی)

مذکورہ بالا تینوں علامتیں آپ اپنے علاقہ میں انسانوں میں دیکھیں جن میں بحیثیت جماعت میں مل جائیں انہیں سمجھیں یہی ہیں وہی جنہیں تیرھویں چودھویں صدی کی اصطلاح میں نجدی وہابی دیوبندی کہا جاتا ہے جن کی ان دو صدیوں میں ایک درجن مختلف ناموں کی شاخیں ہیں ان کا نقشہ فقیر اویسی نے صـ۱۴ پر لکھا ہے۔ آئندہ دجال لعین کے آنے تک نامعلوم کتنا رنگ بدلتے ہیں۔ لیکن بفضلہ تعالیٰ ان کی یہ نشانیاں ان پر چھاپ لگ گئی ہیں

انتباہ

یاد رہے سر مونڈانے کا آغاز محمد بن عبدالوہاب نجدی نے کیا۔ چنانچہ شیخ الاسلام بالبلد الحرام مولانا سید احمد ابن زینی مفتی، مکہ مکرمہ اپنی کتاب مستطاب الدرر السنیہ فی الرد علی الوہابیہ مطبوعہ میں یہ احادیث نقل کرتے کے بعد فرماتے ہیں :-

وفی قولہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم سیماھم التحلیق تنصیص علی ھؤلاء القوم الخارجین من المشرق التابعین لابن عبد الوھاب فیما ابتدعہ فالحدیث صریح فیھم وکان السید عبدالرحمٰن الاھدل مفتی زبید یقول لایحتاج ان یؤلف احد تالیفا للرد علی ابن عبدالوھاب بل یکفی للرد علیہ قولہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم سیماھم التحلیق فانہ لم یفعلہ احد من المبتدعۃ غیرھم۔

یعنی حضور کا یہ فرمانا کہ "ان کی علامت سر منڈانا ہے" یہ نجدی خارجی قوم کے متعلق نص صریح ہے۔ مولانا سید عبدالرحمٰن مفتی زبید فرماتے تھے کہ وہابیوں کے رد میں اور کوئی کتاب لکھنے کی ضرورت نہیں۔ ان کے رد کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہی کافی ہے کہ ان (وہابیوں) کی علامت سر منڈوانا ہے۔" کیونکہ کسی گمراہ فرقہ نے محمد بن عبدالوہاب نجدی اور اس کے پیروؤں کے سوا سر منڈانے میں غلو نہیں کیا۔

نیز فرماتے ہیں "کہ یہ مغرور محمد بن عبدالوہاب تمیم سے ہے اور احتمال ہے کہ یہ اسی ذی الخویصرہ تمیمی کی نسل سے ہے جس کے متعلق حضور نے فرمایا تھا ان من ضئضئ ھذا قوما یقرءون القرآن الحدیث (جیسا کہ اوپر گذرا) کیونکہ یہ خارجی اہل اسلام کو قتل کرتا تھا۔ اور بت پرستوں کو کچھ نہیں کہتا تھا۔"

فخر احناف حضرت علامہ محمد بن عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ بھی نجدیوں، وہابیوں کو باغیوں خارجیوں میں شمار فرماتے ہیں۔ چنانچہ کتاب الجہاد باب البغاوت میں زیر بیان خوارج فرماتے ہیں۔

"خارجی ایسے ہوتے ہیں جیسا ہمارے زمانے میں پیروان عبدالوہاب سے واقع ہوا۔ جنہوں نے نجد سے خروج کر کے مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ پر تغلب کیا۔ وہ اپنے آپ کو کہتے تو حنبلی تھے (جیسے آجکل ان کے پیروکار دیوبندی اپنے کو حنفی کہتے ہیں مگر ان کا عقیدہ یہ تھا کہ مسلمان بس وہی ہیں اور جو ان کے (نجدی وہابی) مذہب پر نہیں وہ مشرک ہے۔ اس وجہ سے انہوں نے اہلسنت وجماعت کا قتل اور ان کے علماء کا شہید کرنا مباح ٹھہرا لیا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی شوکت توڑ دی ان کے شہر ویران کئے اور مسلمانوں کے لشکر کو ان (نجدیوں وہابیوں) پر فتح بخشی ۱۲۳۳ھ میں"

(رد المحتار علی الدر المختار جلد ثالث صـ۲۳۳)

خود محمد بن عبدالوہاب نجدی کے بھائی سلیمان بن عبدالوہاب نے اس کے رد میں

جو کتاب (رسالہ سلیمانیہ لکھی ہے. اس میں محمد بن عبدالوہاب امیر لشکر وہابیہ کو مخاطب کر کے لکھتے ہیں. کہ "حدیث قرن الشیطان کی رو سے پہلا فتنہ جو ظاہر ہوا۔ وہ ہماری ارض نجد میں (محمد بن عبدالوہاب نجدی) ظاہر ہوا غور کرو ایک مدت مدید سے مکہ مدینہ و یمن ان امور سے بھرے پڑے ہیں جن کی بناء پر تم مسلمانوں کی تکفیر کرتے ہو. (یعنی نداء یا رسول اللہ وغیرہ) بلکہ یمن و حرمین میں یہ امور سب جگہ سے زائد پائے جاتے ہیں، اور ہمارا یہ شہر نجد وہی ہے جہاں سب سے پہلے فتنے (محمد بن عبدالوہاب نجدی) کا ظہور ہوا. بلاد مسلمین میں کوئی شہر ایسا نہیں معلوم ہوتا. ہاں ہمارے شہر (نجد) سے زائد فتن کا ظہور ہوا۔ نہ زمانہ قدیم میں نہ اس زمانہ میں۔ اگر آپ کو یہ علم ہوتا کہ نجد بھی کبھی دارالایمان ہو گا اور وہاں طائفہ منصورہ پایا جائے گا اور حرمین شریفین و یمن (بقول نجدی) بلاد کفر جاہیں گے۔ وہاں بت پرستی جاری ہو جائے گی تو حضور سرور ریان فرما دیتے اور نجد کے لیے دعائے برکت فرماتے۔ حالانکہ معاملہ برعکس ہے۔ آپ نے مشرق کے لیے عموماً اور نجد کیلئے خصوصاً ظاہر فرمایا. کہ قرن الشیطان سے ظاہر کر دیا۔ اور دعا سے انکار فرما دیا

دعوتِ غور و فکر

اس لمبی چوڑی داستان سے نتیجہ نکلا کہ عالم اسلام میں متعدد گروہ کا ہونا لازمی امر ہے اور ان میں ایک ایسا فرقہ بھی ضروری ہے جن میں گذشتہ اوراق کے مطابق علامات اور نشانات کا پایا جانا نہایت ضروری ہے اس لئے کہ وہ علامات اور نشانات ایسی ذات بابرکات علیہ اکمل الصلوات و افضل التسلیمات نے بتائے ہیں کہ کائنات کی کوئی طاقت ان کے ارشادات کو ٹھکرا نہیں سکتی

اب ناظرین سے سوال ہے کہ جب تم سب مانتے ہو کہ ہمارے دور (چودھویں

صدی) میں سینکڑوں نئے نئے مذہب پیدا ہو گئے ہیں اور ہر ایک اپنی حقانیت پر زمین و آسمان کے قلابے ملاتا ہے اور اپنے سوا باقی سب کو گمراہ اور بے دین گردانتا ہے۔ لیکن کوئی تو اس فقیر اویسی غفرلہ کی بھی مانے کہ بیشک تمام پارٹیاں ہمیں گمراہ اور بے دین کہیں مگر یہ تو بتاؤ کہ مطابق ارشاد رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم گنجے۔ مونچھ تراش۔ ماتھے داغے ہوئے ہم سب میں کون ہیں۔ خدا لگتی کہیے ورنہ فقیر اویسی غفرلہ کو کہنے دیجیے وہ وہابی۔ دیوبندی یعنی تبلیغی جماعت جماعت اسلامی (مودودی) احرار پارٹی۔ خاکساری نیچری۔ نجدی۔ غیر مقلد ندوی بابی (سوال) وغیرہ وغیرہ ان سب کا نقشہ صـ۱۴ پر ملاحظہ ہو جن پارٹیوں کو تم نے اپنا نشانہ بنایا ہے. وہ دورِ حاضرہ میں دین کی بہت بڑی خدمت کر رہے ہیں. دین کا کوئی شعبہ ایسا نہیں جس میں ان حضرات کی نمایاں خدمات نہ ہوں بلکہ ان حضرات نے تو خدمت اسلام ہی اپنا مقصد حیات ٹھہرا لیا ہے اُسے کیونکر گمراہ اور بے دین قرار دیا جا سکتا ہے اگر ایسے دین پرور لوگ بھی گمراہ اور بے دین ہیں تو پھر دنیا میں دیندار اور حق پرست کون ہے؟

جواب

تقریباً اسی طرح کی کشمکش حضرت سیدنا ابوبکر صدیق اور حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو بھی اس نوجوان نمازی کے متعلق پیش آئی تھی جسے قتل کرنے کا حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم صادر فرمایا تھا. وہ بھی یہ سوچ کر واپس لوٹ آئے تھے کہ ایک نمازی کو کیونکر قتل کیا جائے. جیسا کہ ان کا واقعہ تفصیل سے فقیر نے عرض کر دیا ہے۔

جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کو خبر دی تھی کہ آخیر زمانے میں ایک جماعت نکلے گی جو قرآن پڑھیں گے۔ اچھی باتوں کی تلقین کریں گے، نماز و روزہ کا اہتمام ان کے یہاں سب سے زیادہ ہوگا اور اس کے باوجود دین سے ان کا کوئی تعلق نہ

تو اس وقت بھی صحابہ کرام کے ذہن میں یہ سوال پیدا ہوا تھا کہ کسی بھی شخص کو دین دار اور پسندیدہ قرار دینے کے لئے یہی ظاہری علامتیں دیکھی جاتی ہیں۔ دل کے اندر کون اترتا ہے۔ اور جب یہی علامتیں بے دین اور منحرف لوگوں کے لئے بھی حضور قرار دے رہے ہیں تو پھر دیندار نمازی اور بے دین نمازی کے درمیان امتیاز کس طرح کیا جائے گا؟

غالباً اسی حیرانی کا نتیجہ تھا کہ اصحابہ نے سب کچھ سن لینے کے بعد پھر یہ سوال کیا کہ وَمَا سِيمَاهُمْ؟ یا رسول اللہ ان کی خاص علامت کیا ہے؟ مطلب یہ تھا کہ یہی علامتیں تو خدا پرست اور دیندار مسلمانوں کی بھی ہیں کوئی ایسی علامت بتائیے جو اسی بے دین اور گمراہ کن جماعت کے ساتھ خاص ہو تو اس کے جواب میں حضور نے ارشاد فرمایا تھا کہ سِيمَاهُمُ التَّحْلِيقُ ان کی خاص علامت سر منڈانا ہوگی

کہنے کا مدعا یہ ہے کہ جن اوصاف کی وجہ سے عوام وہابیوں دیوبندیوں کو پسند فرماتے ہیں دراصل وہی اوصاف ہمیں ایک ایسی جماعت کا یقین دلاتے ہیں جو آخیر زمانے میں ظاہر ہوگی۔ اور جس سے علیحدہ رہنے کی رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو تاکید فرمائی ہے۔ اگر دیوبندی وہابی ان اوصاف کے حامل نہ ہوتے تو اس کی طرف سے بدگمانی کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ خطرہ محسوس کرنے کا اصل موجب ان کا دین کے خدمات ہیں۔

فیصلہ کن بات

ساری بحث جانے دیجئے کم از کم حدیثوں پر یقین کے نتیجے میں اتنا تو تمام لوگ تسلیم کریں گے کہ آخیر زمانے میں ایک جماعت نکلے گی جو مذکورہ بالا اوصاف کی حامل ہوگی اگر یہ لوگ نہیں تو پھر آپ ہی بتائیے کہ دوسری وہ کون سی جماعت ہے جس میں ماسبق حدیثوں کے بیان کردہ علامتیں پائی جا رہی ہیں۔

اس لئے اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ ان لوگوں کو صرف روزہ، نماز اور چند

ظاہری خوبیوں اور دین کی خدمت کی حیثیت سے نہ دیکھئے بلکہ احادیث میں اس ... دین جماعت کی جتنی علامتیں بیان کی گئی ہیں ان ساری علامتوں کے آئینے میں جائزہ لیجئے۔ روزہ نماز اور دینی دعوت تو ان علامتوں کا صرف ایک حصہ ہے تصویر کا صرف ایک رخ دیکھ کر پوری شخصیت کا سراپا معلوم کرنا بہت مشکل ہے۔

مخلص اور سچے مسلمان کا فیصلہ

ان حالات میں اب مومن کا ضمیر ہی اس کا فیصلہ کرے گا کہ رسول پاک صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشنودی وہابیوں دیوبندیوں سے منسلک ہونے میں ہے؟ یا ان سے علیحدہ رہنے میں ہے؟ یہ سوال صرف ان لوگوں سے ہے جنھیں صرف خدا و رسول کی خوشنودی کا جذبہ ہے باقی رہ گئے وہ لوگ جو کسی مادی منفعت کی لالچ یا مذہبی شقاوت کے جذبے میں ان کے ساتھ ہیں تو ان کے متعلق میں صرف اتنا عرض ہے کہ وہ اپنی خواہش نفس کی پیروی میں جتنی دور تک جانا چاہیں چلے جائیں۔ احترام نبوت کے قانون کی اب کوئی زنجیر ان کے اٹھتے ہوئے قدموں کو نہیں روک سکتی۔ لیکن صرف اتنی سچائی برقرار رکھیں کہ اپنے نفس کے شیطان کی فرمانبرداری کرتے وقت خدا ورسول کی خوشنودی کا نام نہ لیا کریں

خلاصہ یہ کہ

جن اوصاف کی وجہ سے لوگ دیوبندیوں وہابیوں کو پسند کرتے ہیں افسوس کہ وہی اوصاف ہمیں اس گروہ سے بھی روشناس کراتے ہیں جس کی نشان دہی آج سے تقریباً چودہ سو برس پیشتر خدا کے آخری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی اور اپنی وفادار امت کو تاکید کی تھی کہ جب ان نشانیوں کا کوئی گروہ تمہیں ملے تو تم اس سے دور رہنا۔

اب جس امتی کو اپنے رسول کی خوشنودی عزیز ہو وہ وہابیوں کی تمام پارٹیوں سے دور رہے اور جو اپنی خواہش نفس کا غلام ہو اسے ایک وفادار مومن کی روش اختیار کرنے پر مجبور نہیں کر سکتا۔

سوال:- جتنا آپ نے تیر پھینکے ہیں ان کا نشان غلط ہے اس لئے کہ آپ کی تمام بتائی ہوئی علامات اور نشانیاں خارجیوں کے لئے تھیں جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں تھے اور وہ گذر گئے۔[1] اب آپ محض تعصب اور ضد سے دیوبندیوں وہابیوں پر چسپاں کر رہے ہیں یہ محض مسلمانوں کو منتشر کرنے والا معاملہ ہے

جواب:- جن حضرات نے فقیر کی روایات نقل کردہ کو غور سے پڑھا ہے وہ اس تاثر کو قبول نہیں کر سکتا ورنہ لیجئے ان احادیث مبارکہ میں مندرجہ ذیل الفاظ پاک موجود ہیں۔

(۱) قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان من ضئضئ ھذا قوماً" اس کی نسل سے ایک ایسی قوم اور آئے گی جو اسی کے اوصاف کی حامل ہوگی۔

(۲) مشرق کی جانب اشارہ کر کے فرمایا وہاں زلزلے اور فتنے ہوں گے

(۳) حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے "سیکون فی امتی قوم" یعنی عنقریب میری امت میں ایسے ویسے پیدا ہوں گے۔

ان روایات میں آنے والوں کی خبر دی لیکن اس کی تصریح سنیئے۔

(۱) "سیخرج قوم فی آخر الزمان" یعنی وہ لوگ قرب قیامت یعنی آخر زمانہ میں پیدا ہوں گے اور یہ سیخرج اور یخرج فی آخر الزمان متعدد روایات میں ہیں۔ ان لوگوں کی آخری جماعت دجال لعین کے ساتھ ہو جائے گی۔ کما قال لایزالون

---

[1] یہی جواب فقیر نے دور طالبعلمی میں ایک دیوبندی مولوی سے سنا جب فقیر نے روایت سنائیں

یخرجون حتی یخرج آخرھم مع الدجال" ایسے ویسے لوگ یعنی گنجے ملاتے دین سے خروج کرتے ہوئے ان کا آخری گروہ دجال لعین سے جا ملے گا۔

ناظرین! مانیں یا نہ مانیں کہ فقیر کی بتائی ہوئی نشانی والے ہر زمانہ میں "دین" کے ٹھیکیدار بننے کے باوجود ان کا انجام برباد ہوگا

تعزیرات نبویہ برائے وہابیہ دیوبندیہ

حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو جب اپنے دشمنوں کی نشانیاں وضاحت سے بتائیں تو ساتھ ساتھ ان کی سزائیں بھی بیان فرما دیں تاکہ امت کے ذی اقتدار حضرات حتی الامکان دشمنان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سرکوبی فرما سکیں۔

(۱) فاینما لقیتموھم فاقتلوھم
فان فی قتلھم اجراً لمن قتلھم

رواہ البخاری ص ۲۲۴ ج ۱

یعنی اے میرے امتیو! تم جہاں انہیں پاؤ انہیں قتل کر دو قیامت کے دن ان کے قاتل کے لئے بڑا اجر و ثواب ہے

(۲) لئن ادرکتھم لاقتلنھم قتل عاد (کنز العمال ص ۳۳ ج ۶)

حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ اگر وہ میرے زمانہ میں ہوں تو میں ان سے قوم عاد کی طرح لڑائی کروں

(۳) ایک اس طرح کے گستاخ اور بے ادب کو قتل کرانے کے لئے صدیق اکبر اور حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہما جیسی شخصیتوں کو خود رحمۃ للعالمین رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا بالآخر شیر خدا حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ کو بھیجا جب وہ خالی ہاتھ لوٹے تو آپ نے افسوس فرمایا کہ اگر وہ مارا جاتا تو تا قیامت مذہبی جھگڑے ختم ہو جاتے

باوجود انیہمہ ہم اہلسنت کسی کو قتل کرنے یا مارنے اور اس سے لڑنے جھگڑنے کا نہیں کہتے اس لئے کہ یہ حکومت کے متعلق ہے۔

البتہ ہم یہ کہتے ہیں کہ ایسے مذہبی بہروپیوں سے عوام کو بچ کر رہنا لازمی ہے انہیں مذہبی لیڈر ماننے کے بجائے دین کے لٹیرے سمجھکر اپنے مسلک حق مذہب اہلسنت پر مضبوط رہیں۔

(۲)

آخرالزماں صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

فمن ادرک ذلک الزمان

فلیتعوذ باللہ (علیہ ابی نعیم)

جو ایسے لوگوں کو اپنے دور (زمانے) میں پائے تو ان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگے

غور کیجئے پناہ کس سے مانگی جاتی ہے۔ ادھر تو حضور علیہ السلام نے ان کی قرآن خوانی۔ نماز۔ روزہ۔ عبادت۔ اسلام کے لمبے چوڑے دعادی و دیگر خوبیاں بیان فرمائیں۔ ادھر امت پیاری کو دور رہنے اور ان سے پناہ مانگنے کی تلقین فرمائی۔

فائدہ:۔ پہلا حکم حکام کے لئے تھا دوسرا ہم غربا، عوام کو۔ اس کے باوجود کوئی بدقسمت ان کے جالوں میں پھنستا ہے تو وہ بہت بڑا بدقسمت ہے۔

(۳)

لا یعودون فیہ حتی یعود السہم

الی فوقہ (کنزالعمال ص ۳۴ ج ۴)

دین سے نکل کر ان کا واپس لوٹنا ایسے ناممکن ہے جیسے تیر کمان سے نکلنے

کے بعد۔

غور کیجئے کہ وہ لوگ باوجود مومن و مسلم کے نہ صرف لباس پہنے ہوئے ہیں بلکہ اسلام کی تمام خوبیوں سے ایسے مزین ہیں کہ دیکھنے والے کو اپنے دین و اسلام پر تو شک ہو سکتا ہے لیکن ان کے دین و اسلام پر تو وہم و گمان ہی نہیں۔

لیکن

اللہ تعالیٰ کے پیارے محبوب رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ پکے بے دین اور اسلام سے کورے اور ایمان سے کوسوں دور بلکہ شیطان ابلیس کے چیلے یہاں تک کہ دجال لعین کی پارٹی میں مل کر دجال کے ساتھ جہنم میں جائیں گے

کیا وہابی دجال کا ساتھ دیں گے

اس کا جواب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حدیث سے ظاہر ہے۔ حضرت ابو برزہ اسلمی حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے راوی کہ حضور نے ان کے متعلق فرمایا لا یزالون یخرجون حتی یخرج آخرھم مع المسیح الدجال.... .... رواہ النسائی مشکوٰۃ شریف ص ۳۰۹ وحتی یکون آخرھم مع المسیح الدجال الدرر السنیہ فی الرد علی الوھابیۃ لمفتی مکہ ص ۵۶۔ یعنی خوارج گرگٹ کی طرح رنگ بدل کر کبھی خارجی کبھی معتزلی کبھی وہابی کبھی سلفی کبھی ظاہری کبھی نجدی کبھی اسمٰعیلی۔ کبھی وہابی غیر مقلد اور دیوبندی۔ کبھی تبلیغی کبھی مودودی (جماعت اسلامی) کبھی کچھ کبھی کچھ نام بدلتے آخری ٹولہ (واللہ اعلم) کونسا نام بدلے) دجال لعین کے ساتھ ہوگا۔

آخری گزارش

فقیر کو کسی سے ضد نہیں لیکن اپنے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کو حق نہ ماننا بھی جہنمی کا کام ہے جب ہمارے پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمادیا ہے کہ ان علامات ونشانیوں والے امت میں پیدا ہوں گے ہم نے وہی نشانیاں اپنے زمانہ میں وہابیوں، دیوبندیوں اور ان کی تمام شاخوں میں دیکھیں۔ اگر ہم ان کو نہ مانیں تو اپنے نبی علیہ السلام کے خلاف کریں۔ اسی لئے ہم نے مجبور ہو کر فیصلہ کیا ہے چاہے سارا جہان مخالف ہو جائے لیکن ہم اپنے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزے سے انکار نہیں کر سکتے اور یقین رکھتے ہیں کہ **وہابی دیوبندی** اور ان کی تمام شاخیں وہی ہیں جن کے متعلق چودہ سو سال پہلے ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی

جو شخص

ان کے جال میں پھنستا ہے اس کے لئے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فیصلہ ہے کہ وہ کبھی دین کی طرف واپس نہیں آئیگا۔ وہ ان کی ٹولی میں اور ان کے عقائد پر مرے گا۔ تو سیدھا جہنم میں جائے گا۔ اگر زندہ رہا تو دجال کی رفاقت نصیب ہوگی۔

اب فیصلہ ناظرین خود فرمائیں کہ کونسا راستہ چاہیئے فقیر نے نہایت وضاحت سے عرض کر دیا ہے فقط: وما علینا الا البلاغ وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ سیدنا محمد وعلی آلہ واصحابہ اجمعین۔

محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہ ۴ شوال ۱۳۹۶ھ شب ھفتہ قبل اذان العشاء۔

شعبہ دار التصنیف والتالیف: دار العلوم اہلسنت جامعہ اویسیہ رضویہ بہاولپور

فہرست کتب

ہماری مطبوعات

۱: کرامتِ صلعم
۲: شرح حدیثِ افک
۳: القول الجلی
۴: حاضر و ناظر کے جوابات
۵: ولی اللہ کی پرواز
۶: رفع الفساد
۷: حمل الجنازۃ
۸: مخزنِ راز و نیاز
۹: الفلاح
۱۰: میلاد النبی عید کیوں؟
۱۱: آئینہ شیعہ نما
۱۲: النجاۃ فی تصور النبی فی الصلوٰۃ
۱۳: فناء و بقا
۱۴: شہد سے میٹھا نام محمد
۱۵: وہابی دیوبندی کی نشانی
۱۶: دیوبندی بریلوی فرق
۱۷: تبلیغی جماعت کا شناختی کارڈ
۱۸: شیعہ فرقے
۱۹: زیارت
۲۰: اذان برقبر
۲۱: نعم الحامی شرح شرح جامی
۲۲: اوراد و وظائف حضرت خواجہ غلام فرید
۲۳: گستاخوں کا بُرا انجام
۲۴: کفنی لکھنا
۲۵: تحقیق بدعت
۲۶: حج کا ساتھی
۲۷: روئیدادِ مناظرہ
۲۸: تحفۃ الاخیار یعنی سفر اور ریل گاڑی
۲۹: غیر مقلدین کی ننگے سر نماز
۳۰: تحفۃ الاحباب
۳۱: صدائے نوری شرح مثنوی معنوی حصہ اول دوم سوم
۳۲: کشکول اویسیہ حصہ اول دوم سوم
۳۳: انگوٹھے چومنے کا ثبوت
۳۴: التحقیق العجیب
۳۵: نیل المرام
۳۶: ہدیۃ السالکین فی توضیح غنیۃ الطالبین
۳۷: اسواء التعزیر فی التصویر
۳۸: تبلیغی جماعت کے کارنامے
۳۹: القول المقبول فی نیات الرسول
۴۰: القول المسیح فی قبر المسیح
۴۱: نماز حنفی مترجم عکسی بہترین ٹائٹل
۴۲: طریقہ ختم شریف
۴۳: تحفۃ الاریب فی بدعۃ المحاریب
۴۴: متعہ یا زنا
۴۵: بڑھیا کا بڑا اور غوثِ اعظم کی کرامت
۴۶: غوث العباد فی بحث المیلاد
۴۷: علمِ غیب کا ثبوت
۴۸: قرآن اور شیعہ
۴۹: تسکین الخواطر فی تحقیق الحاضر و الناظر
۵۰: نماز جنازہ کے بعد دعا کا ثبوت
۵۱: رفع التاسف فی علم ابی یوسف
۵۲: رفع التاسف فی نکاح زلیخا و یوسف
۵۳: انارۃ القلوب عن لعبارۃ یعقوب
۵۴: احسن المقال فی رؤیۃ الہلال
۵۵: نعرۂ رسالت بدعت ہے یا نعرۂ تکبیر
۵۶: حدیث قرطاس
۵۷: تعویذات و عملیات اویسی
۵۸: نماز میں تصور رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر شرک کا فتویٰ بدعت ہے
۵۹: شرح الجوہر علی الاذکار امام الجنائز
۶۰: فیوضات صمدی خواص اللہ الصمد
۶۱: رجم الشیطان فی الصلوٰۃ والسلام عند الاذان
۶۲: رفع الحجاب

ناشر: مکتبہ اویسیہ رضویہ ملتان روڈ بہاولپور
(پاکستان)

بلال پرنٹنگ ایجنسی، گلی نمبر ۳، محلہ امیر آباد، نزد ضلع کچہری ملتان